

U4462

14-12-09

Title - GISSA SOOSAN MUSAMMIL BA GULDASTA-E-
AMJUMAN

Creator - MARLIYA Edinoweth ; Tajima Kashi
Math Bivacas .

Publisher - Yateerwan ke Chhabe Kiana (Agg)

Date - 1855

Pages - 131

Subjects - Angreji Novel - Tajima .



UNITED STATES





جزیرہ انگلستان کے ایک گانویں اب تک یہ رسم جاری ہے
 کہ شروع بہار میں ایک میلہ ہوا کرتا ہے وہاں کے لڑکے بڑی آرزو اور
 خوشی سے اس کے منتظر رہا کرتے ہیں ایک روز پہلے سے وہ سب طیاری
 گلدستہ اور کسی کو شائہ راوی اس میلہ کی تجویز کرنے کے لئے ایسی چیزیں
 پرفضا اور مقام دلگشایں جمع ہوتے ہیں جس کے ایک سمت کو سایہ دار
 راہ اور دوسری جانب انواع اور اقسام کے پھولوں کے درخت ہیں جو
 حد فاصل ہیں ایک تختہ کے باغ کی
 یہ مختار اس جہان میں پہلے از بس بے سرو سامان اور افلاس کے

صدمہ سے بہت حیران تھا لیکن تھوڑے ہی دنوں میں اوسنے بہت سے
 روپے جمع کر لئے پر جس طریقہ نامعقول سے وہ مالدار تھا ہر کہہ اور وہ پر
 بخوبی مشہور تھا اوسنے گانو کے سرے پر ایک نیا مکان اور بڑے احاطہ
 کا باغ عالی شان تعمیر کرایا تھا مگر باوجود احاطہ بندی کے اوسکو اطمینان
 حاصل نہ تھی اور ایسا لڑائی کا عادی اور شکی تھا کہ ہمیشہ سیدھے
 سادھے اپنے ہمسائے کے لوگوں سے بلاوجہ مخالفت رکھتا تھا اگر
 اوسکے باغ کے احاطہ میں کسی کی بکری بھٹی یا بٹک مرغی جا پڑتی تو
 وہ اونپر بہتان باندھ کر نقصان کا دعویٰ کرتا اوسکے ظلم اور بدعت نے
 گانو والوں کا اسقدر ناک میں دم کر دیا تھا اور یہاں تک وے عاجز اور مخو
 ہو رہے تھے کہ اوسکے کھیتوں کے سستے سے آنا جانا کم کر دیا تھا اور اوسکے باغ
 کی دیواروں کے پاس اسقدر خاردار درخت نصب کیے تھے کہ جسیں کوئی
 پرندہ بھی اوس راہ پر نہ مار سکے اوس مفید کے غضب سے محفوظ رہنے کے لئے
 گانو کے لڑکے بھی بہت احتیاط کرتے اور نہایت اوس سے ڈرتے خواب میں بھی
 اوسکے نزدیک جاتے اور اوسکے کھیتوں کے پاس تنگ تک نہ اڑاتے کہ مبادا
 اوسکے درختوں میں ٹپک جائے یا اوسکی زمین پر گر پڑے تو پھر ناتی کی بلا گلا لگے

فتحہا سردار کا کس نام تھا اور اس کے ایک لڑکی اور ایک لڑکا
 نام فرجام تھا روپے کے جمع کرنے میں ہمت نہ ہونے کے باعث اس قدر مصروف رہتا کہ اپنی اولاد
 کی تعلیم کرنے کی بھی فرصت نہ پاتا پہلے تو کوئی سال تک اون لڑکوں کو
 اداؤں کی طرح کھیلنے کو دینے سے منع نہ کیا لیکن جب وہ اتفاقاً ایک بڑے
 امیر کا مختار ہوا تب اس کو اپنے لڑکوں کی تربیت کا خیال آیا لڑکے کو زبان
 لائٹن کے حاصل کرنے کے واسطے مدرسہ میں بھیجا اور اپنی لڑکی باربرہ
 کی خدمت کے لیے ایک لونڈی رکھ دی اور غریب لڑکوں کے ساتھ
 جو اس کے ساتھی اور بھولی تھے کھیلنے اور صحبت نہ رکھنے کی اسے بہت
 تاکید کی گاؤں کے لڑکے اس ممانعت سے کچھ رنجیدہ نہوئے کیونکہ باربرہ
 اس کے لیے ظالم تھی نہ رفیق اور دشمن تھی نہ شفیق پروہ اکثر اس بات سے گرتی
 اور جھنجھلاتی کہ میرے شریک نہ ہونے سے لڑکے اوداس اور دلنگ کیوں
 نہیں ہوتے اور میری سچ دھج دیکھ کر بدحواس اور دلنگ کیوں نہیں ہوتے
 خصوصاً اپنی اگلی بھجیوں میں سے ایک لڑکی بامیتر ہر دل غریز غرت
 درست کردار اپنے خاندان کی موجب افتخار چالاک و چست نیک فرجام سوسن
 نام سے از حد نفرت رکھتی تھی اور اس لڑکی کا باپ پرانیس تھوری سی

زمین کا کاشتکار تھا مگر اپنی کم نصیبی سے کیس مختار کے زیر سامنے سکونت
 رکھتا تھا بار بار اکثر اپنی کھڑکی پر بیٹھ کر سو سن کو کام کرتے یعنی کبھی باغ
 میں کمیاری کوڑتے اور روش صاف کرتے کبھی دوزانو بیٹھے شہد چھتے کے
 پاس مکھیوں کے لئے تروتازہ پھول لیکر اور کبھی جھانج میں ناچ لئے چڑیوں کو
 دانہ دیتے اور کبھی شام کو بزمہ زار میں ایک ہلکی تپائی پر بیٹھ کر سیتے پروتے
 دیکھتی تھی سو سن کو سوزن کاری اوسکی مائے بہت صفائی سے سکھلائی
 تھی اوسکی ماوس بہت پیار کرتی تھی اور سو سن بھی اوس سے کال لفت
 رکھتی تھی سو سن کی ما بہت تیز اور ہوشیار اور قواعد خانہ داری میں
 کال واقعہ کار تھی بلکہ روٹی توڑی لچکانے میں تو مشہور ہو گئی تھی اگرچہ
 اکثر علیل رہتی تو بھی سادی سوزن کاری کر کے روپیہ پیدا کرتی تھی غرض
 اوس گائوں میں وہ لفت ماورانہ اور اپنے شوہر کی اطاعت میں قرب المثل
 تھی اور ہر شخص مہربانی کی نظر اوس پر رکھتا تھا بہار کے میل میں پہلے اوسکی
 دروازہ پر پھولوں کی ڈالیاں رکھی جاتی تھیں اور اسی کی لڑکی سو سن اکثر
 اوس میلہ میں شانہ زادی بنا کرتی تھی

جب کہ بہار کے میل کے ایام اور شانہ زادی کے بنانے کا وقت پہنچا

سرشام کانو کے سب لڑکے خوش اور خورم میدان سبزہ زار میں باہم جمع ہوئے
 باربرہ بھی بن ٹھن کر غور سے تن کر باغ میں شہل رہی تھی جب کوکلی میں سے
 بہت سے لڑکوں کی آواز اس کے کان میں پڑی اونکی گفتگو سننے کے لئے
 درختوں کی اوث میں چھپ گئی پہلے ہی جو اون لڑکوں نے آپس میں پوچھا
 کہ سوسن کہاں ہے یہ نام باربرہ کے کانوں میں بہت گراں گذرا اور صد کی
 اگ بھڑکی فلپ نام ایک لڑکا شہنائی بجا رہا تھا اس سے چھوڑ کر کہنے لگا کہ
 سوسن کہاں ہے مینے ابھی تک اس راگ کو اچھی طرح نہیں سیکھا وہ آئے
 تو اس راگ کو پھر بجا کر ٹھیکو سنائے میری نام ایک اور چھوٹی لڑکی جو گلاب کے
 پھولوں سے دامن بھرے ہوئے تھی کہنے لگی میں چاہتی ہوں کہ سوسن
 جلد آئے اگر وہ آئیں گی تو میرے لئے گلہ دستے بنائیں گی اور تروتازہ پھولوں کی
 بہار کی کیفیت دیکھ لائیں گی اور چمبیلی کی کلیاں اپنے وعدہ مطابق میرے
 لئے لائیں گی اور چند لڑکیاں کہنے لگیں کہ بغیر سوسن کے کچھ لطف نہ ہو گا پھر او
 اچھے اچھے پھول ہم لوگوں کو کون دیکھ لائیں گے سب کے سب شرمچا
 لے کہ وہ ہم لوگوں کے واسطے مار گوندھیگی اور وہی اس میدان کی شاہزادی
 بنیگی لیکن جب دیر ہوئی اور سوسن نہ آئی تو سب لڑکے گھبرانے اور

نا اُمید ہونے لگے

روز جو سو سن کی دوست صادق تھی سامنے آکر او کو دلاسا دینے لگی
اور کہنے لگی بے صبری نکر میں اس بات کی ذمہ دار ہوں خاطر جمع رکھو سو سن
بہت جلد آؤ گی شاید کسی گھر کے کام میں پھنس گئی ہو لڑکے اپنے کام کے آگے کسی کے
گھر کا کام کیا سمجھتے تھے روز کو فوراً سو سن کے بلائے کے لیے بھیجا فلپ نے
کہا اوس کے کہہ دینا جلد آوے وقت غنیمت ہی کیسے مختار ہم لوگوں کی خوش
نصیبی زمیندار کی دعوت میں گیا ہو اگر اتفاقاً گھر آئے اور ہم لوگوں کو یہاں
دیکھ پائے تو عجب نہیں کہ نکال دیوے کیونکہ وہ دعویٰ رکھتا ہے کہ یہ زمین
میرے باغ کے متعلق ہے حال آنکہ میں بخوبی جانتا ہوں کہ یہ بات سچ نہیں ہے
کیونکہ پرائس کاشتکار کہتا ہے کہ بہ زمین شُرک سے متعلق ہے مختار
چاہتا ہے کہ ہم لوگوں کے کھیلنے اور سیر کرنے کی زمین کو ضبط کری خدا کرے
وہ اور اوسکی لڑکی باربرہ ہم لوگوں سے سو منزل دور رہے ابھی بہت
نہیں گذر کل ہی کی بات ہے کہ باربرہ اپنا سایہ زمین پر لٹائی ہوئی ٹہل رہی
تھی خواہ مخواہ میرے پیچھ لوں کو چھین کمر پھینک یا
میری بول اوٹھی کہاں اوسکا سایہ ہمیشہ چلتے وقت زمین پر گر رہا تھا

وہ سوسن کی مانند اپنے سناٹے کو اچھی طرح اوشٹھا کر نہیں چلتی اگرچہ اچھے
 کپڑے پہنتی ہی پر تو بھی سوسن کی ادھی صفائی کو نہیں پہنچ سکتی میری
 چاہتی تھی کہ جب میں بڑی ہوں سوسن کے طریقہ نیک کو اختیار کروں اور میں
 بھی یہی آرزو رکھتی ہوں اگر امیر بھی ہو جاؤں باربرہ کی طرح خود
 بینی پسند نہ کرونگی فلپ نے کہا امیر ہوں یا غریب لڑکوں کو خود بینی کرنی
 بہت ہی نازیبا ہے نہ کہ ایسی شوخ چٹیمی کرنی جیسی تھوڑے دن ہوئے
 باربرہ نے کی یعنی اپنے گھر کے دروازہ پر سربر نہ کھڑی ہوئی ایک
 اجنب امیر کی جانب جو گھوڑے کو پانی پلانے کے لئے اوس جگہ ٹھہر گیا تھا
 شوخی سے تاک رہی تھی اور سوسن اپنے باغ میں ایک درخت کی ڈالی
 جھوکا کر پھولوں کی کلیوں کو دیکھ رہی تھی امیر نے کورنے سوسن سے پوچھا
 کہ شہر سوزبری یہاں سے کتنی دور ہے اور سننے سے لفظ سے جواب دیا
 اور اپنی ٹوپی سمبھال کر گھر کی راہ لی کہ جب وہ چلی گئی اوس شخص نے مجھ سے
 پوچھا کہ امی صاحبہ جیادار لڑکی کون تھی اور جیسی باربرہ کو اوسنے سمجھا
 اوسکے لہڑے سے مینے دریافت کر لیا پھر فلپ اپنے اس کلام کو قطع کر کے کہنے لگا
 افسوس اب تک سوسن نہ آئی کاش جلد آجائے پروہ جیسا کہ روڑنے

تصور کیا تھا فی الحقیقت اپنے گھر کے کام میں بھنسی ہوئی تھی اور اپنے بچے
 انتظار کر رہی تھی اور اسکے لئے کھانا طیار اور مکان کو صاف اور لکڑیوں کو
 جمع کر کے آگ جلا رہی تھی لیکن جب وہ آیا تو نہ اس نے الاؤ کی طرف دیکھا اور
 نہ سوسن کی سمت کچھ خیال کیا بلکہ اپنی بی بی کے خیر و عافیت پوچھنے کا بھی
 جواب نہ دیا آگ کی طرف پشت کر کے متفکر سا کھڑا ہوا سوسن نے کھانا
 میز پر رکھ کر کرسی لگا دی تب وہ اتنا بولا کہ میں آج کچھ نکھاؤ لگا اور اس قدر
 آگ کیوں جلا رکھی ہے کیا میرا کباب لگا نیکی اور کرسی ہٹا کر میز سے علیحدہ ہو گیا
 سوسن نے عرض کی آپ نے کل فرمایا تھا کہ شام کے وقت الاؤ کی ضرورت
 ہو کر تی ہے اور آج تو اسے بھی پڑے ہیں اور آب کی کڑتی تر ہو گئی ہے اور سکا
 خشک کرنا ضروری اسے کڑتی اوتار کر کہا لو اب تو میرے پاس کڑتی ہی نہ رہیگی
 پھر کس کو سکھلا نیکی اور تو پی بھی سر سے اتار کر پھینک دی سوسن نے
 ٹوپی کھونٹھی سے لٹکا دی اور کڑتی کرسی پر سو کھنے کے لئے پھیلا دی
 اور متفکر کھڑی ہو کر اپنی ماکی طرف دیکھنے لگی وہ اس روز بہت سی روٹیاں
 پکانے کے سبب تھک گئی تھی اپنے شوہر کے غصہ اور تردد کو دیکھ کر
 سو پریشان و لرزان بیٹھ گئی پر ایسے ہیچ باب کھا کر سوسن پر بیٹھ گیا اور

ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر آگ کی طرف چپ چاپ دیکھنے لگا سو سن نے اپنی
شیریں کلائی اور محبت آمیز باتوں سے اپنے باپ کی مہر خاموشی کو توڑ کر
کسی قدر اوسکے رنج کو دفع کیا

[زسٹ نصیب اوس باپ کے جب کی لڑکی سو سن سی ہو]
ہر چند پرائیس نے اوس کھانے میں سے کچھ نہ کھایا مگر ایک انڈا مرغی کا طلب کیا
سو سن اس کے سستے ہی شکر ادا کر کے اپنے باپ کے رضامند کرنے کی تمنا میں مرغی
کی طرف دوڑی افسوس کہ اوس وقت اوس کی مرغی وہاں نہ تھی بلکہ مختار کے
باغ میں اوڑ گئی تھی اس لیے سو سن نے مرغی خانہ کا دروازہ کھول کر بار بار
کہ وہاں پیرٹھل رہی تھی اپنی مرغی مانگی چونکہ بار بار لڑکوں کی گفتگو سے
جو سو سن کی تعریف میں اون لوگوں نے کی تھی مگر خاطر تھی سو سن
کی آواز سستے ہی بڑے غرور سے اوس کی درخواست نامنطور کی اور کہا اپنا
دروازہ بند کر میرے باغ سے تجھے کچھ علاقہ نہیں ہے تیری مرغی میں رکھ چھوڑو گی
پہمیشہ یہاں اوڑاتی ہے اور تکلیف دیتی ہے میرا باپ اس مرغی کو انداز سنا
کہتا ہے اور مجھ کو اجازت دی ہے کہ جب کبھی آئے پکڑ رکھوں اب تو یہ آج
میرے قبضہ میں آگئی ہے کہ اب کھرہ پشی نام اپنی خادمہ کو بلا کر حکم دیا کہ اس مرغی کو

پکڑ جانے نہ پائے جو وقت ہو دو دنوں اوس مرغی خوف زدہ کو پکڑنے لگیں
 سو سن چلاتی تھی آخر کو اوس لونڈی نے مرغی کو پکڑ ہی لیا تب باربرہ نے
 طنز سے کہا کہ اوس شاہراوی سو سن اب تم تاوان دو یا اپنی خوبصورت
 مرغی سے ماتحتہ دہوؤ

سو سن کیا خسارہ دینا پڑیگا خیر اوسکی مقدار سے مجھکو آگاہ کر دو
 باربرہ اٹھ آئے

سو سن افسوس ہی اگر چار آئے بھی ہوستے تو مضائقہ نہ تھا
 کیونکہ فقط چار ہی آئے اپنے پاس موجود رکھتی ہوں اور وہی
 حاضر میں چاہئے لیجئے

باربرہ یہاں سے تو جا بہتو گرنہ ہوگا

سو سن عاجزی سے ملتی ہوئی کہ خیر اگر مجھکو مرغی لینے نہیں دیتیں تو ہر
 اوس جگہ مجھے آنے کے لئے اجازت دو تاکہ میں دیکھ لوں کوئی انڈا کی
 وٹاں اوسنے دیا ہی یا نہیں میں فقط ایک انڈا اپنے ہاتھ کے کھانے کے
 لئے چاہتی ہوں اور سب اپنے پاس تم رہنے دو باربرہ نے
 کہا مجھکو تیرے اور اوسکے کھانے سے کیا غرض اور مطلب ہے

کیا منقذ وہ نازک مزاج ہے کہ سوائے مرغی کے انڈے کے اور کچھ نہیں
 کھا سکتا اگر تم اپنی مرغی اور انڈے چاہتی ہو تو پھر پہلے زرخارہ ادا کر دو
 بعد اسکے مرغی حاضری موسوسن نے آہ سرد سینہ پرورد سے بھر کر کہا
 میرے پاس فقط چار آنے ہیں اور تم کہتی ہو کہ نادان کے لئے وہ
 کافی نہیں ہے یہ کہہ کر اپنی مرغی کو جو بار بارہ کی خاموشی کے ماتھے میں پھرتی
 اور غٹ شور کر رہی تھی یاس کی آنکھ سے دیکھنے لگی اور نا اُمید ہو کر پھرتی
 جب اپنے مکان کے دروازہ پر پہنچی اتفاقاً دُور سے جو اوسکی بڑی دوست
 اور بہار کے میل میں جانے کے لئے اوس کو بلائے آئی تھی ملاقات
 ہوئی وہ موسوسن کو دیکھتے ہی اوس کے ملنے کے لئے یہ کہتی ہوئی دوڑی کہ
 سبزہ زار میں سب لڑکے جمع ہیں اور میں تم کو لینے آئی ہوں پیاری سوسن
 بے تمھارے ہم لوگ کچھ نہیں کر سکتے بہار کے میل کی تم شانہ وادی تجویز
 ہو چکی ہو آؤ بہت جلد چلو کیا سبب ہو کہ تمھارے چہرے پر آثارِ ملال
 ظاہر ہیں اور غمگین معلوم ہوتی ہو موسوسن نے اولاً دُور و ناک سے جواب دیا
 کہ میں نہیں آسکتی میرا انتظار نکرنا مگر جو بچوں کے دینے کا میری سے فیہ
 وعدہ کیا تھا اوس کو اس بلوغ سے لیتی جاؤ اور اوسے دیکر یہہ

کہہ دو کہ گل بنفشہ بھی اوسکو گرجا گھر کی راہ پر ملیگا اب میرا سلام لیجئے
 اور میرے خیال سے درگزر کیجئے میں وہاں پر نہیں جاسکتی بلکہ یہاں پر
 بھی ٹھہرنا محال ہے کیونکہ میرا باپ میرے منتظر ہی رہے کہ کبکہ مکان کے اندر
 جانے لگی روز بھی پیچھے اوسکے چلی اور کہنے لگی کہ مجھ سے منہ نہ موڑیے مہربانی
 کے رشتہ کو نہ توڑیے میں ایک لمحہ بھی تمہارا ہرج نہ کر دوں گی صرف مجھ سے
 یہم تو فرمایئے کہ کیا ماجرا ہے سو سن نے کہا کہ کوئی بڑی بات نہیں ہے
 فقط میں ایک انڈا اپنے باپ کے کھانے کے لئے چاہتی تھی اوسکی
 تلاش میں میں اسقدر ہرگز وقت نہ اوٹھاتی اگر اسوقت اوسکی نہایت
 ضرورت نہ ہوتی یہ اس میں میرا ہی قصور ہی کیونکہ اگر اپنی مرغی کو پر قبیح کر رکھتی
 تو وہ مختار کے باغ میں اوڑھ کر نہ جاتی خیر اب جانے دو اسکا خیال مت کرو
 یہہ کہا اور بے اختیار اوسکی اککھ سے آنسو ٹپک پڑا جب روز نے اوس کو
 منہ مختار کی لڑکی کے پیچھے غضب میں اپنے دوست کی مرغی کے گرقا
 ہونے کا حال سنا زیادتی ناحق پر غصہ ہوئی اور فوراً اپنے سنا تھیل کو
 اس حال سے آگاہ کر بنے کے لئے دوڑی سو سن کا باپ کہ مکر کی نیند
 میں سوتا تھا جب یہہ ماجرا سنا لیا ایک چونک اوٹھا اور کرسی اپنی بی بی کے

قریب لجا کر متعجب ہو کر کہنے لگا کہ کیا باربرہ بھی اپنے باپ ہی سی ہی خراب ذرہ
 اوس مصیبت کا حال سنو جو مجھ پر اس وقت پڑی ہی اور جب آہستگی سے
 وہ کلام کرنے لگا سو سن اس خیال سے کہ شاید یہ بات میرے سننے کے
 قابل نہ ہو کر کسی کے پیچھے سے ہٹ گئی مگر پر اس نے اوسکو بلایا اور
 کر سی پر اپنے ساتھ بٹھا کر اپنی بی بی سے کہنے لگا کہ جتنے شام کو یہاں پر
 آیا اس سبب میرا فراج برہم تھا کہ عرصہ دو ہفتہ کے قریب گزارا تم جانتی ہو گی
 جو لوگ چالیس برس تک کہ ہیں اونکے نام فوج میں بھرتی ہونے کے لئے قریعہ
 ڈال گیا تھا اوس روز تک عمر ہماری دس روز کم چالیس برس کی تھی اگر
 تمہارے تذکرہ کے وقت کہا کہ تم بڑے بے وقوف ہو پورا چالیس برس کا
 سن کیوں نہ ظاہر کیا تا کہ فوج میں نکلو داخل ہونا نہ پڑتا لیکن سچ سچ ہی
 اور ہر وقت آدمی کو سچ ہی ہونا لازم ہی آئندہ جو سو سو ہو بلکہ اسی سبب
 میرا نام فوج میں داخل ہو گیا جب تمہاری جدائی کے صدمہ کا خیال آیا تو
 ساتھ ہی اوسکے اس تصور سے کہ سو پچاس روپے دینے سے قائم مقام
 اور اپنا عوض دوسرے شخص کو مقرر کر سکتا ہوں اپنے دل کو تسکین
 دیکر خوش ہو اکر صرف یہی تردد باقی رہا کہ ہمارے پاس اس قدر روپیہ نہیں ہے

کیونکہ تم جانتی ہو اس سال اکثر بھیتروں کے مرنے کے باعث ہے
 نقصان عظیم اٹھایا ہی اور افسوس ہے کہ یہ محتاج میری برادرت
 لیے کوئی وجہ کافی نہیں ہے آخر کو لاچار ہو کر کس مختار سے اوسکے
 کہنے کے مطابق اپنی اراضی کاشتکاری کو رہن رکھ کے روپے
 قرض لیے مختار مذکور کہ از بس معذور چالاک ہی کہنے لگا کہ تمہاری
 کاشتکاری کا پتہ بسبب نقص کے کوڑی کام کا نہیں ہے اور جب ہم چاہیں
 فی الفور تمکو بیدخل کر دیں پس اب یقین ہے کہ وہ بہت جلد میری بد نظمی
 چاہیگا کیونکہ آج میں اوس سے سخت کلامی کے ساتھ پیش آیا ہوں
 اور اوس نے مجھ سے بدلا لینے کے لیے قسم بھی کھائی ہے بلکہ ابھی سے
 میرے ساتھ بدی کرنی شروع کی ہے فقط ابھی تک اپنے قصہ پر
 غصہ کی تفصیل میں نے نہیں کی ہے یہ کہا اور دم بخود ہو گیا سو سن
 اور اوسکی ماہر حال دیکھ کر اوسکا منہ تنکے لگیں ہر اس جی میں گیا سکتے تھے
 اوپر چھا گیا پرائس نے پاس کی زبان سے یہ کہا کہ جو کچھ میری پستیالی
 میں تحریر ہے وہ ضرور پیش آتی ہے تین روز میں تم سے میں جدا
 ہو لگاتار اوسکی بی بی بہہ آواز دردناک نا اُمیدی کی زبان سے

کہا کیا تم ضرور ہی جاؤ گے اور گھبرا کر پکاراؤ تھی کہ دم رکتا ہی امی سوسن
 کھر کی کھول دو کہ ہوا آئے سوسن دروازہ کھولنے کے لئے دوڑی
 اور اوسکو داکر کے اپنی ماکا سر تھا منے کے واسطے کہ اوس پر رنج کے صدمے
 سے غشی طاری ہو گئی تھی پھر آئی جب سوسن کی ماموشی میں انہی
 ادٹھ بیٹھی اور اپنے خاوند سے بلا کم و کاست بقیہ حالات کے اظہار
 کرنے کی تلقین ہوئی پر انیس اگرچہ اپنی نی نی سے فرط محبت کے باعث
 کوئی امر پوشیدہ کرنے کا ارادہ نہیں رکھتا تھا اور گو دل کا قوی اور
 صادق القول تھا باوصف اسکے اپنی مصیبت کے بیان کرنے میں زبانا
 اوسکی قصور کرتی تھی اور جبراً بدقت تمام اپنے مصائب کی حقیقت
 واقعی کو بیان کیا اور حال یہ ہی کہ پر انیس ہستابولتا اپنے کھر کی سمت
 چلا آتا تھا اثناء راہ میں کیس مختار سے کہ وہ اس سرزمین کے زمیندار
 اور اپنے موکل کے مکان سے کھانا کھا کرتا تھا ملاقات ہو گئی زمیندار
 سابق اوس سرزمین کا مرگ مفاجات میں انتقال کر گیا تھا چھوٹا بھائی
 اوسکا سر آر تھر سومر س کہ بہت دانا اور فیاض اور غریب پرور
 اور منصف فراج تھا مالک جائداد اور جانشین ہو کر معہ اپنی

دونوں بہنوں کے کہ وہ اپنے بھائی کی مانند تھیں اور سوقت اس علاقہ میں اگر مقیم ہوا تھا کیس حاضر باشی اور خوشامد کی نظر سے اکثر اوسکے پاس جاتا تھا اور حصول مختاری پر اس زمیندار جدید کے بھی اوسکو اطمینان کئی حاصل تھا اور یہ بھی سمجھتا تھا کہ بطور سابق رعیتوں پر حکومت کر سکو لگنا خصوصاً اُن لوگوں پر جو قرضدار ہیں یا جنکے پتہ میں کسی طرح کا نقص ہے مختار پرائس کو غرور اور شینخت سے راہ میں چھڑ کر کہنے لگا کہ اے پرائس مجھے ایک بات تجھے کہنی ہے میرے ساتھ چلا آ اور جو کچھ میں کہوں اُسکو گوش پوش سے سن مجھکو امید ہے کہ تو اوس چھوٹے قطن زمین جو میرے باغ کے ملحق ہے میری بے واسطگی ظاہر کرتا تھا اس کلام سے یقین ہے کہ اب باز آیا ہوگا

پرائس آپ کیا فرماتے ہیں

کیس جب میں نے اوس زمین کو اپنے باغ میں درلائے گا ارادہ کیا تھا اور سوقت کیا تو نے یہ بات نہیں کہی تھی کہ یہ زمین تمھاری نہیں ہے

پرائیس بے شک کہا تھا اور اب بھی کہتا ہوں
 جب یہ کلام پرائیس کا کہ برخلاف اوسکی طبیعت کے تھا مختار نے سنا
 تو متعجب اور بہت غصہ ہو کر عرض کیے کہ ایسے قسم کھانی چاہی
 مگر چونکہ اوسکو غصہ کی حالت میں بھی خیال قوانین اور ضابطہ عدالت
 کا بہت رٹا کرتا اس لیے کوئی ایسا کلمہ بجات کہنے سے جس کے اظہار
 سے عدالت میں مفرت اوسکی ہو ورنہ باز رہ کر غصہ کو ضبط کر کے
 ہنسی کی صورت بنائی اور ملائمت کے ساتھ پرائیس سے
 کہنے لگا کہ اے میرے دوست چند روز ہوسنے میں نے تم کو روپیہ
 قرض دیا تھا بالفعل بسبب ضرورت کے میں چاہتا ہوں کہ اوسکو
 ازراہ مہربانی کے کل صبح ضرور مرحمت فرمائیے اور سلام کر کے
 کہا مجھ کو یقین واثق ہے کہ آپ نے پہلے ہی سے روپیہ جمع کر رکھا ہو گا
 پرائیس نے جواب دیا کہ میرے پاس تو یک جہہ بھی جمع نہیں ہے مگر چونکہ
 جان سمن ابھی تک میرے عوض فوج میں نہیں گیا ہے اوس سے روپیہ
 واپس لیکر تمھارے پاس لاؤں گا اور وہاں پر میں خود جاؤں گا اگر وہی
 تقدیر میں لکھا ہے تو پھر اس میں چارہ کیا ہی مختار نے جبکہ پرائیس کو اس قدر

مستعد پایاضع کی راہ سے اپنی دوستی ظاہر کرنے لگا اور کہنے لگا کہ ہرگز
 میں نہیں چاہتا کہ مگو اس نوبت کو پہنچا دوں کیوں عبث اپنا سر دیوار سے
 ٹکراؤ گے کیا اس زمین کو تم خود اپنے باغ میں داخل کرنا چاہتے ہو
 پرائیس وہ زمین میری نہیں ہے اور میں ہرگز جو چیز میری نہیں
 ہی نہیں لیتا

کیس یہ بات سچ اور بہت حق ہے مگر کیا اس زمین سے مگو
 اور بھی کچھ فائدہ ہے
 پرائیس کچھ نہیں

کیس پھر کیوں اس کے لئے بیفائدہ اس قدر جھگڑا کرتا ہے
 کرتے ہو میں فقط تم سے اتنا ہی کہلا یا چاہتا ہوں کہ —

پرائیس واہ کیا آفتاب پر خاک والا اور سیاہ کو سفید کہلا یا چاہتے ہو
 میں تو ہرگز کوئی امر خلاف واقع نہ کہوں گا گو وہ زمین میری ملکیت
 نہیں ہے لیکن اس میں تمھاری بھی کچھ حقیقت نہیں ہے ہماری
 یاد میں جب سے یہ کچھ جدید بنائی ہے وہ زمین شارع عام
 گر جاگھر کے متعلق ہے اور کوئی شخص میری رضامندی کے ساتھ

اوس زمین کو اپنے قبضہ میں نہیں لاسکتا سچ سچ ہی اور ہر شخص کو
 ہمیشہ سچ ہی بولنا چاہیے اور حق حق ہی اور سب کو حق ہی کہنا لازم
 ہی کیس پر ایمس کی اس گفتگو اور دلیری سے کبیدہ خاطر اور
 ناخوش ہو کر دھمکا اٹھا کہ امین امین ہی ہی اور اس کے جاری ہونے
 سے تیرا ہی نقصان ہوگا بعد اس گفتگو کے دونوں جلا ہو گئے اگرچہ
 پر ایمس نے راستی اور امر حق کے سبب سے دلیری کے ساتھ
 کلام کیا با وصف اسکے اپنے نفع اور نقصان سے باخبر نہ تھا
 جب اپنے مکان کے قریب آیا بہت سے تکلیف کے خیالات
 دل میں گزرنے لگے تاہم جوب وازے پر سنبھال کر استقلال سے دل کو
 مضبوط کر کے پھر اپنے عوض اور قائم مقام کی تلاش کے لئے تمام گمانوں
 میں پھر اور اوس سے ملاقات کر کے حال مفصل بیان کیا اور سکی
 خوش نصیبی سے وہ شخص روپے کو ہوز خرچ میں نہ لایا تھا فوراً واپس
 دینے پر مستعد ہو کر کہنے لگا کہ بہت سے لوگ جنکے نام فوج میں داخل
 ہوئے ہیں قرعہ نکلا ہی مجھ کو عوض دینے کے واسطے خوشی اس قدر
 روپیہ دینے بلکہ کیا عجب ہی زیادہ ہی دیں

جب پراسیس نے روپیہ پانیانی الفورتختار کے مکان پر گیا اور بے وسواس
 اوسکے کمرے میں جا کر روپیوں کو میز پر رکھ کر کہا کہ یہ تمہارے روپے
 حاضر میں شمار کر لیجئے اور ہم سے تم سے اب کچھ واسطہ اور سروکار نہیں
 ہی مختار روپے کو پرکھنے لگا اور کہا ای دورست ابھی واسطہ باقی ہے
 آئین کا وہ کچھ حکیمہ لو کیا تم بھول گئے کہ تمہارے بیٹے میں جو میرے قبضہ
 میں ہے ایک نقص ہی پراسیس تو اپنا بیٹہ ہی طلب کرنا بھول گیا تھا اگر
 اوسکی اس دھمکی سے یاد آیا اور کہا واہ واہ میں تو یہ بھول ہی گیا
 تھا اب آپ مہربانی کیجئے بیٹہ میرا واپس دیجئے روپیہ ایکا او اگر چکاپوں
 اب آپ کو میرے بیٹہ رکھنے کا خواہ وہ بُرا ہو یا اچھا کوئی استحقاق
 نہیں ہی مختار نے یہ سنتے ہی صندوق کو جس میں بیٹہ رکھا ہوا تھا بند
 کر کے کٹھی اوسکی جیب میں رکھ لی اور منہ پھیر کر بولا بھائی جان
 براں مجھے معاف کیجئے اور سلام میرا لیجئے اب تو بیٹہ میرے قبضہ
 میں ہے اور قبضہ ہی تو پندرہ حصہ آئین کا ہی امانداری مقتضی اس امر
 کی ہے کہ ہرگز ایسا بیٹہ جس میں نقص عظیم ہو کسی رعایا کو واپس نہ دیا
 جائے بلکہ ہر کام ہی کہ ایسے بیٹے کو اپنے مالک زمیندار کو جس کی مختاری

کے ملنے کی مجھے اُمید تھی ہی دکھلائیں نکو ایک دن اپنی اس بات پر
 پچھتا نا پڑ لگا پس رخصت ہو جاؤ عبت سر میرا نہ پھراؤ پر آئیں افسردہ
 خاطر ہو گھر گیا

نصیحت

بہتیرے آدمی ایسے نظر آتے ہیں کہ اگر تھوڑی بھی تکلیف پاتے ہیں
 بالکل ہاتھ پیرا ونے پھول جاتے ہیں صبر کی باگ ہاتھ سے چھوڑ دیتے ہیں
 اور اپنی اُمید کے رشتہ کو توڑ دیتے ہیں مگر پر آئیں کیا تھی دل تھا
 اور کیا خدا پر متوکل تھا کیسی آفت ناگہانی پر بھی مطلقاً نہ گھبرا یا اور
 کچھ بھی ہر اس اوسکے جی میں نہ سما یا

جب موسیٰ نے اپنے باپ کی سرگذشت سب سنی اپنا رنج جو مٹی
 کے اوڑ جانے سے ہوا تھا بالکل بھول گئی اور دل سے اپنی مایہ طرف
 متوجہ ہوئی اگرچہ اوسکی ماں نے اُن مصائب کو سن کر ضبط کرنے
 کی بہت کوشش کی مگر آپ صدمہ ناگہانی سے اپنے تئیں سمجھا
 نہ سکی چند گھنٹے تک اوسکو نجارت و شدت رہا قریب صبح کے

بجا تخفیف ہوا اور نیند آنے لگی چنانچہ سو سن کا ہاتھ اپنے ہاتھ پر رکھ کر
 سو گئی سو سن اوس جگہ سکوت کے عالم میں بے حس و حرکت بیٹھی
 رہی تاکہ اوسکی با کسی طرح کی تکلیف نہ پائے اور اوسکے سونے میں
 خلل نہ آئے اس اثنا میں چراغ جو قریب وہاں پر جلتا تھا گل ہونے لگا
 سو سن نے اپنے دل میں اندیشہ کیا کہ یہ چراغ اسوقت گل ہو تا کہ
 مبادا اوسکی بد بو سے کہ گل ہونے کے باعث ہوگی میری مانیند سے
 چونک اوتھے آہستہ اپنا ہاتھ اوسکے ہاتھ پر سے اوتھا کر دے پانوں
 جا کر چراغ کو وہاں سے ہٹا دیا وہ عجیب وقت سنسان اور خاموشی کا تھا
 اس اثنا میں سفیدہ صبح کا نمودار ہونے لگا اور آفتاب عالم تاب کے
 طلوع کا وقت آئینچا سو سن در پچ پر ہٹھکرج کی کیفیت کی سیر کرتی
 اور طائروں کے چہچہے پر کان دھرتی تھی لکایک سو سن کی ما
 نیند سے چونک کر کچھ بڑانے لگی سو سن نے کھڑکی میں ایک کیرے کا
 پردہ دھوپ سے بچاؤ کے لئے لٹکا دیا اوسوقت دور سے ہاجے کی
 آواز سننی جب کہ وہ باجا قریب آیا دیکھا کہ فلپ بجا رہا سو سن نے
 سب اپنے ساتھیوں کو بہار کا جشن کرتے دیکھ کر ہچانا اور جب دیکھا

کہ دس لوگ درختوں کی شاخیں اور پھولوں کے تار اور گلہستے میں
 میں لینے ہوئے میرے ہی مکان کی جانب چلے آئے میں فوراً ہتھکنی
 تمام دوڑ کر دروازہ کھولا اور اون لوگوں سے ملنے کے لیے گئی
 سب کے سب خوشی کے مارے اسے دیکھ کر لو کا روٹھے واہ واہ
 سو سن وہ اتنی ہی شانہ اوی بہار کے میلہ کی ہی اور روز نے
 اس مجمع میں سے سو سن کے پاس آکر کہا نیہ تاج شاہی سو سن
 انگلی اپنے لب پر رکھ کر اپنی ما کے کمرے کی جانب اشارہ کیا
 اس کے اشارہ کرتے ہی قلب نے فی الفور باجا بجا موقوف کر دیا
 سو سن نے شکر کر کے کہا کہ میری ما بہار ہی اور تم لوگ جانتے ہو کہ او کو
 میں تنہا چھوڑ کر کسی طرح نہیں آسکتی یہ کہہ کر اس تاج کو آہستہ جدا
 رکھ دیا تب اس کے ساتھیوں نے کہا کہ تمہیں جویزہ کرو و کسکو
 ہم لوگ تاج پہنا دیں سو سن نے کہا اہی ساری روز اس تاج کو
 تم پہنو یہ کہہ کر اس کے سر پر ٹوپی رکھ دی اور مسکرا کر کہنے لگی کہ تاج
 بہار کی جگہ بہت اچھی ہے ای دوستو قریب ہی کہ یہ زمین کیستہ
 کے قبضہ میں آجائے سو سن ہی کہ یہ سب بہا کا میلہ موقوف

ہو جائیگا اسی فلپ پھر تھوڑے روز کے واسطے باجا جانا اور خوشی کرنا
 کیا ضروری فلپ نے کہا میں ہمیشہ کے لیے موقوف کر دوں گا اور میرا
 ازا وہی اب باجا جانے اور خوشی کرنے کا نہیں ہے اور سبھوں نے
 سو سن کو سلام کر کے کہا بڑے افسوس کی بات ہے کہ تم ہم لوگوں کے
 ساتھ نہیں آسکتے اور میری سو سن کے مکان کے دروازے تک
 اس کے پیچھے دوڑی گئی اور کہا میں معذرت کرتی ہوں جو آپ نے
 پھول عنایت کیا تھا اس کا شکریہ ادا کرنا میں بھول گئی تھی دیکھو کیسے
 خوبصورت پھول پھولے ہیں اور گل بوقت جو میرے پاس میں کیسی خوشبو
 دیتے ہیں جلد مجھے رخصت کر دیا انہوں میں ایسے ہمراہیوں سے
 پیچھے رہ جاؤں سو سن نے اسے رخصت کیا اور آہستہ اپنی ما کے
 بالین پر جا کر بیٹھی اور اپنی ما کے زرد چہرے کو جو سوئی تھی جب
 بنور دیکھا دل میں کہنے لگی کہ جب ایک لڑکی فقط ایک پھول کے
 باعث اس قدر میری احسان مند ہوئی تو میں اپنی ما کے احسان کا شکریہ
 جس نے میری پرورش کی اور تعلیم دی کیونکہ ادا کر سکو لگی اور کچھ
 سوئی کا کام سنبھال کر بنائے لگی اور سوچتی تھی کہ دیکھو اس کام کو

بھی میری مائے مجھ کو سکھایا تھا سوا اسکے جو کچھ میں جانتی
ہوں سب اونہیں کی تعلیم ہے

سو سن کی حاجت خواب ارستراحت سے جاگی ماندگی اوسکی
دور ہوئی اور بہار کی صبح دیکھ کر کہنے لگی کہ میں اسوقت خواب میں آواز
باج کی سن رہی تھی اور طنبور کی آواز نے مجھ کو بہت خوفناک کر دیا
تھا کیونکہ مجھے یہ خیال ہوا کہ شاید پلٹن میرے خاوند کے لینے کو آئی
ہے مگر اسی سو سن وہ صرف خواب اور خیال تھا جب میں جاگی تو مجھ کو
یقین ہو گیا کہ بیشک وہ خواب تھا پھر میں آرام و آسائش تمام
سوئی

(مصیبت کا خیال طبیعت کو بہت ملاں دیتا ہے) جب اوس عورت
بیچاری کی طبیعت میں سب خیالات جمع ہوئے اور اگلے دن کی
گزشت جو اوس کے خاوند نے بیان کی تھی خصوصاً یہ بات جو اوس کے
خاوند نے کہی تھی کہ میں تین روز میں جدا ہو لگا یا د آئی ہر چند اوس نے
چاہا کہ پھر سو جائے تاہم سب خیال اوس کے دل سے کھو جائے لیکن
ایسے اضطرار کی حالت میں کب نیند آتی ہے چونکہ اوسھی اور کہنے لگی

خاوند میرا قریب ہی کہ سفر کرے اوسکے لئے اسباب اور سامان
 سفر کا درست اور موجود کرنا ضروری میں خوف کرتی ہوں کہ شاید
 دیر نہ ہو گئی ہو سو سن تو نے مجھے اتنی دیر تک کیوں سونے دیا کہ لیجے
 بیدار کیا سو سن نے کہا اب سامان درست اور طیارہ ہو جائیگا
 جلد ہی نکلے اوس روز سو سن کی مابین ضعف کے کوئی کام
 جلدی کا تو کیا ذکر ہی مطلقاً نہیں کر سکتی تھی ورنہ سو سن کی تیز رفتاری
 اور دانائی کی اوسکو اس قدر احتیاج نہ ہوتی

سو سن کام کو بہت جلد مطابق حکم کے بجالاتی تھی اور جب
 کوئی کام اوسکی رائے پر چھوڑ دیا جاتا تھا اوسکو ایسی دانائی سے
 انجام دیتی تھی کہ اوسکی ما کو تعلیم کرنے میں تکلیف اور تردد
 مطلقاً نہ ہوتا تھا

سو سن اپنے باپ کی پوشاک درست کر رہی تھی ناگہان
 روز نے اگر اہستہ دروازہ کھڑکھڑا کر اوسکو باہر آنے کے لئے اشارہ
 کیا جب وہ باہر آئی روز نے پوچھا کہ پہلے تم اپنی ما کے خراج کا حال
 بتاؤ کہ وہ کیسی ہیں

سوسن شکر ہی کہ بہ نسبت سابق کے اب اچھی ہیں
 روز مبارک ہو ایک اور بھی خوشخبری پہنچا لے آئی ہوں لو
 یہ چھوٹی سی تھیلی میں چھ روپے ہیں انکو ہم لوگوں نے آج میلہ کے روز
 ہر ایک کے دروازے پر پھر کر جمع کیا ہے انصاف کہہ کہ اس دیہات کے
 باشندے کیسے فیاض ہیں جب کہ دروازے پر ہم لوگ گئے نا امید
 نہ پھرے اب ہم سبھوں نے آپس میں یہ صلاح کی ہے کہ اس روپیہ سے تمھاری
 مرغی اوس ظالمہ کے بچے سے چھوڑا لیں دیکھیں تو اب باربرہ کس طرح
 تمھاری مرغی معتم کرتی ہے شاید اسوقت تم مکان سے باہر نجا سکتی ہو گی
 میں خود باربرہ کے پاس جاتی ہوں اور تمھاری مرغی فی الفور واپس
 لاتی ہوں یہ کہہ کر خوشی خوشی باربرہ کے مکان پر گئی پہلے بیٹی باہر
 کی خادمہ سے ملاقات ہوئی اوس سے باربرہ کی ملاقات کے لئے
 اصرار کیا خادمہ اوسکو باربرہ پاس لے گئی باربرہ اسوقت کو بیٹھا
 ساقہ دیکھ رہی تھی روز کے جاتے ہی اوسنے اس کتاب کو
 اپنے باپ کے معاملات کے کاغذات کے بستہ پر رکھ کر اسنی لڑکی
 سے کہنے لگی کہ اسوقت تیرے آنے سے میں تو گھبرا گئی کیا تو تھلا

آئی ہے لیکن جب روز کو بھی اوسکے پیچھے دیکھا ازراہ بناوٹ کے
نفرت سے بول اوشھی تو نے کیوں نہیں کہا کہ باربرہ اسوقت مکان میں
نہیں ہے اور روز کی جانب مخاطب ہو کر کہنے لگی کہ تم کیوں آئی ہو
کیا بھیکہ ملگنی ہے یا قرض لینا ہے

نصیحت

قاصد کو گنجائش ہے کہ دلیری اور بردباری سے حسب طرح روز نے
باربرہ کے کلام کا جواب دیا ہے ایسے مواقع میں مجیب ہوا کریں روز نے
جواب دیا کہ جس نے مجھے بھیجا ہے وہ محتاج بھیکہ ملگنی یا قرض لینے کی
نہیں ہے جس چیز کی وہ طالب ہے اوسکی پوری قیمت ادا کرنا کو
حاضر ہے یہ گہر تھیلی میں سے ایک انٹھنی نکالی اور کہنے لگی کہ مجھ
اپ کی طلب کے یہ حاضر ہو دیکھہ لو کچھ کھوٹی نہیں ہے دل چاہے
دوسری بدل بیچے اور مہربانی کر کے سو سن کی مرغی اب غایت
کیجئے اوس کی طرف سے میں لینے آئی ہوں
جب روز نے پیغام کا تذکرہ کر کے تھیلی روپے کی دکھلائی

نختر کی لڑکی کہ وہ بھی بہو بہو عاقبت گرگ زادہ گرگ شود
 کہ اپنے باپ ہی سی تھی بنظر غور اوس کو دیکھ کر دل میں تصور کیا
 کہ اس تھیلی میں پانچ روپیہ سے تو کم ہونگے اگر اس وقت میں اپنی جالا کی
 کام میں لاؤنگی کل اگر نہیں تو نصف ضروری پاؤنگی یہ سوچ کر کہنے لگی
 کہ میں کچھ نہیں جانتی کسی طرف سے مانگنے آئی ہوں تو ہرگز مذوگی
 آپ عنایت کر کے اٹھنی اپنی اوٹھا کر اپنا رستہ لیجئے چاتا دیندیا کیجئے
 کل کے روز وقت معین پر اگر یہ تاوان سوسن ادا کرتی تو مجھ کو
 کچھ عذر نہ تھا بلکہ میں نے تو کل ہی اوس سے کہہ دیا تھا کہ اگر اس وقت
 تاوان ندوگی تو پھر مرغی ہکو نہ ملیگی اب تم اوس سے جا کر یہی کہہ دو
 کہ مرغی سے ماٹھ دھو رکھو

روز کہ مراج اوسکا بہت غصہ ورتھا باربرہ کے دام فریب میں
 اگر بے تامل کہنے لگی کہ جو کچھ خرچ ہوگا کرونگی پر سوسن کی مرغی
 ضرور لوگنی اگر ایک اٹھنی نہ لوگی تو دو دو اور اس پر بھی اگر
 راضی نہیں تو تین اٹھنی حاضر ہی یہ کہہ کر غصہ سے تین اٹھنی ایک ایک
 کر کے میز پر رکھ دی تب باربرہ بہا مستکی کہنے لگی کہ استغدریں

بھی ہو گا روز نے کہا کہ اگر تم نے اپنے ایمان کو چھوڑ دیا تو خیر چار اٹھنی
 اس پر بھی اس نے نہیں کی پھر روز پانچ اٹھنی دینے پر مستعد ہوئی
 باربرہ نے جب دیکھا کہ اب تو شکار میرے دام فریب میں بن چکی
 پھس چکا ہی نارضا مندی کی صورت بنا کر یک لخت چپ ہو رہی
 یہاں تک کہ روز غلٹ کے ساتھ اسی طرح ایک ایک اٹھنی
 بڑائی گئی اور تعمیلی اس کی بالکل خالی ہو گئی باربرہ نے جب سب روپیہ
 میز پر پھیلا ہوا دیکھا طمع و امن گیر ہوئی اور اس قدر زرتاوان لیکر
 مرغی کے واپس دینے پر راضی ہوئی روز نے روپے کو باربرہ کے
 سامنے بٹا دیا بعد اسکے فوراً یہ سوچی کہ میں صرف درمیانی ہوں
 شاید اس قدر تاوان دینا میرے ساتھ کوئی منظور ہو یہ تصور کر کے
 سب اٹھنیوں کو بھراؤٹھا لیا اور دانائی سے کہا کہ میں اس وقت جاتی
 ہوں پہلے اپنے دوستوں سے صلاح کر لوں بعد اسکے سمجھا
 جائیگا

روز نے جب یہ ماجرا اپنے دوستوں سے آکر کہا سب کے سب
 باربرہ کی شرارت پر متحجب ہو کر بالاتفاق یہ کہنے لگے کہ ہم لوگ حاضر

میں اگر بارہ چلے سب روپیہ لے لے لیکن سوسن کی مرغی دے
 دے اور سب کے سب جمع ہو کر سوسن کے پاس گئے اور ساری
 سرگدشت کہہ سنائی اور کہا کہ لے روپیہ حاضر میں لو جو چاہو سو کرو
 سوسن کچھ جواب شکریہ دینے پائی تھی کہ دے سب فی الفور روپیہ
 دیکر اور فقط روز کو اس کام کے انجام کے لیے چھوڑ کر چلے گئے
 طریقہ احسان لینے کا ایسا بھی جس سے احساندہ کے دل کی فیاضی
 ظاہر ہوتی ہے احسان کرنا بہتر ہے جانتے ہیں مگر احسان ماننے کے
 طریقوں سے بہت کمتر واقف ہیں

سوسن اگرچہ دل سے اپنے دوستوں کے سلوک پر احسان مند
 ہوئی لیکن چونکہ وہ خود بھی فیاض تھی یہ امر کچھ اوس کے تعجب کا باعث
 ہوا اور روپیہ کی تھیلی کو جس طرح کہ وہ خود دیتی لے لیا اور روپیہ
 دیکھتے ہی اوس کو اپنی ماکی تمنا بے دلی کہ کاش اس قدر روپیہ پاس ہوتا
 جو اوس کے خاوند کے عوفی کو دینے کے لیے کفایت کرتا یا دائی
 اور دل میں کہنے لگی کہ گور روپیہ قلیل ہے مگر تاہم کسی قدر تو اپنے
 باپ کی رہائی کی سبیل ہے جب روز لے کہا کہ میں مرغی لینے کے لیے

جاؤں سو سن کہنے لگی بیشک مجھے اپنی مرغی کے واپس لینے کی بہت
 تنہائی مگر اس وقت مجھ کو اس کا خیال نہ تھا بلکہ اپنے باپ کی مصیبت کو یاد کر لی
 تھی اور سب اپنے دل کے خیالات سے روز کو آگاہ کر کے کہنے لگی
 کہ اگر اس روپیے کے خرچ کر کا اختیار تم لوگ مجھ کو دیتے ہو تو میں
 چاہتی ہوں کہ اپنے باپ کو دوں روز نے بہت خوشی سے کہا
 کہ یہ اسے تمھاری تمھاری ہی سی نیک ہی یہ مال تمھارا ہی جو
 چاہو کر دلیکن مجھ کو افسوس ہے کہ بار بار تمھاری مرغی رکھ چھوڑیگی خیر وہ
 مرغی کے رکھ لینے میں کچھ خوش نہ رہیگی اور تم یوں بھی خوش رہو گی
 کیونکہ اپنی ذات سے بہت نیک ہو اور سو سن کی سوزن کاری دیکھ کر
 کہنے لگی اگر کچھ کام سوے تو کہو کل اگر تمھاری بد کردوں جب میں نے
 تم سے یہ کہنا سیکھا پہلے میرا جی کام کر کے لینے مطلقاً نہیں چاہتا تھا
 لیکن اب تو میں قہجی اور سوئی کو یک لحظہ نہیں بھولتی اور شمس کر
 کہنے لگی کہ سینے کے نن میں مجھ کو بھی اب اسنادت مار کیجیے اور
 اگر آپ کو کچھ اس میں شبہ ہو تو امتحان میرا لیجئے سو سن نے
 کہا بے شک تمھاری اسنادی میں کچھ بھی شبہ نہیں ہے اور

اور میں خوشی تم سے ادا دچاتی مگر افسوس ہے کہ جس کام کے بنانی
ضرورت تھی وہ طیار ہو چکا کل کے روز مجھ کو البتہ ایک آذر بڑا کام
کرنا ہی اس سے ابھی میں تلو مطلع نہ کرو گئی کیونکہ وہ شاید مجھ سے
نہو کے

اسکے پہلے سو سن نان پاؤ اور شیر ماں کے پکانے میں اپنی ہاکی دو
کیا کرتی تھی اور جب کہ اوسکی مانے بسبب ضعف اور علالت کے
روٹی پکانی چھوڑ دی ایک روز تاڑی فروش اگر کہنے لگا کہ بہت
عمدہ تاڑی موجود ہے خمیر کے واسطے اگر درکار ہو تو لو سو سن کی مانے
افسوس کر کے کہا مجھ کو اب ضرورت تاڑی کے خمیر کی نہیں ہے
کیونکہ میں بسبب ضعف کے اب روٹی پکانے کی بھی قوت نہیں رکھتی
سو سن کہ اس جا موجود تھی بروباری سے کہنے لگی اگر آپ اجازت
دیجئے تو میں اس کام کے کرینا مقصد کروں اوسکی مانے خوشی سے
اجازت دی اور چونکہ اوسنے کبھی اس کام کو پہلے کیا نہ تھا اس باعث
بلاتجربہ اپنے اس قدر سیکھنے پر اعتماد نہ کر کے روز سے کہنے لگی کہ جب تک
میرا ارادہ پورا نہوے یعنی جس کام کے کرنے کی خواہش رکھتی ہوں

وہ انجام کو نہ پہنچے اظہار اوس کا تم سے نکر ونگی

نصیحت

فی الحقیقت آدمی کو چاہیے کہ جب تک اوس کو کسی کام کا تجربہ نہ ہو
 نہ ہوئے اور اپنے دل سے شبہ اوس کے انجام ہونے یا نہ ہونے کا نہ کھولے
 کبھی دعویٰ یہ ہو وہ اور لاطائل سے لب اپنے نہ کھولے کیونکہ اگر اوس
 وہ کام بکا دعویٰ کیا تھا انجام ہو گیا تو لوگوں کو اوس کے متاق ہو سیکھا
 بہانہ مانگے تاہی ورنہ وہ شخص خفت اور خجالت کا نشانہ ہو جاتا ہے
 سوسن بہت احتیاط اور ہوشیاری سے روٹی بھانے میں مشغول
 ہوئی اور جب صبح کے وقت روٹی طیار ہوئی اپنی ما کو چکھنے کے لئے دی
 چونکہ بہت عمدہ اور نفیس بنی تھی اوس کی مائے چکھ کر بڑی اوس کی
 تعریف کی زمیندار کا آدمی ایک روز پہلے تمام کانویں روٹی کی تلاش میں
 پھرا اور اوس کو نہ ملی تھی دوسرے دن سوسن نے جب یہ روٹی
 نفیس طیار کی زمیندار کے پاس بھانے کے لئے بھیج دی اور چونکہ زمیندار

اور اوسکی دونوں ہنوں کو کہ سبک سبک بہت دانا اور فیاض اور ذریعہ پرور تھے
 جب وہ یہاں آئے تھے ایسی عمدہ روٹی کبھی نہیں ہوتی تھی یہ نعمت غیر مترقبہ جو باہمی
 کھا کر بہت محفوظ ہوئے اور زمیندار کی بہنیں اپنی خادمہ سے پوچھنے لگیں
 کہ اسکا لپکا نیوالا کون ہے اور جب سنا کہ ایک بارہ برس کی لڑکی
 یہ روٹیاں لپکاتی ہیں تو بہت متعجب ہوئیں خادمہ نے پوچھنے کے ساتھ
 اوسکے لڑکپن سے محبت رکھتی تھی موقع وقت پا کر اوسکی بہت سی
 تعریف کی اور کہنے لگی کہ وہ ایک چھوٹی سی لڑکی بڑی محنتی ہے اگرچہ
 قد و قامت میں بڑی معلوم ہوتی ہے لیکن سن میں بہت چھوٹی بہنیں
 فائق خوب صورت دیکھنے کے لائق ہے اور بڑی خوبی اوسمیں
 یہ ہے کہ کام کو بھی خوبصورتی کے ساتھ انجام دیتی ہے اور طرہ یہ ہے
 کہ باوجود ان سب وصفوں کے وہ اپنی کسی بات پر نازاں نہیں
 تو بھی مانند آب کے اپنی غرت اور توقیر نہائے رھتی ہے میں ہمیشہ
 اوسکو صفائی کے ساتھ جیسا کہ لڑکوں کو چاہئے دیکھتی ہوں
 کبھی اپنی ما اور کبھی اچھے لوگوں کے ساتھ رہا کرتی ہے اور اوسکی
 ما کو بھی اوسکے ساتھ کمال محبت ہے یقین جانیئے کہ میری کوئی لڑکی

اگر اوسکی ادھی صفت کے ساتھ بھی موصوف ہوتی تو میں
اوسے دیا ہی بلکہ اوس سے زیادہ پیار کرتی اور اوس لڑکی کے
دو بھائی اوس سے چھوٹے ہیں اور وہ اپنے بھائیوں سے ایسی محبت
رکھتی تھی جیسی اوسکی ما اوسپر مہربان ہی میرا لڑکا قلب کہتا تھا
کہ اوسنے اپنے بھائیوں کی ایسی تعلیم کی ہے کہ اوس قدر دے دے میں
اپنے استاد سے بھی نہ سیکھے ہو گئے اب جو میں نے یہ تقریر سنا
کی ہے اسکو معاف فرمائیے کیونکہ جب میں سو سن کی تعریف کرتی ہوں
تو میری زبان نہیں رکتی اور اوسکی توصیف سے کسی طرح سیری
نہیں حاصل ہوتی زمیندار کی بہنوں نے کہا کہ تم نے اس قدر اسوقت
اوسکی تعریف کی کہ مجھکو اوس کے دیدار کا از بس مشتاق کر دیا
اب اوس سے جلد ملو او تاکہ سیر کو جانے سے پہلے اوس سے ملاقات
ہو جائے خا دم نے فوراً قلب اپنے لڑکے کو سو سن کے بلانے کے
لئے بھیجا

سو سن اگرچہ اسوقت کام میں مشغول تھی مگر اپنی دانائی اور
ہوشیاری سے چونکہ ہمیشہ صفائی کے ساتھ رہا کرتی تھی اس بنا پر

اوسکو زمیندار کے مکان پر جانے کے لئے کچھ تہیہ کرنا پڑا اور وہی
 کپڑے جو روز پہنے رہتی تھی پہنے ہوئے روز کی ما کے ہمراہ کہ وہ بھی
 زمیندار کے یہاں شبنم کا کپڑہ پہنے کے لئے جاتی تھی چلی اور جب زمیندار
 کی بہنوں کے پاس پہنچی وہ لوگ کہ بڑی مردم شناس تھیں سو سن کی
 برو بار صورت دیکھ کر اور اوس کے کلام سنجیدہ اور متقول سکر بہت مخطوط اور
 خوش موئی اور اپنے بھائی سہارن تھمر سو مرس کو سو سن سے ملاقات
 کرانے کے لئے پوچھنے لگیں معلوم ہوا کہ اونکو اس وقت فرصت نہیں ہے
 کسی شخص کے ساتھ بیٹھے ہوئے کاغذات دیکھ رہے ہیں اس اثنا میں
 سو سن نے اپنی ما کے پاس جانے کے واسطے اجازت چاہی وہ
 سب رخصت دیکر خوشی سے کہنے لگیں کہ چھ بجے شام کو ہم لوگ تمہارے
 مکان پر آئیں گے

سو سن کے جانچا حال ایسے امیر زمیندار کے مکان پر ممکن نہ تھا
 کہ کسی شخص محضاً بار بارہ اور اوس کی خادمہ سے پوشیدہ رہ سکے
 وہ دونوں اس حال سے واقف ہو کر پہلے سے سو سن کے تلخی
 منتظر تھیں تاکہ اس سے وہاں کا حال دریافت کریں اور جب سو سن

اپنے باغ میں جو متصل اوس کے مکان کے تھا اپنی باربرہ دیکھتے ہی لپکاؤں
 کہ وہ سوسن آئی اور اپنی خادمہ سے کہنے لگی کہ میں دوڑ کر جلد جاتی ہوں
 اور سب حال فی الفور اوس سے دریافت کراؤں

باربرہ باوجود اس قدر مگنت اور بد دماغی کے غرض کے وقت بلا غیبت
 اور حیث کے بہت عاجزی اور منت کے ساتھ پیش آتی تھی سوسن
 کہ اپنی ما کے لیے بخنی میں ڈالنے کے واسطے اجوائن ڈھونڈ رہی تھی
 باربرہ لیکایک اوس کے پاس پہنچ کر کہنے لگی کہ سوسن آج کا دن تمہارا
 کس طرح گذرا سوسن اخلاق کے ساتھ کہنے لگی شکر ہے کہ آج تو
 بافضل الہی میری ما کچھ اچھی ہیں باربرہ اپنی خادمہ کی جانب چشمک
 کر کے سوسن سے کہنے لگی کہ اب تو آپ ایک ایک بہت ہی خلیق
 اور مہذب ہو گئیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ شاید آج آپ نے
 کچھ اشرفوں کی صحبت اور ٹھانی ہی کیئے تو کہاں تشریف لے گئی
 تھیں بیٹی باربرہ کی خادمہ نے سوسن سے کہا کیا تم زمیندار کی
 بہن مس سوسن کے پاس گئی تھیں یا اونکی خادمہ پاس
 سوسن نہیں میں تو مس سوسن کے یہاں گئی تھی

باربرہ کیاس سوئس پاس اور متعجب ہو کر اپنی خادمہ سے سرگوشی
 کر کے کہنے لگی کہ اب تو سوئس نے مس سوئس سے ملاقات کی ہے
 دریافت کرنا وہاں کی گفتگو کا ضرور ہوا اور سوئس جب مکان میں جا
 لگی باربرہ نے کہا ذرا اٹھ جاؤ دو ایک بات تو کر لو
 سوئس اس وقت میں توقف نہیں کر سکتی کیونکہ ما کے واسطے
 مجھ کو بہت جلد بخنی طیار کرنی ہے اور یہ کہہ کر گھر میں گھس گئی
 جب سوئس چلی گئی باربرہ اپنی خادمہ سے کہنے لگی کہ خدا کی پناہ
 اس وقت تو سوئس کے دماغ میں بخنی ہی چڑھی ہوئی ہے اور اپنا حال
 کچھ بھی نہیں کہتی سچ ہے کہ میرے باپ نے بھولی سوئس اسکا نام
 بہت مناسب رکھا ہے بلکہ میرے نزدیک تو وہ بڑی سادہ لوح ہے
 چاہے وہ سادہ لوح ہو یا نہ ہو لیکن مجھ کو جس بات کا دریافت
 کرنا ہے اسکو تو ضرور تحقیق کرونگی یقین ہے کہ جب بخنی کا خیال اس کے
 دماغ سے جاتا رہے گا تو سب حال مفصل بیان کرے گی میں اس وقت
 اسکی ماکہ عبادت کے چیلے سے مکان میں جاتی ہوں یقین ہے
 کہ اس بہانہ سے وہ اخلاق کے ساتھ پیش آویگی یہ کہہ کر سوئس کے

پیچھے ہی مکان میں داخل ہوئی دیکھا کہ سوسن بخنی پکار رہی ہے باربرہ
 کہنے لگی کہ کیا بخنی طیار ہو گئی خوشبو تو بہت دے رہی ہے جب یہ طیار
 ہو جائے اور تم اوسے لیکر اپنی ما کے پاس چلو تو میں بھی اونکے دراج کے
 دریافت کر نیکے لئے تمھارے ساتھ چلوں گی سوسن کہ اپنی مرغی کے
 حال کو بالکل بھول گئی تھی منس کر کہنے لگی کہ پھر مہربانی کیجئے بیٹھے ابھی
 میں نے اجوائن ڈالی ہے اب بخنی بہت جلد طیار ہو جاتی ہے
 باربرہ نے اس مہلت کو غنیمت جان کر پھر زمیندار کے مکان پر جانے کا
 تذکرہ چھیڑا اور چونکہ اوس کو اپنی پوشاک نفیس اور غذاے لطیف کا
 اثر خیال رہا کرتا تھا اس سبب سے بار بار پوچھتی تھی کہ بتاؤ مس سوسن
 کیا کپڑے پہنتی تھیں اور کھانا کس طرح کا وہاں پر کھانے میں آیا تھا
 اور جب سوسن سے حال مس سوسن کے وعدہ کر بٹھا چھینچے کے
 وقت آنے کے لئے سنا بہت متعجب ہو کر پوچھنے لگی کہ سوسن تمھاری
 دانست میں ایسے وعدے کیا غرض سمجھی جاتی ہے
 سوسن میرے نزدیک تو جواد نھوں نے کہا ہے وہی ہو گا
 یعنی مطابق وعدے کے چھینچے انگلی

باربرہ یہ بات تو آفتاب سی روشن ہی مگر شاید اس
وعدے سے کچھ اور تو اولکھا مطلب نہیں ہی اور تم جانتی ہو کہ
جو لوگ کہتے ہیں وہ ہمیشہ کرتے نہیں

سوسن اس کے کلام ابد فریب سے تجاہل عارفانہ کر کے
مکرائی اور کہنے لگی کہ ہاں مگر ہمیشہ وہ ہر شخص ایسا نہیں کرتے
باربرہ شرمندہ ہو کر کہنے لگی ہاں سچ ہی ہمیشہ نہیں مگر اس طرزِ فکر
تو معلوم ہوتا ہی کہ مس سوسن کے ایسا گویا تکوین واثق ہی
سوسن نے اس کی رفعِ خجالت کے لئے کہا نہیں اس وقت تو یہ بات
کچھ خاص بہ نسبت مس سوسن ہی کے نہیں تھی

جب سوسن نے یخنی طیار کی ایک برتن میں نکالی باربرہ دیکھ کر کہنے لگی
کہ یہ تو بہت خوب مزہ دار معلوم ہوتی ہی اور چکھنے کے بہانے پیالے کو
اٹکھالے تامل سنیا شروع کیا سوسن یہ حال دیکھ کر کھجور اکٹھے لگی
کیا ایک جتنی چمچہ نہ لوگی یہ بات سنتے ہی باربرہ بہت غصہ ہوئی اور
یخنی کے پیالے کو رکھ کر کہنے لگی ہاں ایک ہی چمچہ تو تھوڑی سی یخنی کے لئے
تمھاری جان کیوں نکلی جاتی ہی لو اگر پھر میں کبھی تمھاری یخنی چکھوں

تو اس طرح کی بددماغی کر لینا بلکہ اگر کبھی تمہارے گھر میں قدم بھی
 رکھوں تو جو چاہتا وہ کہہ لینا اور مکان سے جھنجھلا کر یہ کہتی باہر
 نکل آئی کہ واہ کیا خوب تو نے مجھے سو رکاب بچا بنایا

سوسن پہلے بلا سب باربرہ کے غصہ ہونے سے بہت متعجب تھی
 پر جب ذکر سو رک کے بچے کا اوس کے منہ سے سنا ناخوش ہونے کی وجہ
 معلوم کی چاہا کہ بغیرت اس سے پیش آئے اور کسی طرح یہ شبہ
 اوس کے دل سے اٹھائے مگر چونکہ باربرہ اپنے گھر چلی گئی اس سبب
 وہ مجبور ہوئی اور باربرہ کے ناراض ہونے کا یہ سبب تھا کہ سوسن
 لڑکپن میں جبکہ زبان بھی اوسکی اچھی طرح صاف نہ ہوئی تھی ایک روز
 اپنے دروازے پر بھی دودھ روٹی کھا رہی تھی کہ ایک سو رک کے بچے نے
 اوس کے پاس آکر کھانیکے لیے پیالے میں منہ ڈالنے کا ارادہ کیا سوسن نے
 چاہا کہ اوسکو بھی کھلائے مگر کھانا بہت تھوڑا تھا اس لیے اوسے اونٹ کے
 منہ کو زیر اس سمجھ کر خیال کرنے لگی کہ یہ تو اگر پائیگا بالکل ہی چکھ جائیگا
 اور گھبرا کر کہنے لگی کہ کیا ایک ہی چمچہ لیگا اسے تو رک کے بچے یہ بات
 سوسن کی سب لڑکوں میں اس قدر مشہور ہوئی کہ ضرب لٹل ہو گئی

اور جب کوئی لڑکا کسی اچھی چیز کو طمع سے زیادہ چاہتا تو اس کے جواب میں یہ مثل کہی جاتی تھی باربرہ جب لڑکوں کے ساتھ کھیلتی تو اس کے لالچی ہونے کے باعث اس مثل کو سب لڑکے اکثر اس سے کہا کرتے تھے سو سن جب سیانی ہوئی تو اس مثل کو بالکل بھول گئی مگر باربرہ کے خیال پر اب تک چڑھی تھی اس وجہ سے جب سو سن نے ایک چمچہ بھنی پینے کے لئے کہا باربرہ کو وہی مثل یاد آئی اور یہ بات سن کر جھنجھلائی سمجھی کہ اس کہنے سے سو سن کی وہی مراد ہی

باربرہ کی خادمہ اس کو غصہ میں سو سن کے مکان سے باہر آتے دیکھ کر کہنے لگی مجھے تو اسی بات سے بہت تعجب تھا کہ آپ نے کیوں اس کے مکان میں قدم نہ فرمایا زمیندار کے مکان کی خبر سننے سے آپ کو غرض کیا آپ کے تو باپ آج صبح سے وہیں تھے اور ابھی آئے ہیں جو کچھ حال و حال دریافت کرنا تھا اونہیں سے پوچھ لیتیں باربرہ زمیندار کے پاس اپنے باپ کے جانے کا حال نہیں جانتی تھی اس وجہ سے کہ وہ اپنے کہیں آئے جانے کا حال گھر میں بھی کسی سے

نہ کہتا تھا اور اسی سبب سے لوگ اس کے سراغ میں اکثر رہا کرتے
 اگرچہ مختار عیار بڑا چالاک اور ہوشیار تھا اور اپنی سبب باتوں کا
 پردہ دار تھا لیکن باوصف اسکے بارہرہ میٹھی میٹھی باتوں سے
 اس کو بھی فریب دیتی تھی اور دھوکھا دیکر سب حال اس کے دل کا
 دریافت کر لیتی تھی جب اس کو معلوم ہوا کہ میرا باپ بھی زمیندار
 مکان پر گیا تھا اس حال کے دریافت کرنے کے لئے اس کے پاس گئی
 دیکھا کہ وہ تو کسی سوچ میں ناک بھوں چڑھائے متر و اور متفکر ہو رہی
 سمجھی کہ اس وقت کچھ بات پوچھنے کا موقع نہیں ہے تاہم اس کی
 طبیعت کا حال دریافت کرنے لگی جب کچھ جواب نہ پایا بلکہ اس کو
 کال رنجیدہ دیکھا تو سوسن کی مانند کچھ دلجوئی اس کی کر کے خوش کیا
 اور ناامید اور ناراض ہو اپنی خادمہ سے اکر کہنے لگی کہ اس وقت میرے
 باپ کا فراج الیا برہم ہے کہ کوئی شخص اس سے بات نہیں کر سکتا
 درحقیقت کیس مختار اور موقت خوش نہ تھا کیونکہ جب
 صبح کو اس سے زمیندار سے کام پڑا تو اس کو اپنی گوں کا نہ پایا اس سبب
 بہت رنجیدہ ہوا اور اس اس کے جی میں سما یا بیشک وہ

ڈرا ہی جاھے کیونکہ سر آر تھر سومرس بہت ہی قانون دان تھا اور
 ساتھ اوسکے ایمان داری کی صفت بھی اوسمیں موجود تھی اور
 کیس مختار قانون دانی اور ایمان داری کے یکجا جمع ہونے کو اجتماع
 ضدین کی طرح محال سمجھتا تھا اور جب سے پیشہ مختاری کا اختیار
 کیا تھا کبھی اوسنے کسی ایسے شخص کو نہ پایا تھا اور نہ کوئی ایسا
 مقدمہ اوسکو پیش آیا تھا بلکہ کسی سے سنا بھی نہ تھا سر آر تھر بہت ہی
 فیاض اور راست باز تھا لیکن مختار فیاضی کو ملکر کا دام اور راستی کو فریب کا
 ہتکھنڈ اور کبھی بیوقوفی کی علامت سمجھتا تھا الغرض اوسکے
 دل میں ہنوز یہ بات قرار نہیں پائی تھی کہ سر آر تھر ایمان دار اور
 یافہ بھی مگر وقت سمجھانے حساب کتاب اور بیان کرنے حالات
 مقدمات کے مختار مذکور سمجھ گیا کہ اس سے کسی طرح میری چالاکی
 پیش نہ جائیگی اور حیران ہوا کہ باوجود واقفیت کے قانون کی
 سب راہوں سے سر آر تھر راستی کے راستے پر کیونکر چلتا ہی
 اور خوشامد سے اوسکی قانون دلیلی کی بڑی تعریف کی سر آر تھر
 کہامیں توجہی کے عہدہ سے اب مستعفی ہو گیا ہوں مختار یہ بات

سنکر زیادہ تر متعجب ہوا کہ کیونکر سر آر تھہرنے تیس ہزار روپیہ
 سالانہ کی آمدنی چھوڑ دی سر آر تھہرنے کہا کہ میں اپنا روزگار ترک
 کر کے فقط خانہ نشینی کا لطف اٹھانے کے لیے اس دیہات میں
 آیاموں چاہتا ہوں کہ یہاں کی رعیتوں کو خوش اور رضامند
 رکھوں تب مختار نے اس خیال فاسد سے کہ یہ دیہات کے
 کاموں سے بسبب آرام طلبی کے غافل رہ گیا اپنے دل میں بہت خوش
 ہو کر تذکرہ نئے پٹوں اور آؤر مقدموں کا شروع کیا سر آر تھہرنے
 کہا میرا ارادہ ہر روز گھوڑے پر گانوں کے گرد ہوا کھانے کا ہی اسلئے
 میں چاہتا ہوں کہ ایک نیا صاف راستہ نکالوں یہ بھر بھر نکتہ گانوں کا
 دیکھا اور راہ جدید تجویز کی اتفاقاً بیچ میں اس راہ کے پرائیس
 کاشتکار کا باغ بھی آجاتا تھا اسلئے زمیندار کو ادسکے اجر اس
 تامل ہوا کیس موقع وقت پا کر کہنے لگا کہ پرائیس کے پاس
 جب قدر زمین ہے وہ تو سب آپ ہی کے اختیار میں ہے
 سر آر تھہر کس طرح میرے اختیار میں ہے ابھی تو میعاد میں ادسکے
 پٹے کے دنس برس باقی ہیں مجھ جی تو دیکھوں شاید مجھے سہو ہو گیا ہو

منتہار مہربان میرے آپ نے غلطی کی ہے اور نہیں بھی کی ہے
 کیونکہ بیٹہ کے مضمون سے دس برس میعاد میں باقی رہنا اور بھی
 اوسکا گزر جانا دونوں باتیں پائی جاتی ہیں خلاصہ حال یہ ہے کہ اوس
 بیٹہ کے لکھنے ہی میں ایسی غلطی ہوئی ہے جس باعث سے وہ ناجائز
 اور نامکمل ہے میں نے اوس بیٹہ کی شرح میں ایک نقص عظیم نکالا ہے
 اور یہ میں شرط کر سکتا ہوں کہ اوس نقص کے باعث سے وہ کسی
 عدالت میں کبھی جائز اور مقبول نہ ہوگا

جب منتہار نے سر آر تھر کو اپنی باتوں پر متوجہ پایا اور اوسکو
 بغور سنتے دیکھا دل میں کہنے لگا کہ اب تو مطلب میرا برآیا اور اوسکو
 اپنے دام میں پھنسا یا سر آر تھر نے پوچھا کیا تھو اوس بیٹہ کی
 ناجوازی پر اطمینان کھی ہے

منتہار اس قدر مجھ کو اس بات پر اطمینان حاصل ہے کہ اگر ایسا نہ ہو
 تو میں اپنی ساری خیر خواہی اور کارگذاری کھو ڈالوں بلکہ اپنی زندگی
 سے بھی ہاتھ دھو ڈالوں

سر آر تھر پھر یہ تو میرے مطلب ہی کی بات ہے

خوشی کے ساتھ پٹہ کی ناجوازی کی وجوہات بہ تقریر طول و طویل
 مختاروں کی مانند اس طرح پر بیان کرنی شروع کیں کہ اوس پٹہ
 میعاد سی بست سالہ میں یہ شرط مندرج ہے کہ پرائیس اور اوسکی
 بی بی سوئسنہ اور بعد اونکے اولاد اونکی تاریخ تحریر پٹہ سے بیس برس
 قافلہ اور داخل رہیں پس جب کہ حسب شرط بند و بست آپ کے
 بھائی بیچن سومر س کو یہ اختیار ہی نہ تھا کہ کسی شخص کو ایسا پٹہ لکھیں
 جس کے ذریعہ سے بعد فوت کاشتکار کے مال العفایہ مدت مندرجہ پٹہ
 مذکور کے اوسکی اولاد کے ساتھ بھی اوس پٹہ کی شرائط بحال ہیں
 تو پھر ایسا پٹہ اولکھا دیا سو اکب لائق جواز کے ہو سکتا ہی بہ بڑی
 غلطی فاش ہی اگرچہ اکثر غلطیاں پٹوں میں ہو جاتی ہیں لیکن میں نے
 ایسی غلطی کبھی نہیں دیکھی ہے سر آر تھر یہ باتیں سنکر خاموش ہو کر
 مختار اسی صاحب آپ پر کیوں ہو گئے کیا اب بھی کچھ شبہ باقی
 اور یا اس میں کچھ تامل ہے

سر آر تھر ناں التبتہ ذرہ تامل ہے

مختار اسکی مذمیر تو بہت سہل ہے کیونکہ پٹہ میرے ہی

پاس ہی سب کام ہو جائیگا اور کسی طرح سے اس کام میں آپکا نام ظاہر
ہونے نہ پائیگا انجام ہونا اسکا کیا دشوار فقط آپکا حکم درکار ہی اور
آپ کی اطمینان کے لیے میں بہر صورت حاضر ہوں کیا اجازت ہی
اب تدبیر نالاش کی کروں

سر آر تھر نہیں تم بہت کچھ کہ چکے مگر ایک امر ابھی تک
بھولے ہوئے ہو

مختار وہ کیا بات ہی

سر آر تھر وہ یہ ہی کہ میرے باعث سے ایک غریب آدمی
ناحق تباہ اور برباد ہو جائیگا کہو تو تمھارے ہاتھ کیا آئیگا

کیس مختار یہ بات سنتے ہی سمجھا کہ سر آر تھر ہرگز میرے
والو پر نہ چڑ پاپاں اڑ گیا بنا کھیل بگڑ گیا جھکے چھوٹ گئے نہایت
شش و پنج میں ہو کر حیران اور ششدر غمگین اور مضطرب ہوئے لگا
چہرہ سنج زر و ہونا اُمید دل سرد ہوا دل میں سوچنے لگا
کہ افسوس ناحق میں نے قبل دریافت کرنے اس کے مزاج کی
کیفیت کے اپنی طبیعت کی حقیقت سے اس کو آگاہ کر دیا

پھر بناوٹ سے کہنے لگا اگر پرائس مفید نہ ہوتا تو مجھ کو بھی اوس کے
 حال پر بیشک رحم آتا سر آر تھرنے کہا کیا وہ فساد ہی ہے اگر وہ
 حسب قول تمھارے حقیقت میں فساد ہی ہے تو اس زمین سے کیا
 بلکہ اس گاونے سے اوس کے لگانے کی جلد تدبیر کرو لگا جب آپ گھر چائے
 تو قہر بانی کر کے ضرور اوس کے پتہ کو بھیج دیجئے تاکہ اس قبل دائر کرنے
 مقدمہ کے اپنی دلجمعی بخوبی کر لوں مختار یہ بات سن کر بہت خوش ہوا
 اور سوچنے لگا کہ ایسے وقت میں سر آر تھرنے کی طبیعت میری باتوں
 مسرور ہی مختاری کے حاصل کرنے کے لیے بھی کچھ تہہ جمانی ضرور ہے
 اور کہنے لگا کہ آپ کو کیوں تکلیف دوں اگر فرمائے تو آپ کے مختار کے
 پاس بھیج دوں لیکن معلوم نہیں آپ نے کس شخص کو اپنی مختاری سونپ
 بخویر کیا ہے سر آر تھرنے کہا تم اوس پتہ کو میرے ہی پاس بھیج دو
 مختار یہ جواب سنتے ہی رنجیدہ اور ناامید ہو کر اپنے گھر پھر آیا
 اویس بھی سب تھا کہ جب بار بار اوس کے پاس دریافت حال کے لیے
 گئی تو اوس کو کبیدہ خاطر پایا مختار جب سے اپنے گھر آیا تھا گھبرا
 دیا چاروں طرف مکان میں پھرتا تھا اور اپنے دل میں بار بار یہ

خیال کرتا تھا کہ بیشک سر آر تھراب خود گانوس کے انتظام میں
 بذات خاص مستعد رہیگا یا کسی دوسرے کو اپنا مختار مقرر کرے گا
 رعایا اوس دہیہ کی کیس مختار کو اکثر جبراً کچھ نذر دیا کرتی تھی
 اور ایسی نذر پانے سے وہ نہایت خوش ہوتا اس سبب سے
 سوچنے لگا کہ اگر میں بھی اس طرح پر سر آر تھرا کو کوئی چیز نذر اؤں
 تو عجب نہیں کہ وہ خوش ہو کر مجھ کو اپنا مختار مقرر کرے اور جب وہ
 زمیندار سے رخصت ہو کر اپنے مکان پر آتا تھا اسنا کہ سر آر تھرا کی
 خادمہ جو اس کے گھر کی منتظم تھی نوکروں سے کہہ دیتی کہ تم لوگوں کو
 کہیں لگے کوئی بھیر کا بچہ فریہ اور اچھا طولاؤ میری سرکار میں مطلوب ہے
 کیونکہ سر آر تھرا کو حلوان کا گوشت بہت مرغوب ہے مختار کو یہ بات
 یاد آئی اور فوراً اپنے باورچی خانہ میں جا کر دریافت کرنے لگا کہ اس
 گانوس کوئی بھیر کا بچہ فریہ بہت اچھا کہیں مل سکتا ہے یا رہہ
 کہ اوس جا موجود تھی کہنے لگی سو سن پاس النہ ایک بھیر کا بچہ ملا
 اب طیار ہے کہ اوس سے زیادہ فریہ کا دستیاب ہونا دشوار ہے
 مختار یہ سنکر نہایت خوش ہوا اور دل میں ایسی ہی

ٹھانی کہ سوسن کی بھیڑ مفت ہاتھ لگ جائے
 سوسن کہ محض نیک نجت اور ایمان دار تھی مختار مفت
 اور مفتہ ہی کا مقابلہ کب کر سکتی کیس مختار اپنے مطلب کے
 حاصل کرنے کے لیے پرانیس کے مکان پر آیا دیکھا کہ سوسن
 اب دیدہ ہوا اپنے باب کے کپڑے بیٹھی باز دھ رہی ہے اور
 سامان سفر کا اوس کے پیچہ درت کر رہی ہے
 مختار کہو سوسن آج تمھاری ماکی طبیعت کیسی ہے
 سوسن نہایت علیل ہے اور میرے باب بھی کل سفر کرینگے
 مختار بڑے افسوس کی بات ہے
 سوسن غلین: آواز خرم کہنے لگی پھر اس سے چارہ کیا ہے
 مختار کیا نگو یقین ہے کہ اسکا کوئی چارہ نہیں ہے
 سوسن یہ سنستے ہی متعجب ہو کر کہنے لگی کیا کوئی چارہ ہے مختار نے
 کہا اگر چاہو تو تدبیر اسکی تمھارے ہی اختیار میں ہے اس بات سے
 وہ بہت خوش اور ہنسنے لگی ہو کر ادھتھ کھڑی ہوئی
 پھر مختار کہنے لگا کہ میں تمھارے باب کو اگر ایک مفتہ

کی مہلت دلا دوں تو تم اوسکی عوض میں مجھے کیا دو گی سو سن
 کہا جو مانگئے پراسوس ہی کہ میرے پاس کیا ہی جو دو گی
 مختار ایک بھیڑ کا بچہ تمہارے پاس تو موجود ہی
 سو سن وہ کس کام آئیگا

مختار بھیڑ کے بچے کا گوشت کھانے میں کیا اچھا نہیں ہوتا
 سو سن کہ اوس بھیڑ کے بچے کو خود بالا اور اوس سے کال محبت رکھتی تھی
 یہ تقریر جب مختار کی سنی رنگ فق ہو گیا تب مختار نے کہا
 کہ تم کیوں اس قدر بخیدہ ہو گئیں بھیڑیاں تو ہر روز بیچ ہو ا کرتی
 ہیں کیا تم گوشت اوسکا نہیں کھاتیں اور تمہارا بھیڑ کا بچہ کیا
 اڈروئے اچھا ہی

سو سن یہ بات تو نہیں کہہ سکتی لیکن شاید میں اپنے
 بھیڑ کے بچے کو اڈروئے زیادہ چاہتی ہوں
 مختار تو پھر تم اڈروئے زیادہ ہو قوف معلوم ہو تی تو
 سو سن مختار صاحب جب سے اوس بچے کو میری مانے
 مجھے دیا ہی اوسکو میں نے بہت احتیاط اور بڑی محبت سے

پالا ہی اب وہ میرے ساتھ اس قدر انس رکھتا ہی کہ میرے
ہاتھوں سے کھاتا ہی اور جہاں کہیں میں جانی ہوں وہ بھی میرے
ساتھ جاتا ہی

مختار بس اب زیادہ اور کچھ کہہوا اگر تم اپنے ماباپ سے بڑھکر
بھیڑ کے بچے کو چاہتی ہو تو او سے رکھ چھوڑو یا تو بچے ہی کو پیار کرو
یا او سے باپ پر نشانہ کرو بھیرے کر تمہیں محبت ہی لو سلام اب تو بندہ
سو سن نے گھبرا کر اوسکا دامن پکڑ لیا بڑی منت اور سماجت سے
کہنے لگی ذرا ٹھہر جاؤ سن بیجئے آپ نے فرمایا ہی کہ تیرے باپ کو
ایک ہفتہ کامل کی مہلت دلا دیں گے شاید میری ماتب تک
اچھی سو جائیں میں اپنے ماباپ کے مقابلہ میں بھیڑ کے بچے کو
کچھ بھی نہیں جانتی اور مجبور ہو کر کہنے لگی کہ وہ حافری بیجئے اور
وعدے کے میرے باپ کو ایک ہفتہ کی مہلت دلا دیجئے

مختار پھر بھیڑ کا بچہ کھاں ہی لاؤ
سو سن اسوقت دریا کنارے چیرتا ہوگا
مختار خیر کل صبح ترشے ہی فوج کر نیکے لئے قصاب کے پاس لانا

سوسن کمال استقلال سے دل کو مضبوط کر کے کہنے لگی کہ میں ہرگز نہ بھولوں گی
 مگر جب مختار یہ کہہ کر وہاں سے چلا گیا بیٹھ کر غم کے مار سے رونے لگی
 اس اثنا میں اوسکی مائے مکان کے اندر سے جہاں ابیمار لیتی تھی
 آواز دی سوسن اور ٹھکراؤ کے پاس گئی اوسنے کہا ای بیاری
 میں اسوقت سنتی تھی کہ تم سے کوئی شخص بات چیت کر رہا ہے
 وہ کون تھا بتاؤ خیریت تو ہے سوسن نے کہا کیا خوشی کی بات
 نہیں ہے اگر میرے باپ ایک ہفتہ آذر یہاں پر رہ جاویں اوسنے
 نا اُمید ہو کر کہا اسی سوسن کیا ایسی بات ممکن ہے اوسنے کہا ہاں ہاں
 دسے ایک ہفتہ آذر ٹھہر سکتے ہیں اور اوسکے بدن پر ماتھر رکھ کر
 کہا کہ ابھی تک ایک نو بجار معلوم ہوتا ہے سوسن کی مائے کہا کیا تمکو
 اس بات پر یقین ہے اور کہو کہ جانتی ہو کس شخص نے تم سے یہ
 بات کہی ہے سب حال سے جلد مجھکو مطلع کرو سوسن نے کہا
 کیس مختار نے مجھ سے وعدہ دائق کیا ہے کہ میں ایک ہفتہ کی تمھار
 باپ کو مہلت دلا دوں گا اوسنے ماتھہ اور ٹھاکر د عادی کہ خدا کی
 مہربانی ہمیشہ اوسکے حال پر مبذول رہے سوسن آئین نہ کہنے

پائی تھی کہ لیکایک زمیندار کے آدمی نے اگر روٹیوں کی قیمت کی
 جو زمیندار پانچ بھی گئی تھیں فرد حساب طلب کی چونکہ سو سن نے
 اپنی محنت اور مشقت سے لکھنے کی مہارت بھی بہم پہنچائی
 تھی اسلئے وہی ہمیشہ گھر کا حساب کتاب جو کچھ ہوتا تھا
 لکھا کرتی تھی ہر چند اس وقت بسبب ترددات کے لکھنے کے
 اس کی طبیعت مطلقاً نچاہتی تھی مگر ضرورت کے باعث لاچار
 اس کو حساب لکھنا پڑا اور ارادہ کیا کہ جب قدر روٹیاں دوسروں
 کا تھے فروخت ہوئی ہیں ان سب کا بھی حساب لکھنے والوں ایک
 تختی پر سب حساب اپنی یادداشت کے لئے پہلے سے لکھ رکھا تھا
 بار بار جو اس کی ملاقات کے واسطے آئی تھی اسی تختی پر
 بیٹھ گئی اس باعث سے بالکل حساب جو اوسپر لکھا ہوا تھا
 مٹ کیا سو سن کو حساب لکھنے میں اس کے مٹ جانیکے سبب سے
 بڑی ہونٹ اور مجبور ہو کر اپنی یاد پر حساب روٹیوں کی قیمت
 لکھ کر زمیندار کے آدمی کو حوالہ کر دیا اور حسابوں کو بھی اوس پر
 رہنی یاد سے لکھنا شروع کیا اس اثنا میں پراسیس اوس

حساب کی فرد جو سو سن نے زمیندار کے آدمی کو دی تھی ماتھے میں
 لئے آیا اوس کہنے لگا اسی سو سن بڑے تعجب کی بات ہی تم ایسی
 غفلت سے حساب لکھتی ہو خط تو نہیں ہو گیا ہی دیکھو تو آئین
 کیا لکھ دیا ہی خیریت ہوئی کہ زمیندار کے آدمی سے راہ میں ملاقات
 ہو گئی اور اس فرد حساب کو اوس سے دیکھنے کے لئے لیا
 سو سن نے جب اوس فرد حساب کو دیکھا بہت شرمندہ ہوئی
 چونکہ سو سن کو اپنے بھیر کے بچے سے نہایت محبت تھی اور
 اوس وقت اوس کا خیال دل پر اوس کے نقش تھا اس جہت سے
 اوس نے روٹیوں کی جا فرد حساب میں بھیر کا بچہ لکھ دیا تھا اوس
 پھر سو سن نے درست کر کے اپنے باپ کو دے دی اور جب
 اوس حساب کے کاغذات اوس کے باپ نے دیکھے تو اکثر
 میں ایسی ہی غلطیاں پائیں بہت ناراض ہو کر کہنے لگا کہ آرت
 تلو کیا ہو گیا ہی سو سن نے بہت تامل کے ساتھ سب غلطیاں
 درست کر دیں اور اپنے باپ کی ناخوشی کو اس طرح پر سہیا
 کہ آخر کو لاچار ہو کر اوس نے کہا کہ اسی سو سن تم سے تو ناراض ہو کر

غصہ ہونا محض باورِ خجالت اور شرمندگی کا کھینچا ہے
 جب سب غلطیاں حساب کی درست ہوئیں پر ایسے لے کہا
 کہ میں خود حساب کی فردوں کو لیجاؤ لگا اور ہر ایک سے قیمت
 وصول کر لاؤ لگا سوسن نے اینٹوں میں خیال کیا کہ جب میرے باپ
 کھانیکے پے آئینگے اس وقت تذکرہ ایک ہفتہ کی مہلت کا جو اس کے
 بیٹے ہی ہو کر ونگی اور یہ بھی تصور کیا کہ جب یہ بات وہ سنیں گے تو
 کس قدر اونکو خوشی ہوگی لیکن جب بھیر کے بچے کے حال سے
 واقف ہونگے تو اونکو رنج بھی ہوگا جب سوسن نے حساب
 لکھنے سے فراغت پائی ارادہ کیا کہ دیکھنا رسے جاؤں اور بھیر
 بچہ کو پکڑ لاؤں اس اثنا میں چار بچ گئے اور اس کے دونوں بھائیوں کے
 مدرسے سے اٹنے کا وقت آپہنچا سوچی کہ اگر دریا کنارے جا لیں
 دیر سو جائیں گی تو میرے بھائی مدرسے میں انتظار میرے رنگے ایسے
 وہ بھیر کے بچے کو لاسے لگی اور اپنے بھائیوں کے بچے کو
 مدرسے کی طرف روانہ ہوئی
 وہ مدرسہ اس گانو سے آدھ کو اس کے فاصلہ پر تھا

دیہات کے بہت سے لڑکے اوس میں تعلیم پاتے تھے ایک
 عورت وہاں پر معلمہ مقرر تھی چونکہ وہ بہت منصف مزاج اور نیک
 لڑکوں کی بڑی قدر کرتی تھی اس باعث سے سب اوس کے حکم کو
 مانتے اور بہت اوس سے محبت رکھتے تھے سوسن نے بھی اوس سے
 تعلیم پائی اور اوس کی شاگرد و رشید بنی معلمہ موصوفہ نے اپنے
 شاگردوں کے لئے اوس سے قرب المثل قرار دیا تھا سوسن جب
 قریب مدرسے کے پہنچی سب لڑکوں کو آنے دیکھا اوس کے دونوں
 بھائی سوسن کو دیکھتے ہی کودتے اور چھلتے خوشی خوشی اوس کے
 پاس آئے اور چونکہ سوسن سب لڑکوں سے محبت رکھتی تھی اس باعث
 سب نے اگر اوس سے گھیر لیا اور غل مجا مجا کر ہر ایک اپنے کھیلوں کا
 بیان اس طرح پر کرنے لگا کہ لیک کی آواز دوسرے کی بات پر بلند
 ہو جاتی تھی اور سوسن اوس کے سمجھنے کی مہلت پناہی بھی کوئی
 تذکرہ اپنے لٹو کا کرتا تھا کوئی گولی کھیلے کا دم بھرتا تھا پتنگ بازی کا
 کوئی مشتاق تھا کتنا اوس کا کسی پر شاق تھا سوسن ہر چیز منع
 کرتی تھی کہ ٹھہر ٹھہر کے باتیں کرو تاکہ تلوگوں کے کلام سمجھ میں

اُنیں مگر لڑکے خوشی کے مارے کب مانتے تھے اس اثنا میں ایسی
 آواز باج کی جو کبھی اون لڑکوں نے سنی نہ تھی سبھوں کے
 کان میں اُنی معلوم ہوا کہ قریب کہیں باج بن رہا ہی سب کے سب
 ایدھر اودھر دیکھنے لگے ناگہاں سو سن نے دیکھا کہ کوئی شخص
 استی تو بے برس کا سن نہایت ضعیف ایک بڑے درخت کے
 نیچے بیٹھا بن بجا رہا ہی اوسنے لڑکوں سے کہا دیکھو وہ باج بن
 رہا ہی سب لڑکے اوس طرف چلے بن نواز لڑکوں کے قدم کی
 آواز سن کر دوسرا کوئی راگ دلچسپ کے بجانے کے لئے
 تھاٹھہ بولنے لگا اور سب لڑکے قریب جا کر گرواد کے حلقہ باندھ
 کر کھڑے ہوئے ایک لڑکے نے افسوس کر کے کہا دیکھو یہ بیچارہ
 تو بصیری دوسرے نے کہا سب کیڑے اسکے بہت پر اسے
 پھٹے ہیں اس سے معلوم ہوتا ہی کہ کوئی محتاج فقیر ہی کسی نے کہا یہ تو
 سو برس کا بڑا ضعیف ہی بال سب سفید ہو گئے ہیں نہایت نحیف
 کوئی بول اوستھا کہ یہ مافر معلوم ہوتا ہی بہت سے راستے
 طے کر ڈالے ہیں کیونکہ جو بے بالکل ٹوٹے اور پانوں میں چھالے ہیں

جب تک وہ بڑا ٹھٹھا تھے درست کرتا رہا سب آپ میں اس طرح کی باتیں
 کرتے تھے جب وہ بچانے لگا کسی کی زبان سے اس کی توفیق
 کے سوا اور کوئی بات نہ لکھی اور بین نواز لڑکوں کو خوش اور محفوظ
 کرنے کے لیے انواع اور اقسام طرح کے راگ بجاتا تھا سوسن کی آواز
 کہ نہایت درد نواز اور حلم آمیز تھی جب بین نواز کے کان میں
 پہنچی اس کی جانب متوجہ ہوا اور جس راگ کی اوسنی توفیق
 کی اس کو کورسہ کر دیا کرنا یا بعد اسکے کہنے لگا اگرچہ میں اندازاً
 تم لوگوں کے چہرے کو مطلقاً نہیں دیکھ سکتا ہوں مگر آواز ہی سے
 ہر ایک خصلت نیک اور بد کی بخوبی تمیز کر لیتا ہوں سوسن کا
 چھوٹا بھائی ولیم جو اسکے نزدیک کھڑا تھا متعجب ہو کر کہنے لگا کیا
 اس طرح دریافت کر سکتے ہو بھلا اگر معلوم کر لیتے ہو تو سوسن میری
 بہن کی اس وقت تھیں آواز سنی ہی تھا وہ اس کی خصلت کیسی ہی
 اوسے جواب دیا دیکھو میں بتا دیتا ہوں لیکن اس سے تم مجھ کو یاد کر
 اور ساحرہ سمجھنا تمھاری بہن سوسن بہت نیک خصلت اور
 نیک مزاج اور تم سے بہت محبت رکھتی ہیں ولیم خوش ہو کر کہنے لگا

واہ واہ تم نے خوب سچ بتایا درست اور صحیح بہت صحیح ہی اور سب کو
 اس بات پر متفق ہو کر خوش فرحانے لگے ولیم نے پھر کہا تم تو اندھے
 یہ سب باتیں تم نے کس طرح جانیں اوسکے بڑے بھائی جان نے
 ولیم کو منع کیا کہ تم اسکو اندھا کیوں کہتے ہو لکھو اب کہنا لازم اور مناسب
 نہیں ہی کہو کہ اس گفتگو سے اوسکے دل کو صدمہ پہنچتا ہی رہے ہے
 کہا اگرچہ میں اندھا ہوں پر بہرہ تو نہیں ہوں میں نے تمھاری بہن ہی
 یہ سب باتیں سنی ہیں کہ وہ نیک مزاج اور نیک خلقت ہی اور تم
 بہت محبت رکھتی ہی ولیم نے کہا یہ بات تو تمھاری غلط ہی تم نے یہ
 کلام میری بہن سے کبھی نہ سنا ہوگا اوسکی یہ عادت کبھی ہرگز
 نہیں ہی کہ اپنی تعریف آپ کرے اور اپنے منہ میاں مٹھو بنے
 تب اوس بڑھے نے کہا جب تم لوگ میرے پاس آتے تھے
 کیا میں نے سو سن کی زبان سے یہ بات لگو کہتے نہیں سنی تھی
 کہ مجھ کو ہر چند بہت جلد مکان پر جانے کی کال ضرورت ہی
 مگر خیر تمھاری خاطر سے ذرا ٹھہر جاؤ گئی کیا یہ بات اوسکی
 نیک خلقتی اور تمھاری محبت پر دلالت نہیں کرتی اور جب

اوسنے ایک راگ کی تعریف کی تھی تو تم نے کہا یہ اچھا نہیں ہے اس پر
وہ کچھ غصہ ہوئی بلکہ مجھے التجا کرنے لگی کہ جس راگ کو دیکھ پسند
کرتے ہیں اوسے کو پھر مہربانی کر کے بجائے کیا اس سے نیک مزاجی
اوسکی نہیں ثابت ہوئی

اس اثنا میں دواڑ کے چو جھاڑیوں میں خبریوں کے پتے
پکڑنے کے لئے اوٹے کھوتھے تلاش کر رہے تھے میں کی آواز
سنکر وہاں پر آموجود ہوئے ایک اونٹ سے کہنے لگا کیوں سب
بھیڑ لگائے ہوئے ہو کیا یہاں ہو رہی اور دوسرا بول اٹھا
کہ ایڑھے آوارے شامت کے مارے تو کون ہی اور کہاں ہے
ایسا ہی اوسنے جواب دیا ای صاحب غریب نوازیں مسافر انداز میں
ہوں لڑکے نے کہا اگر تجھ کو کچھ بجانے میں مشورہ تو کوئی راگ
جو باعث سرور ہو بجا اور اپنے ساتھی سے پوچھا کہ بتاؤ کس راگ
کی فرمائش کروں اوسنے ایک راگ کا نام بتا دیا ضعیف اگرچہ
اوسکی سخت کلامی سے دل میں ناخوش ہوا لیکن تو بھی
اوسکے کہنے کے مطابق اوس راگ کو بلکہ اوزر کی راگ بھی

اوسی قسم کے حکم کے مطابق بجائے اور سب لڑکے اوس لڑکے کو دیکھتے ہی خاموش ہوئے دل اونکے اوسکی صحبت سے بھٹ گئے سب کے سب اوس سے متنفر ہو بیٹ گئے

وہ لڑکا کبیس مختار کا بیٹا تھا اور چونکہ اوسکا باپ اوسکی تعلیم سے بالکل غافل تھا اس سبب سے وہ آوارہ بے حیثیت اسیرِ کچھرا کرتا اور کمزور غریب لڑکوں کو ستایا اور تکلیف پہنچایا کرتا تھا سب لڑکے اوس سے ڈرتے تھے دل سے نفرت کرتے تھے جبکہ وہ بڑھاپے میں بجاتے بجاتے تھک گیا تو ایک چھوٹا سا لڑکا جو اوسکے ساتھ رہتا اور بڑھاپے کا عصا تھا بین نواز کی جانب سے ہر ایک کی طرف ہاتھ پھیلا کر انعام مانگنے لگا سب لڑکوں نے خوشی سے ایک ایک آنہ دیا اور جب اوس لڑکے نے مختار کے بیٹے کی جانب ہاتھ پھیلا یا پہلے تو وہ کچھ مخاطب ہی ہوا کھوڑے عرصہ کے بعد جیب میں ہاتھ ڈال کر ایک اٹھنی نکالی اور کہا کہ جو تیرے پاس پیسے جمع ہوئے ہیں انہیں سے چار آنے مجھ کو دے اور یہ اٹھنی سے اوس لڑکے کے چار آنے اوسکو گن دیئے

اور اٹھنی لیکر اس کے حق میں دعا دی لیکن جب اسے بغور
 دیکھا معلوم ہوا کہ کھوٹی ہی ایک پیسے کی بھی مالیت نہیں گھبرا
 کہنے لگا اسی صاحب سلامت رہنے میں خوف کرتا ہوں شاید
 یہہ اٹھنی ناقص نہ ہو دے اسے متفر ہو کر جواب دیا کہ اچھی ہو
 یا نہ ہو لیکن مجھ کو بھی خوف ہی کہ شاید تجھے دوسری نہ ملے
 بلکہ اسکو بھی اپنے ہاتھ سے کھو دے اس لڑکے نے کہا کہ
 ایکوایا کرنا زیبا نہیں ہے اور ہاتھ بڑا کر کہا ملاحظہ فرمائیے صاف
 مانبا کھلا نظر آتا ہے کوئی شخص مجھ سے ایسے نہ لگا کیس مختار
 بیٹے عیار نے اسکا ہاتھ ہٹا کر کہا کہ یہہ مختار کام ہی جس طرح
 چاہو اسکو بازار میں چلا لو اگر ہوشیار ہو گے کام میں لاؤ گے
 ورنہ اپنی بیوقوفی سے پچھتاؤ گے اب تو تم مجھ سے بچے بچہ
 میں کیوں دایس لوں میں تو ہرگز نہ لوں گا
 سب لڑکے جو اس سے ڈرتے تھے ہر چیز چاہا کہ اپنے عقد کو
 ضبط کریں لیکن مجبور ہو کر اب میں اہستہ اہستہ کہنے لگے
 کہ بڑے ظلم کی بات ہی مختار کا لڑکا ظالم عقد ہو کر لڑکوں کی جا

دیکھ کر کہنے لگا کون کہہ رہا ہے بڑے ظلم کی بات ہے سب آپ کے
 در کے مارے خاموش ہو گئے اور سو سن کے دونوں چھوٹے
 بھائی بھی سو سن کا دامن بکڑ کر خوف زدہ کھڑے ہو رہے
 بیٹھے نے کہا تم میں سے کوئی ایسا شخص ہی کہ روپیہ
 پر کھ کے کیس کے بیٹھے نے ایک قصاب کے لڑکے کو کہ نہایت
 حقیر اور غریب تھا اس خیال سے کہ خوف کے مارے میرے
 خلاف وہ ہرگز نہ کیگا بنا کر کہنے لگا کہ یہ البتہ روپیہ پر کھہ سکتا ہے
 اگر چاہو اس کو دکھاؤ قصاب کے بیٹھے نے اٹھنی غور سے
 دیکھ کر کہا کہ میری عقل ناقص میں تو کھوٹی معلوم ہوتی ہے اور مار
 ڈر کے کہنے لگا سو سن بھی موجود ہی اوسے دکھائیجی وہ خوب
 روپیہ پر کھتی ہی بن نواز نے کہا میں سو سن ہی پر حصر کرتا ہوں
 اگر وہ اب بھی کہے تو اوس کے لینے میں مجھے کچھ عذر نہیں ہے
 سو سن دل سے چاہتی تھی کہ ایسے معاملہ میں دخل نہ دیوے
 مگر جب اوس پر حصر کیا گیا لاچار ہوئی اور اٹھنی دیکھ کر بلا
 تامل کہنے لگی کہ یہ تو صاف کھوٹی ہی سب لڑکے کے اتفاق

سوسن کی طرف داری کر کے کہنے لگے یہی بات حق ہی
 کیسے مختار کے لڑکے بد خصال نے کہ وہ بھی بارہرہ کی مانند
 سگ زردیر اور شغال تھا جب دیکھا کہ میری چالاکی اس وقت
 پیش نہ جائیگی مخوف ہو کر جیب سے دوسری اٹھنی نکال کر
 اور کہنے لگا خیر اسکو لو میرے پاس تو تمہوں سے بہت سی
 اٹھنیاں اور چونیاں موجود ہیں

بعد اسکے سب لڑکوں نے اپنے اپنے گھر کی راہ لی
 سوسن نے بھی اپنے دونوں بھائیوں کو ہمراہ لیکر مکان کی طرف
 چلنے کا ارادہ کیا بین نواز نے کہا ای سوسن اگر تم گانویں جاتی
 تو مہربانی کیجیے اور مجھے بھی اپنے ہمراہ لیجئے بدھے کے لڑکے نے
 بین کو کندھے پر دھر اور ولیم نے بین نواز کا ہاتھ پکڑ سب کے سب
 ایک ساتھ چلے اٹھا راہ میں ایک مال تھا اور اوس پرانے جانور
 کے آرام کے لیے ایک تختہ لکڑی کا رکھا ہوا تھا اور چونکہ وہ چورا
 کم تھا اس سبب جب وہ لوگ اس جگہ پہنچے احتیاطاً سوسن
 خود اندھے بین نواز کا ہاتھ تھام لیا اور مالہ پار ہو کر بین نواز کے

لڑکے سے کہنے لگی کہ مجھ کو بہت جلد مکان پر جانا ہی اسیلے میں سڑک
 چھوڑ کر کھیت کھیت جاتی ہوں تو اس بڈھے کو لیکر اس سیدھی سڑک
 چلا آجنا بچہ سو سن میں نواز کو راہ بتا کر خود اپنے بھائیوں کے
 ساتھ پکڑ پکڑیوں کی راہ اپنے مکان کی طرف روانہ ہوئی اور لڑکا
 میں نواز کو لیکر سڑک کی راہ چلا سو سن راہ میں اپنے بھائیوں سے
 کہنے لگی مجھے ڈر ہی آیا نہوزمیندار کی بہنیں مکان پر اگر میرے انتظار
 بیٹھی ہوں کیونکہ انہوں نے چھ بجے کا وعدہ کیا تھا اور اس وقت قدر کے
 سایہ سے معلوم ہوتا ہی کہ دن زیادہ ڈھل گیا

جب اپنے مکان پر پہنچی دیکھا کہ کئی عورتیں اس کے مرغیائے کو دیکھ
 رہی ہیں مس مومس سو سن کو دیکھتے ہی کہنے لگی آؤ سو سن
 کہاں تھیں معلوم ہوا کہ تمہنے ہم لوگوں کو بالکل بھولا دیا شاید میرا
 وعدہ کرنا تمہارے خیال سے جاتا رہا لیکن تم شرمندہ نہو کیونکہ
 کچھ برج نہیں ہوا ہی ہم لوگوں کو بھی آئے ہوئے تھوڑا ہی عرصہ
 گزرا ہی جب سے آئے میں تمہارے باغ کی آرائش مکان اور
 الاری وغیرہ کی زیبائش دیکھ رہے تھے کیا تم اکیلی ہی ان

سب چیزوں کو آراستہ اور درست رکھتی ہو سوسن جواب دینے
 پائی تھی کہ ولیم چھوٹا بھائی اوسکا کہنے لگا ماں میم صاحب سوسن
 ہی ان سب چیزوں کو صاف کیا کرتی ہیں اور ہر ایک کو اپنے موقع
 اور محل پر دھرتی ہیں نہایت محبت سے ہم لوگوں پر بڑی مہربانی
 فرماتی ہیں اور ہم دونوں بھائیوں کو بھی درس سے یہی جا کر لاتے
 ہیں بلکہ یہی باعث آج اوسکے دیر میں آنے کا ہوا ہے دوسرے بھائی
 جان نے کہا دیر ہونے کا اصل سبب یہ ہے کہ آج ہم لوگوں نے
 راستہ میں ایک بڑھ اندھے کو بین بجاتے دیکھا اور چاہا کہ تھوڑی
 دیر تک ٹھہر کر اوسکو سنیں جب یہ خواہش ہم لوگوں کی
 سوسن نے دیکھی خاطر سے وہاں پر وہ بھی ٹھہر گئی پس یہ
 خطا ہم لوگوں کی ہی سوسن بے قصور ہی انصاف اسکا متعلق حضور
 امید ہے کہ آپ اوس سے ناراض نہ ہو گئی زمیندار کی بہنیں سوسن کے
 بھائیوں کی محبت آمیز باتوں اور راجنی بہن کی طرف سے اوسکے
 جواب دینے میں بہت خوش ہوئیں اور دل میں کہنے لگیں دیکھو
 کیا عنایات خدا ہے کہ یہ خاندان کا خاندان اچھا ہے اور سوسن کا

ماٹھ پکڑ گانوں میں سیر کرنے لگیں جو کوئی سوسن کو دیکھتا تھا اڑکی
نبکی کے سب سے کچھ حد تک تامل بلکہ سب لوگ دل سے اس کے
ترقی خواہ تھے

مس سومرس ایک ہزار کی دوکان پر جو بڑے پُر تکلف اور
عمدہ کپڑوں سے بھری تھی جا کر اپنی چھوٹی بہن سے کہنے لگی کہ جو کپڑے
تم جانتی ہو یقین ہی کہ اس دوکان میں میں یہ بہر دوکان کے اندر گئی
اور طرح طرح کے کپڑے دیکھ کر خوش ہو سوسن سے کہا کہ تم خود اپنی
پوشاک کے لیے کوئی نفیس کپڑہ تجویز کر لو جو کم نیک خصلتی اور مجبھی
ہونے میں قرب المثل ہو اسلئے میں جانتی ہوں کہ تم کو انعام کے
طور پر کچھ دوں تاکہ آؤ لوگ بھی اس حال سے آگاہ ہو کر تمھارے
ایک طریقہ اور اچھے رویہ کو اختیار کریں دوکان دار کہ سوسن کی
دوست روز کا باپ تھا یہ بات سن کر ایسا خوش ہوا کہ گویا اڑکی
انعام پایا اور جلدی سے اچھے اچھے کپڑوں کے تنھان نکال کر
دکھلانے شروع کیے

سوسن کا دل چونکہ اپنے باپ کی حالت اور بھڑکے

بچہ کی حقیقت پر لگا ہوا تھا اس باعث بہت بے اتفاقی اور
 بے پروائی سے اون کپڑوں کو دیکھنے لگی مس سومرس نے
 ایک اشرفی سوسن کے ہاتھ میں دیکر کہا کہ تم اپنی پسند کے
 مطابق جب کپڑہ چاہو خرید کر لو سوسن اشرفی کو دیکھ کر دل میں
 خیال کرنے لگی کہ ایسی غریبی کی حالت میں اس قدر روپے صرف اپنے بڑے
 بیٹے اور آرائش میں صرف کرنا بڑی بیوقوفی اور محض فضول ہی اور
 عقل صواب اندیش کے نزدیک کب قابل قبول ہی اور قابل
 کر کے سوچنے لگی کہ کس طرح درخواست کیجے اور مس سومرس سے اس اشرفی
 ضروری کاموں میں صرف کر نیکی اجازت لیجے مس سومرس کو بشر سے
 سوسن کی تنائے دلی معلوم ہو گئی اور اپنی چھوٹی بہن کے کان میں
 جھک کر کہنے لگی کہ یہ سب کپڑے سوسن کی نگاہ میں نہیں ٹھہرتے
 دوکاندار نے کہا اے سوسن اگر تم ان کپڑوں میں سے کچھ پسند
 نہیں کرتیں تو ٹھہر جاؤ آج ہی کل میں اور کپڑے اچھے اچھے قسم کے
 بہت نفیس آنے والے ہیں انہیں سے کوئی پسند کر کے خرید کر لینا
 سوسن نے مسکرا کر اور شرمین ہو کر کہا نہیں یہ مجھ کپڑے تو

بہت بہتر اور میری حیثیت سے کہیں بُرے نہیں لیکن — آگے کے
 سوسن کچھ کہہ نہ سکی مس سومرس نے کہا اسے سوسن فقط لیکن
 کہہ کر چپ کیوں ہو رہیں جو کچھ ہوا اپنے دل کا حال بلا تامل کہہ دیں
 بھی سوسن کو بیان کرنے میں تامل ہوا تب وہ کہنے لگی خیر اگر نکو
 تامل ہی تو میں بھی اوسکے اظہار میں کچھ اصرار نہیں کرتی ابھی تک
 نکو ہم لوگوں کے مزاج سے بخوبی واقفیت نہیں ہے جبکہ پہچان
 جاؤ گی تو اس قدر خوف کمزوری اور اپنے دل کا حال مجھ سے چھپاؤ
 خیر اب تم اشرفی کو اپنے پاس رکھو حسب طرح پہچا ہو اوسے خراج
 جو حالات کہ ہم لوگوں نے تمہارے سے اور دیکھے ہیں اوس سے
 یقین ہے کہ اس اشرفی کو کوئی اچھے ہی کام میں صرف کر دگی دوکاندار
 کہا غالب ہے کہ جو بات میں نے اپنے دل میں سوچی ہے وہی سوسن کریگی
 مس سومرس نے کہا خیر جس کام میں چاہیں صرف کریں او نکو اختیار
 اب سوسن کو زیادہ تکلیف دینا نچائیے اور سلام کر کے کہنے لگی کہ
 اے سوسن اس وقت گھر جاؤ پہلوگ بھی اب اپنے مکان پر
 جائینگے پھر آؤر کبھی تمہارے یہاں آئینگے سوسن نہایت احسان مند

رخصت ہوا اپنے گھر آئی مس سومر سوسن کے لشرے سے
 یہ پانگنی کہ وہ اسوقت شرمانی حجاب میں آگئی اس باعث سے حقیقت
 حال کو چھپا گئی دوکاندار اپنے کپڑے اوٹھا کر رکھنے لگا مس سومر نے
 اوس سے کہا کہ آپکو ہم لوگوں کے باعث سے بہت تکلیف ہوئی اور
 چونکہ کوئی کپڑہ سوسن نے خرید نہیں کیا تو مناسب ہے کہ میں خود کچھ کپڑے
 تمہاری دوکان سے خرید کروں چنانچہ اوسنے ایک بہت قیمتی نفیس گون
 کا تھان مول لیا اسی درمیان میں مس سومر نے سوسن اور اوس
 خاندان کا بالکل حال دوکاندار سے دریافت کرنا شروع کیا اور اوسنے
 نہایت خوشی کے ساتھ جسقدر زبان نے یاری دی سب کہ سنایا
 اور کہنے لگا تھوڑا ہی عرصہ ہوا کہ میں نے روز اپنی لڑکی کی زبانی
 یہ بات سنی تھی کہ سوسن بیمار کے میلہ کی شانہ اوی ہونے کو
 تھی اور اس گالو میں سب لوگوں کے نزدیک یہ امر کمال موجب
 افتخار کا ہی لیکن چونکہ اوسکی ما بیمار تھی اور وہ تمام رات اوسکی
 بیمار داری میں بیدار تھی اس سبب باوجودیکہ صبح کو سب لڑکے
 اوسکے سر پہ تاج شاہی باصرار تمام رکھتے تھے اوسنے خود نہ پہنا

بلکہ ہماری لڑکی روز کے سر پر اپنے ماتھوں سے رکھ دیا اور سچ ہی
 روز کو سوئسن سے ایسی محبت ہو گویا اون دونوں میں حقیقی بہنو کی سی
 قرابت ہو اور یہ میں جس قدر سوئسن کا حال بیان کرتا ہوں اس کو آپ
 اوسکی طرف داری کے سبب سے بچائیں گا بلکہ میری ان سب باتوں کو
 سچ سمجھ کر یقین پائیں گے کیونکہ اوس سے میں کسی طرح کی قرابت نہیں رکھتا
 صرف اوسکی نیکی کے باعث سے بہر صورت اوسکی بہتری چاہتا ہوں
 اور یہ بات کچھ مجھے معروف نہیں ہے بلکہ جو لوگ جانتے ہیں سی سی
 طرح پر اوس کو مانتے ہیں اگرچہ اوسکی تعریف طبیعت کو مسرور کرتی ہے
 بچ کو دل سے دور کرتی ہے لیکن جس طرح چاہئے بیان نہیں ہو سکتی
 اور اوسکی توضیح میں زبان مقصور کرتی ہے بعد اسکے دوکاندار
 کہنے لگا کہ یہ نہان جو آپ نے خرید کیا ہے اگر فرمائیے تو کسی آدمی کے
 ماتھے آپ کے دو تھانہ پر بھجوا دوں مس سوئسن نے کہا بہت بہتر اگر
 بھجوا دے گا عین مہربانی کیجیگا اور آئندہ جب کبھی اچھے کپڑے
 آپکی دوکان میں آئیں تو ازراہ عنایت کے آپ مجھے بھی مطلع فرمائیں
 اور مسکر کر کہنے لگی کہ یقیناً مجھے تم اپنے حال پر متوجہ جانتا اور ایک

خزیدار راست باز ماننا

تھوڑی باتیں ایسی ہیں جو نیکنامی اور لوگوں کے مسرت کی وجہ
 اور بادی راہ نیک کی موتی ہیں اور بعض باتیں ایسی ہیں جو سب
 نزاع اور تکرار اور باعث ذلت و خواری ہو کر غرور اور ابر و کھوتی ہیں
 کس مختار اون باتوں کا جو خرابی کی باعث ہیں عامل تھامس سو مگر
 ایسی باتوں میں مشغول تھی کہ جسمیں سبکو نفع حاصل تھا
 جب سوکسن نے اشرفی پانی اوسکو بھی اون چھ روپیوں
 میں جو بہار کے مید کے روز ملے تھے ملا دیا اور سوچنے لگی کہ اونیش
 بیش روپے روٹیوں کی قیمت کے بھی ہوئے ہونگے اور چونکہ ایک
 ہفتہ کی مہلت بھی مطابق وعدہ کس مختار کے میرے باپ کو مل جائیگی
 تو امید قوی ہے کہ اس اثنا میں اگر خدا جیسا بقیہ روپیوں کے ملنے
 کی بھی کوئی صورت نکل آئیگی زندگی ہی تو خدا اپنے فضل اور کرم
 وہ بھی دن دکھلا بیگا کہ میرا باپ اپنے عوفی کو روپہ دیکر فوج میں
 جانے کی آفت سے نجات پائیگا اور میری ما کو کستہ مسرت ہوگی
 اگر یہ امر اہم انجام ہو جائیگا کہ چونکہ صبح کو جو ایک ہفتہ کی مہلت کی

خبر سنی ہی اسی وقت سے اس کو افاتہ ہی جبکہ فوج میں جانے سے
 یکبارگی بہت حاصل ہو جائیگی یقین ہی کہ بالکل بیماری اوسکی
 کھو جائیگی مگر افسوس ہی کہ میری ما کو ابھی تک بھیر کے بچے کا مال
 معلوم نہیں سوسن کو بھیر کے بچے سے کال محبت تھی اور اب کہ
 وہ ہمیشہ کے لئے جدا ہوتا تھا اسلئے سوسن اس کے دیکھنے کے
 واسطے تنہا دریا کنارے جہاں چر رہا تھا چلی اوس کے
 بھائیوں نے جب جاتے دیکھا اوسے بھی ہمراہ ہو لئے ولیم چھوٹے
 بھائی نے سوسن سے پوچھا کہ مس سومرس تکو کس غرض سے
 ساتھ لے گئی تھیں مگر جبکہ اوسکی آنکھوں سے آنسو نپکتے دیکھا
 خاموش رہ گیا جب دریا کے کنارے پہنچے وہاں پر قصاب او
 کس مختار ملے ولیم اوں دونوں شخصوں کو دیکھ کر پوچھا کہ یہ
 کون ہیں اور میرے بھیر کے بچے کو کس لئے گرفتار کیا ہی سوسن
 بیچاری غم کی ماری چپ ہو کر کنارے پر دریا کے بیٹھ گئی مگر
 اوس کے دونوں چھوٹے بھائی دوڑ کر قصاب کے پاس گئے
 اور پوچھنے لگے کہ تم میرے بھیر کے بچے کو کچھ فر تو نہ پہنچاؤ

قصاب نے تو کچھ جواب نہ دیا مگر کیس مختار نے کہا کہ اب یہ بچا تمہارا
 نہیں ہے میری دونوں لڑکے گھبرا کر کہنے لگے کیا یہ تمہارا ہی اور تم اسے
 ذبح کیا چاہتے ہو مختار نے کہا یہ کیا تمہارا کلام ہے سچ کرنا تو قصابوں کا
 کام ہی نہیں ہے وہی دسے لڑکے زار زار رونے لگے اور قصاب کا ہاتھ
 بچے کے گلے سے ہٹا کر اس کو لپٹ گئے بچا آواز دینے لگا ولیم نے کہا
 افسوس ہی تھوڑی دیر میں اب نہ بول سکیگا یہ کہہ کر پھر رونے لگا
 قصاب نے باوجود قسی القلب ہونے کے لڑکوں کے رونے پر
 اس قدر رحم کھایا کہ بے اختیار اس کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے لیکن
 کیس مختار کو کہ سنگدلی میں قصابوں کا بھی پیرو مرشد تھا
 کچھ بھی اون بیچاروں پر ترس آیا بے تامل بچے کے کان پر
 کھینچ لیا اور اونکو نیچے کے لیے بہت سا ترسایا اور قصاب
 کہا میں بھیڑ کے نیچے کو تمہیں حوالہ کرتا ہوں جس قدر ممکن ہو جلد ذبح
 کر ڈالو یہ کہہ کر مختار نابالغ لڑکے گھر کا رستہ لیا اور ان بیچاروں
 کی لاچاری اور آہ وزاری پر کچھ بھی لحاظ نہ کیا جب کیس نظر
 غائب ہوا سو سن اونٹنی اور تھوڑی گھاس لیکر موافق ہو

دستور کے ہاتھوں پہنچے کو کھلا نے لگی دل میں تاسف کرتی تھی کہ یہ آخر وقت گھاس کھلا نے کا ہی جب کھلا چکی نا اُمیدی سے اپنے بھائیوں کو کہا گھر چلو اب قسمت بُری ہی کوئی دم میں بچے کا گلا ہی اور چھری ہی اگر اوسکی تقدیر میں یہی لکھا ہے تو پھر اس میں چارہ کیا ہی قصاب نے رحم کھا کر کہا اگر چاہو ذرہ اور ٹھہراؤ جب تک تم نکلو گی بچے کو یہاں سے نہ بچاؤ لگا سوسن نے اوسکا شکر ادا کیا لیکن چونکہ اوس جگہ ٹھہرنا رنج کا دونا کرنا تھا اس باعث سے زیادہ وہاں پر ٹھہرنے کی تاب نہ لائی اور رنجیدہ خاطر ہو اپنے گھر پھر آئی اور دونوں بھائی سوسن کے کہنے لگے کہ پھر ہر نی فرمایہ ذرہ اور ٹھہر جائے اگر اجازت ہو تو تھوڑی گھاس مہلوگ اور کھلائیں بعد اسکے آپکو اختیار ہے جہاں چاہیں لیجائیں

الغرض جب قصاب اوسکو اپنے گھر کی طرف لے چلا سوسن کے بھائی بھی اوسکے ساتھ ہوئے دیہات کے سب لڑکے جو بچے کو دیکھتے وہ بھی ہمراہ ہو لیتے اون لڑکوں میں قصاب کا بھی بیٹا جو سوسن کے باعث کیس مختار کے

بیٹے کے ماتھے کی مار کھانے سے بچ گیا تھا موجود تھا اوسنے
 اپنے باپ سے سو سن کے بھیت کے بچے کی رائی کے لیے درخواست
 کی اوسکے باپ نے کہا کہ میں بھی اسوقت اسی سوچ میں ہوں میری
 دولت میں تو پالے ہوئے بھیت کے بچے کا فوج کرنا گناہ ہی اور اگر
 گناہ نہ ہو تو بھی میں نے کبھی ایسا نہیں کیا ہی اور نہ اب کرنے کا ارادہ
 اس اور کا اظہار کیس مختار سے کرو لگا مگر افسوس کہ نہایت سنگدل
 امید نہیں ہے کہ وہ نامعقول یہ عذر میرا قبول کرے بہر حال ایک تدبیر
 مجھے سوچنی ہی یقین ہے کہ کام آئے اور اوسکے ذریعہ سے مطلب برآی
 ہو جائے اگرچہ اوسکے کرنے میں سراسر میرا ہی نقصان ہی لیکن اس
 وقت میں گوارا کرنا نقصان کا بھی آسان ہی جاتا ہوں کہ ابھی
 کسی کو اس تدبیر سے خبر نہ ہو کیونکہ شبہ ہی شاید وہ کارگر نہ ہو اور
 لڑکوں سے کہنے لگا کہ اب تلگو اپنے اپنے گھر جاؤ میرے دروازے پر
 عبت بھیت نہ لگاؤ اور اپنے بیٹے سے کہ نام اوسکا نہری تھا کہا اچھی رہا
 اس بھیت کے بچے کو اور سب بھیتوں کے ساتھ باندھ رکھو صبح جو کچھ
 پیش آئیگا دیکھ لیا جائیگا سب لڑکوں نے اس ماجرا پہ بہت ہنسی کی

اور اپنے اپنے گھر کا رستہ لیا پھر قصاب نے مختار سے جا کر کہا کہ آپ کو
تو سر آرتھر زمیندار کے واسطے صرف فرہ حلوان کا گوشت درکار ہی
بلکہ اسی باعث سے سو سن کے بھٹیڑ کے بچے کو ذبح کر نیکے لئے میرے
حوالہ کیا ہی پس جبکہ میرے ہی پاس ایک حلوان اس طرح کا
بلکہ اوس سے بھی زیادہ فرہ اور معقول ہی تو اس صورت میں اوس
بچے کے ذبح کرنے سے کیا فائدہ اور کیا حصول بلکہ منحصر فضول ہی
ایک بھٹیڑ کا بچہ بہت عمدہ اور فرہ عوض میں مجھ سے لیجئے اور سو سن کا
بھٹیڑ کا بچہ مہربانی کر کے مجھے عنایت کیجئے مختار نے کہا اگر تمہارا حلوان
اوس سے اچھا ہی تو کچھ تمہاری درخواست کی منظوری میں مضائقہ
کیا ہی الغرض باوجود اس کہنے کے بھی قصاب سے مختار نے
جب کچھ تذر بھی سنا لی تب بڑی منت اور سماجت سے اوسکی
یہ عرض قبول کی

سو سن نے اپنے بھائیوں سے جب یہ حال سنا کہ آج
کے روز میرے بھٹیڑ کے بچے کو قصاب نے ذبح نہیں کیا بلکہ اپنے
مکان پر رکھ لیا خوش ہوئی اور اپنے دل کو تسلی دینے لگی

سو سن رات کے کھانے کا تہیہ کرنے لگی اور ولیم چھوٹا بھائی
 اوسکا اپنے باپ کے انتظار میں دروازہ پر کھڑا تھا اس اثنا میں
 بڑھاپین نواز بھی اپنے لڑکے کے ساتھ آپہنچا ولیم اوسکو دیکھ کر
 کہنے لگا کہ اِسکو تو میں پہچانتا ہوں بلکہ اچھی طرح سے جانتا ہوں جب میں
 مدرسہ سے اپنی بہن کے ساتھ آتا تھا تو یہی شخص راستے میں بیٹھا
 بین بجاتا تھا بین نواز نے کہا کہ ہاں میں وہی شخص ہوں اگرچہ
 میں تلوگوں کا نام بلکہ مکان کا بھی نشان نہیں جانتا تھا لیکن پوچھتا
 پوچھتا یہاں تک آیا ہوں جس تلوگوں کے اوصاف بیان کر کے پتا
 پوچھتا تھا وہ فوراً دریافت کر لیتا اور تلوگوں کے مکان کا پتا بتا دیتا
 تھا سو سن بھی اوسکی آواز سن کر باہر نکل آئی اور اوس سے باتیں
 کرنے لگی بین نواز نے کہا کہ میں مسافر بیچارہ عورتیں آوارہ ناچار اور
 مجبور بہت دور سے آتا ہوں اپنا کوئی یا رہی نہ مددگار ہی آج کی رات
 یہ کرنے کے لئے صرف تھوڑی سی جگہ درکار ہے اگر مہربانی
 کیجئے اور رات بھر رہنے کے لئے کوئی جگہ دیجئے تو عین مسافر پروری
 ہوگی سو سن نے کہا کہ پہلے میں اپنی ماسے پوچھ لوں پھر اس بات

نمک و جواب دوں یہہ کہہ کر اپنی ماپاس گئی اور پھر باہر آکر مین نواز سے
 کہنے لگی مکان حاضر ہی بشرط پند کے ٹھہر جائیے آرام فرمائیے وہ دعا
 دیکر کہنے لگا کہ میں اسوقت کیس مختار کے مکان پر گیا اور بار بار برہ اوکی
 لڑکی سے رات بھر کے لئے تھوڑی سی جگہ چاہی لیکن اوسنے انکار
 کیا آخر کو لاچار ہو کر وہاں تک آیا ہوں یہہ کہا اور مکان کے اندر جا کر
 ٹھہر لڑکوں سے کہنے لگا کہ میں مین بجاؤ لگا تلوگوں کو گت سناؤ لگا
 اس اثنا میں پرائیس افسردہ خاطر سا گھر پر آیا اوسکے آتے ہی
 سو سن بہت خوش ہو کر کہنے لگی کہ اچو کچھ خوش خبری سنائی ہے
 آپ نے ایک ہفتہ کی مہلت پائی ہے اور جب قدر روپے اوسنے جمع کیے تھے
 دیکر کہا کہ اگر خدا چاہے تو شاید ان روپیوں سے اور روٹی کی قیمت اور
 ایک ہفتہ کی آمدنی سے عوضی مقرر کر نیکی سبیل ہو جائے یہہ کہہ کر خوشی
 مارے اپنے باپ کے گلے سے لپٹ گئی پرائیس کثرت مسرت کے باعث
 کچھ جواب نہ دے سکا اور سو سن کی یہہ سب باتیں اوسکو خواب و خیال کی
 معلوم دیں لیکن مکرر اوس سے دریافت کرنے اور اپنی بی بی اور
 لڑکوں کو خوش اور خورم پانے سے سب شبہ جاتا رہا

جب دسترخوان بچھایا گیا اور ماحضر حاضر لایا گیا بہت خوشی کے
 ساتھ بڑھے بن نواز کو بھی بلا کر کھانے میں شریک کیا جب کھانا سب
 کھا چکے پرائیس نے روپیوں کی تھیلی جو سوسن نے اوسکو دی تھی کھول
 اوسیں چھ روپیہ اور ایک اشرفی دیکھ کر بہت متعجب ہوا اور سوسن سے
 پوچھنے لگا کہ یہ خزانہ تم نے کس طرح پایا اوسنے جواب دیا ایا مزاری کے
 ساتھ اسکو میں نے حاصل کیا ہی سوسنہ اوسکی مانگنے لگی کہ اس بات پر
 تو مجھے پہلے ہی سے یقین تھا لیکن یہ تو کہو کہ تم نے کیونکر پایا کیا تم نے
 اپنی لپکائی ہوئی روٹیاں بچکر جمع کیا ہی پرائیس نے کہا نہیں روٹیوں
 کی قیمت تو میرے پاس موجود ہی اور پندرہ روپے اپنی جیب سے نکال
 کہنے لگا زمیندار کی سرکار سے ابھی پانچ روپے روٹیوں کی قیمت کے
 اقرار پائے ہیں حقیقت میں سوسن تو میرے خاندان کی موجب
 افتخار ہی اور بن نواز سے کہنے لگا کہ ہر چند اپنے فرزندوں کی تعریف
 غروں کے سامنے کرنی خلاف دستور ہی مگر سچ ہمیشہ کہا جاتا ہی اور
 اطہار میں امر حق کے بندہ مجبور ہی اوسکی خوبی بے اختیار مجھ سے تعریف
 کراتی ہی ہر چند زبان کو روکتا ہوں مگر اوسکی توصیف ہی منہ سے نکلی جاتی ہی

پھر سو سن سے پوچھنے لگا تاؤ تو کس طرح یہ دولت تکوینی اور
 کس وجہ سے تم کہتی ہو کل کے روز میں فوج میں نہ جاؤ لگا بلکہ ایک
 اور گھر پر رہنے پاؤ لگا جو کچھ ہو سو سن پیاری سب کہدوان خوشخبریوں
 سننے سے میں اپنے جامہ میں پھولوں نہیں سماتا ہر چند سو سن کا
 یہہ ارادہ نہ تھا کہ اپنی مرغی اور بھینر کی سب واردات اور مس سہو رس
 کی غایات بیان کرے کیونکہ بعض باتوں کے اظہار میں اپنے منہ
 میاں مٹھو بننا پڑتا تھا اور بعض ماجراے گزشتہ کا بیان لوگ سنان
 کی طرح دل میں گڑتا تھا لیکن اپنے باپ کے اصرار سے مجبور ہو کر
 مختصر سا بیان کرنے لگی جب بھینر کا ذکر آگیا سامان رنج کا اوس کے
 چہرے پر چھا گیا نہایت دردمند ہوئی زبان اوسکی بند ہوئی اوس کے
 غمگین ہونے سے سب کے سب رنجیدہ ہوئے نہایت کبیدہ ہوئے
 بن نواز نے جب یہ سامان رنج کا دیکھا اوس کے دور کرنے کے
 لئے بین بجانا شروع کیا

اوس دیہات کی اطراف میں چار پانچ کوس کے فاصلہ
 مقام ٹنور بری میں ایک حلب عظیم مقرر ہو کر اس بات کا اشتہار

دیا گیا تھا کہ جو کوئی شخص اوس جلسہ میں آئیگا اور سب سے اچھا
 میں بجائیگا اس اشرفیاں انعام پائیگا ایسے یہ بین نواز بھی اوس
 جلسے میں جانے اور وہاں پر بین بجانے کے لئے فاصلہ دور دراز سے
 اگر اس روز اتفاقاً وہاں پر مشب باش ہو گیا تھا

اس جلسے کی خبر بار بار تک بھی اوسکی خادمہ کے ذریعہ سے
 پہنچ چکی تھی اور وہ دل سے اس بات کی تمنا رکھتی تھی کہ کسی سبیل
 وہاں تک میری بھی رسائی ہو لیکن کوئی تدبیر اوس پر توفیر کو چھٹی
 نہ تھی جو کہ کب سے مختار قصاب سے سوسن کی بھٹیڑ کے معاملہ
 میں گفتگو کر رہا تھا یکایک سر آر تھو زمیندار کا آدمی دعوت کا خط اوس
 اور بار بارہ کے نام لیکر آیا بار بارہ خط دیکھ کر نہایت خوش ہوئی اور
 اپنی خادمہ سے کہنے لگی کہ میرے باپ اور میرے لیے کل کے واسطے
 زمیندار نے دعوت کا خط بھیجا ہے کیا عجیب ہی کہ مس سوسن
 جب مجھے خوش وضع اور خوش پوشاک دیکھیں تو اپنے ہمراہ
 مجھے بھی اوس جلسے میں لے چلیں

خادمہ جس حالت میں بس سوسن سوسن کے

مکان پر گئیں اور اوس کے ساتھ تمام بازار میں پھریں تو کیا آپکی سنی بھی
خاطر نکرنگی

باپ پرہ تو صبحی جاکر نبراز کو مہ اچھے اچھے قیمتی کپڑوں کے اپنے ساتھ
والا لانا کہ میں اپنے باپ سے کہہ کر اپنے لئے کوئی نفیس کپڑہ خرید
کر دوں گی اور اوسے کو پہنکر زمیندار کے مکان پر چلوں گی اس کام کو ضرور کرنا
کیونکہ میں اگر اچھی پوشاک پہنکر نچاؤں گی تو زمیندار کی بہنیں مجھے ذلیل اور
حقیر جانیں گی اور میں نے اپنے باپ سے یہ بات بھی
سنی ہے کہ جب کسی امیر کے پاس جائے تو لازم ہے کہ اوسکو کچھ
نذر بھی دکھلائے اور مس سومرس کی خادمہ بھی مجھے کہتی تھی
کہ وہ لوگوں کی نذر بہت خوش ہو کر قبول کیا کرتی ہیں اسلئے تو عالی اہل
سوسن والی مرغی کہ ذات کی بہت اچھی ہے لیجا کر میری طرف سے
اوسکو نذر دینا اور دل میں خیال کرنے لگی کہ بیشک مس سومرس
نذر پانے اور نفیس پوشاک دیکھنے سے میری بڑی خاطر نگرنگی
جب صبح ہوئی باربرہ زیورات مکلف اور لباس پر تکلف سے
اپنے تین آراستہ کر کے بڑی سچ و سچ سے اپنے باپ کے ساتھ

زمیندار کے مکان پر گئی پہلے یہہ سمجھی تھی کہ مس سومرں اور لواحق
 اوسکے اچھی اچھی پوشاکیں پہنے بڑی طیاری سے ہونگے لیکن وہاں
 پہنچکر اپنے قیاس فاسد کو غلط پایا یعنی سوائے کتاب وغیرہ اور
 پڑھنے لکھنے کے چرچے کے اور کچھ نظر نہ آیا اور چونکہ وہ سب
 باربرہ کو مایوس نہ دکھائی دیں بلکہ تذکرہ باغ کی آرائش اور پھولوں
 کی نمائش کا جس سے بہت شوق رکھتی تھیں اوس سے کرے لگیں اسلئے
 وہ زعم بد سے سمجھی کہ یہ لوگ اپنی ثروت پر نازان ہیں اور ہر طرح
 میری دولت کی خواندان ہیں اور غرور کی راہ سے جن باتوں سے کچھ
 بھی اوسکو واقفیت نہ تھی اوسکے علم کا دم بھرنے لگی دخل در معقولہ
 بیجا کرنے لگی یہاں تک کہ ساری لن ترانی اوسکی کھو گئی باتوں ہی
 میں اوسکی بیوقوفی سب پر ظاہر ہو گئی سچ ہی جب تک کوئی
 کچھ بات نہیں کہتا ہی سب عیب و نہر اوسکا چھپا رہا ہی

نصیحت

ہر شخص کو چاہئے کہ جس امر میں دخل نہ رکھتا ہو ہرگز اوس میں

عجبت اپنی لیاقت صرف نہ کر کے کیونکہ عدم واقفیت کے اظہار سے
اومی صرف شہسار ہوتا ہی مگر نجا کر اوس کے جانتے کا دعویٰ کرنے میں

بہت ذلیل اور خوار ہوتا ہی

باربرہ کی گفتگو باوجود کم سنی کے وہ بات تھی چھوٹا منہ بڑی
بات تھی آخر کو اوس کی شیخوں سے سب عورتیں نہایت حیران
اور تنگ ہوئیں اور سب کی سب برخاستہ خاطر ہو فردا فردا اپنے
اوشکر باہر چلی گئیں مس مس و مس بھی اپنی عادت کے موافق
کھانے سے پہلے کپڑہ بدلنے کے لیے گئی اور باربرہ کی دل لگی کے
واسطے تصویر کی ایک کتاب اوس کے دیکھنے کے لیے چھوڑ گئی
چونکہ باربرہ کا دل بالکل جلمہ کے خیال میں لگا تھا اس باعث اوس
کتاب کے دیکھنے سے کچھ بھی دل اوس کا نہ پہنچا

نصیحت

جو لوگ کسی شے کے حاصل ہونے کی امید پر تکیہ کر کے اوس کی کا
خیال پنچول میں رکھتے ہیں وہ اون چیزوں سے جو بالفعل اون کو حاصل

میں کچھ سی فائدہ اور لطف نہیں اٹھاسے باربرہ جب مس سومر
 سے باتیں کر رہی تھی دل میں یہ بھی سوچتی تھی کہ کس سبب سے
 مس سومر نے کچھ ذکر میری مرغی کا جو میں نے نذر دی ہی نہیں کیا
 اور حال اسکا یہ تھا کہ بیٹی خادمہ باربرہ کی صبح کو اس مرغی کا
 لانا ہی بھول گئی تھی جب مس سومر دوسرے مکان میں کمرہ
 بدلنے گئی بیٹی باربرہ کی خادمہ نے اس وقت مرغی لاکر مس سومر
 کی خادمہ کو دی اور اس نے لیجا کر مس سومر کے حضور میں باربرہ
 کی جانب سے اس طرح پر گزرائی جس سے مس سومر کو یہ بات
 معلوم ہوئی کہ اس نذر میں کوئی امرایا ہی جو خادمہ کے مزاج کی
 موجب ناخوشی کا ہی اور چونکہ خادمہ صاف طبیعت اور صاف گوشتی
 اسلئے مس سومر اس خیال سے خاموش ہو رہی کہ وہ خود
 اپنی ناراضی کی وجہ بیان کر دیگی اور فی الحقیقت یہ تصور اسکا
 باطل نہ تھا کیونکہ خادمہ اس کے قریب آکر کہنے لگی کہ آپ خوب جانتی
 ہیں جب تک میں کسی امر کو بہ تحقیق نہیں جانتی ہرگز اسکو زبان
 پر نہیں لاتے ہر چند میں اس مرغی کی نسبت یقینی کوئی بات نہیں کہتی

پر جو کچھ میرے دل میں گذرتا ہی اوس کے بیان میں ہرگز قاصر نہیں ہتی
 یعنی میں نے قبل اسکے سو سن کو ایک مرغی دی تھی اور جب میں
 بغور دیکھتی ہوں تو یہ وہی مرغی معلوم ہوتی ہے مجھے خوب یقین ہے
 کہ سو سن نے قتی المقدور اسکو اپنے سے خوشی کے ساتھ
 جدا کیا ہوگا معلوم نہیں کیا سبب ہوا اگر فرمائیے فلپ اپنے بیٹے سے
 کہ وہ بیشک جانتا ہوگا اچھی طرح تحقیق کر کے اوس کے حقیقت حال سے
 آپکو اطلاع دوں مس سو مس نے کہا میری دانست میں تو یہ
 سہل ہے کہ باربرہ سے تحقیق کر لیا جائے کیا اگر اوس سے
 استفسار ہوگا تو وہ حقیقت واقعی کو بیان نہ کرے گی چونکہ خادم
 جانتی تھی کہ باربرہ کبھی سچ نہ کہے گی اسلئے اتہستہ دلی زبان سے
 کہنے لگی کہ خیر چاہئے اوس سے پوچھ دیکھئے
 اس اثنا میں دسترخوان بچھا اور سب کے سب کھانے میں مشغول
 ہوئے کیس مختار نے موقع پا کر اشارہ کیا اپنے بھیر کے بچے کے نذر دینے
 ارادہ کو ظاہر کیا سرار تھرنے اوس کے مطلب کو سمجھ کر شکر کیا اور
 کہنے لگا میرا یہ قاعدہ نہیں ہے کہ اپنے ہمسائے اور رعیتوں سے

کچھ نذر لوں کیونکہ اگر میں کوئی مالدار رعیت کی نذر قبول کروں گا تو
 غریب رعیت جنکو وسعت نذر دینے کی نہیں ہے اپنے دل میں رنجیدہ
 ہونگے حال آنکہ تابع داری میں دے کچھ اونے کم نہیں ہیں
 جب سب کوئی کھانا کھا چکے تھے سو مرس اور اوسکی بہن
 باربرہ کو ساتھ لیکر صحن خانہ میں ٹہلنے لگیں باتوں بات میں باجے کا
 نوکر آگیا باربرہ کہ بہت چالاک اور اپنے باپ کی طرح موقع شناس
 تھی تذکرہ جلسے کا جو عنقریب مقام شوزبری میں ہونیوالا تھا
 کر کے اس غرض سے کہ وہ اوسکو بھی ہمراہ اپنے لیجاویں
 کہنے لگی کہ ہر چند ایک امیر زادی اوس مقام کی رہنیوالی نے
 جو میرے باپ کے ملاقاتیوں سے ہے مجھ سے خود وعدہ کیا
 کیا تھا کہ میں اگر تھو جبہ دکھانے کے لئے لیجاؤں گی لیکن میرے
 باپ نے باوصف اسے کہ سواری بھی اوسکے پاس موجود تھی
 بسبب بُد مسافت کے منع کیا یہہ کہا اور تیس سو مرس کا منہ
 تنکے لگی چونکہ وہ اوسوقت اوڑ باتوں میں مشغول تھی اس باعث
 کچھ متوجہ نہ ہوئی تھوڑی دیر کے بعد مرس سو مرس کہنے لگی کہ تنے

جو مرغی پھچی ہی چلو اوسکو دیکھیں باربرہ اس بات کو اپنی
مطلب برآری کا ذریعہ سمجھ کر دل میں خوش ہوئی اور اوسکے
ساتھ مرغی دکھانے چلی مس سومرس نے اوسے دیکھ کر بہت
تعریف کی باربرہ اس امر سے آوز بھی زیادہ خوش ہوئی مگر آخر
خوشی اوسکی بہت جلد زائل ہو گئی یعنی اسی اثنا میں قلب کوئی
چیز لینے کے لئے وہاں پر گیا اور اوس مرغی کو دیکھتے ہی بلا
تامل کہنے لگا کہ یہ مرغی تو سوسن کی ہی باربرہ اس بات سے
مارے غصہ کے گرگٹ کی طرح رنگ بدل کر کہنے لگی کہ سوسن
کی نہیں میری ہی اور میں نے مس سومرس کے نذر کی ہی قلب
باربرہ کے کلام کو سن کر غصہ سے جل بھنکر پتیاب کھانے لگا
مس سومرس اے قلب تم کیوں بہت غصہ ہوتے ہو اپنے
ہوش اور حواس کھو تے ہو اس قدر پتیاب ہونا بیفائدہ ہے کہو تو بلا کر گیا
قلب اگر آپ فرمائیے تو بالکل حالات بلا کم و کاست
اول سے آخر تک گذارش کروں ہنوز اجازت بیان کر نیکی
نہ پائی تھی کہ باربرہ کے پیچھے میں مرغی کا آجانا اور اوسکے اڑ جانے

سے سوسن کا بچھتا نا اور روز کو مرغی کے لانے کے لئے سب
 لڑکوں کا مقرر کرنا اور باربرہ کا انکار اوسکے دینے سے کرپکے
 تہمت وقت پر تاوان نہ ادا کرنیکی سوسن پر دھرنا سوسن کی بھلائی
 باربرہ کی کج ادائیگی سب کہانی ابتدا سے انتہا تک کہ سنائی
 باربرہ اگرچہ ان سب باتوں سے کال ڈھٹائی کے ساتھ
 منکر ہوئی مگر سچ بات کے جھوٹلانے میں زبان او سکی لڑبڑا
 لگی گھبراہٹ کے مارے عرق عرق ہو کر اضطراب کے
 دریامیں غوطے کھانے لگی چونکہ باربرہ مہمان تھی اوسکی خاطر
 داری کی نظر سے مس سوسن نے غلطی کہا کہ تم اس وقت
 یہاں سے جاؤ جب وہ چلا گیا باربرہ کو اتنی الجھ کچھ نہیں ہوئی
 لیکن اسقدر رنجیدہ اور غمگین ہوئی کہ آخر کو مضطرب ہو کر کہنے لگی
 اگر سوسن اچھی طرح اپنی مرغی کی حفاظت کرتی تو یہ تو بت
 کیوں پہنچتی

مس سوسن اگر یہ مرغی سوسن کو اب واپس دی جائے یقیناً
 وہ حفاظت اسکی بخوبی عمل میں لائے کیونکہ حد درجہ کا اوٹھا چکی ہے

اپنی غفلت کا نتیجہ پا چکی ہے مگر کہو فلپ کے ذریعہ سے اس کو سوسن

پاسن بھجوا دوں۔

بار بارہ۔ جو آپ مناسب جانے کیجئے زیادہ اس سے تقریر کو طول

نہ کیجئے مجھ سے اب کچھ واسطہ نہیں ہے۔

تب اوسنے فلپ کو بلا کر مرغی اوسے حوالہ کی وہ بہت
خوش ہوا اور اوسے لیکر سوسن کے مکان کو چلا جب اوس کے
دروازہ پر پہنچا روز کامرغی کے لئے جانا اور بے حصول مطلب کے
واپس آنا یاد آید دل میں کہنے لگا اگر بہیم مرغی روز ہی کے ذریعہ سے
سوسن کو پہنچتی تو خوب تھا یہ سوچ کر روز کی تلاش کے لئے
گالوں میں پھرا اور اوس سے ملا مجمع لڑکوں کا بھی جنھوں نے
سوسن کی مرغی کے لئے روپے جمع کیے تھے روز کے ہمراہ ہوا اور فلپ
بھی پھر شہنا بجاتا اوس گروہ کے ساتھ سوسن کے مکان کی طرف چلا
اس اثناء میں قصاب کا لڑکا فلپ سے اکر کہنے لگا ذرا چھہ
جاؤ مجھے بھی تمھارے ساتھ چلنا ہے اور میرے باپ کو تم سے کچھ
کہنا ہے یہ کہہ کر کڑی کان کے تیر کی طرح جلدی سے اپنے مکان

پر گیا اور تھوڑے ہی عرصہ میں قصاب سو سن کے بھیر کے
 بچے کو لیکر آپہنچا اور کو دیکھتے ہی روز اور سب لڑکے بہت خوش
 ہوئے قصاب کہنے لگا اگرچہ تمام دنیا کی نعمتیں مجھے ملتی ہوں تو
 بھی کیسے مختار کی طرح ہرگز بیرحمی نکروں ہر جہز میں قصابوں کا
 پیٹ کرتا ہوں اور خلق کے کھانے کے لئے جانوروں کے
 حلق پر چھری دھرتا ہوں لیکن وہ سنگدل مختار جلاؤ منٹس پر آزار
 تو بیفائدہ غریبوں کے گلے کاٹتا ہی فکر کی طرح لوگوں کا ہوجاٹتا ہی
 دیکھو جب سے پر ایس کے ساتھ اسکو عداوت ہو گئی ہے
 کیا اس کے خون کا پیاسا ہو رہا ہے اب تلوگ اس بھیر کے
 بچے کو لو اور سو سن کے پاس پہنچا دو اگر میں خرید اور فروخت
 سے بازار کے فرصت پاتا تو اب تک کبھی کا ایسے سو سن پاس
 پہنچاتا پر جب تک یہ بھیر میرے پاس تھی خبر گیری اسکی
 ہر طرح سے ہوا کی الغرض سب لڑکے اسکو لیکر شکر گزار ہوئے
 اور بہت خوشی کے ساتھ دنانے آگے چلے روز کا باب اپنی
 دوکان پر کھڑا تھا جب ایک ہجوم لڑکوں کا دیکھا کہ بھیر کے

بچے کو لے جاتے ہیں اور سب حال دریافت کیا سرور ہو کر ایک
 نفیس فیتہ اپنی دوکان سے نکال کر لڑکوں سے کہا کہ لو اسکو بچے
 کے گٹے میں باندھ دو

سوسن کہ اپنے مکان میں بیٹھتی سوزن کا ری کر رہی تھی
 ایک ایک آواز باج کی اوسکے کان میں پڑی کام کو چھوڑ کر باج
 سننے لگی دیکھتی کیا ہے کہ ایک غول لڑکوں کا اوسکے مکان کی جانب
 باج بجاتا اور خوشی کرنا چلا آتا ہے جبکہ اپنے دوستوں کی شبابت
 اون لڑکوں میں پائی فوراً مکان سے باہر نکل آئی سبھوں نے
 پہلے ہی سے مرغی اور بھٹیرو اس خیال سے کہ سوسن دور سے
 دیکھ لے اور جب قریب پہنچیں دونوں ایک ساتھ اوستے
 غول کے پیچ میں کر کے چاروں طرف اوسکے حلقہ باندھ
 لیا تھا جب سوسن کو باہر نکلتے دیکھا تو اس لحاظ سے کہ وہ بھٹیرو کے
 بچے کی آواز بھی نہ سننے پائے فلپ نے باج کو باواز بلند
 بجانا شروع کیا

جب سوسن قریب پہنچی لڑکوں نے غول برہم کر دیا اور

ملب نے بھی باجہ بجانا موقوف کیا سو سن اپنی مرغی اور بھیر کے
 بچے کو یک بیک دیکھتے ہی اس قدر متعجب ہوئی کہ اپنے پہچاننے پر
 مطلقاً اعتماد نہ لائی جبکہ بغور اوسنے دیکھا اور اپنی شناخت پر اوس
 اطمینان ہو اے اختیار بھیر کے بچے سے پست لگی اور رو کر کہنے لگی
 اے پیارے بچے جدم میں تجھے جدا ہوئی مور دینچ و بلا ہوئی جو
 کچھ گزرا دل پر سہ لیا لیکن ایک قطرہ بھی آنسو کا آنکھوں سے
 بہنے نہ آیا کیونکہ میں نے صرف اپنے بابا کی راحت رسانی کے لیے
 تجھے جدا کیا تھا ورنہ کبھی نہ چھوڑتی رشتہ الفت نہ توڑتی اور آج
 دوستوں اور ساتھیوں کی بہت سی شکر گزاری کرنے لگی اور
 کہنے لگی کہ میں نے اپنی دونوں کھوئی ہوئی چیزیں پائیں اب میرے
 بابا اگر ایک ہفتہ آؤر مکان پر ٹھہر جائیں اور ماں بھی میری اچھی ہو
 جائیں تو اس جہان میں مجھ کا خوش نصیب کوئی نہ ہوگا

سو سن اور سب لڑکے کھڑے ہوئے آپس میں باتیں کر رہے
 تھے لہذا ایک کیس مختار اپنی لڑکی باربرہ کو ہمراہ لے کر زمیندار کے
 مکان سے اسی راہ گھر کو جاتا تھا جب اوس جگہ پہنچا کہنے لگا

تہٹ جاؤ غل نہ مچاؤ تلوگ کیا سڑک پر اڑے ہو پھیر لگا سٹے
 کھڑے ہو اور جب بھیر کے پنے کو دیکھا ہوش کھو گیا رنج اوسکا
 تازہ ہو گیا ہر چند چاٹا خوشی کی صورت بنائے رنج کو اپنے چھپا سٹے
 لیکن یہ اوس سے ہونسا کا غم کو کھولسکا اور جب باربرہ نے
 مرغی کو دیکھا دامن سے اپنا منہ چھپا لیا تا سب لڑکے جن سے
 وہ نفرت رکھتی تھی اوسے نہ دیکھیں اور اوسکا چہرہ دیکھ کر
 تہنیں پوشاک جو اوسنے بڑے تکلف سے بنائی تھی وہ
 اسی کام آئی کہ اوس سے اپنا منہ چھپا یا بیچیا ئی کا برقع بنایا
 روز کہنے لگی مجھ کو اس وقت بڑی خوشی حاصل ہوئی باربرہ مرغی کے
 مقابل ہوئی فلپ نے کہا ہاں یقین ہے کہ اب وہ بھلوگوں کے اس
 بہار کے میلے کو جلد نہ بھولگی سو سن ہنس کر کہنے لگی وہ چاہی
 سہو کرے یا یاد رکھے میں تو عمر بھر تلوگوں کی نیکیاں نہ بھولی
 اور اب کہ میں نے اپنی مرغی واپس پائی لازم کہی اون روپیوں
 کو جو تلوگوں نے مجھے عنایت کیے ہیں واپس دوں سب لڑکے
 کہنے لگے نہیں نہیں روپیہ بھلوگ واپس نہیں چاہتے مناسب

کہ وہ تمھارے باپ کو دیا جائے تاکہ اس کے کام میں آئے
 سو سن نے کہا خیر تلوگوں کے احسان کا بار میری گردن پر
 تو ہی ہی اس وقت میں روپیوں کو بھی اپنے باپ کے لیے رکھ
 لیتی ہوں شاید کبھی معاوضہ اسکا مجھے ہو سکے فلپ نے
 کہا روپیہ اور معاوضہ کا کچھ ذکر نہ کرو اس بات کو اب تم جانے دو
 اور سمجھوں گی جانب مخاطب ہو کر کہنے لگا بہتر ہی اب ہلوگ
 اپنے اپنے گھر چلیں مرغی اور بھیڑ کے بچے کو سو سن کے پاس
 چھڑویں سب لڑکے اس کے کہنے کے مطابق اپنے اپنے گھر گئے
 روز اور فلپ نے دو نوٹھہ گئے سو سن نے جب اپنے بھیڑ
 بچے کو پایا خوش ہو کر اپنے ماتھوں سے اس کو کھلانا شروع کیا
 بچہ تو سو سن کے ماتھوں کھا رہا تھا اور فلپ مرغی کی سب سرگشتہ
 سنار ماتھا اس اثناء میں سو سن نے چاہا کہ مرغی کو پر قہج کر دے
 تاکہ پھر کبھی اوڑبہ جائے اور ایسا بچ اور تردد پیش نہ آئے
 فلپ نے کہا لاؤ میں اس کو پکڑے رہوں اور تم اس کے پرو
 کو کتر ڈالو چنانچہ سو سن نے اسی طرح پر مرغی کے

پروں کو کاٹ ڈالا قلب کو اپنی ماکوئی پیام جو سوسن کی ماسے
 کہنے کے لئے اوسنے کہا تھا یاد آیا اور فوراً اوسکے پاس جا کر اوسے
 پہنچایا اور سب حال مرغی کچھ شروع سے کہہ سنایا اس اشار میں
 پر ایش مکان پر آیا اور اوسکے استفسار پر پھر قلب نے سب
 سب قصہ بیان کیا وہ بھی یہ حال سنکر بہت خوش ہوا بعد اسکے
 سوسن کی ماسے قلب سے کہا کہ اب تم اپنے گھر جاؤ بیفائدہ
 ویر نہ لگاؤ قلب سوسن کے باغ سے ہو کر اپنے گھر جاتا تھا دیکھا
 کہ باربرہ مطابق اپنے معمول کے کھڑکی پر بیٹھی اس طرف تک
 رہی ہی اسکو شبہ ہوا کہ میں سوسن کے باغ کا دروازہ کھول
 تو نہیں آیا اب نہو کہ دروازہ کھولا رہے اور مرغی اوسکی پھر باربرہ
 باغ میں جا اور دشمن کے قبض میں آسکے واپس آیا اور دیکھا تو
 دروازہ باغ کا بند پایا

اگرچہ سب حقیقت مرغی کی ظاہر ہونے سے باربرہ کال
 رنجیدہ اور حیران ہوئی لیکن اپنے مقورات پر کچھ نہ پشیمان ہوئی
 اور اپنی شرارت اور سفلیں کے ظاہر ہو جانے سے ہر چند

مجھ بھلائی مگر اپنے مقصود کے رافع کی کچھ خواہش کر کے راستی پر
 نہ آئی بن نوازوں کے جلسے میں جانے کی تمنا اس کے دل میں
 سمائی تھی بیٹی اپنی خادمہ سے جو اس کی محرم راز تھی کہنے لگی
 جو کچھ آج زمیندار کے مکان پر گزرا وہ تو نے سنا ہو گا خیر اگر سنا
 مجھ کو جلسہ میں نہ لیجا ئیگی تو میں نے اپنے جانے کی دوسری تدبیر
 سوچ رکھی ہے میرے باپ کا تو یہ قول مشہور ہے کہ ایک کان
 میں دو چلا رکھنا ضروری کیا خوب یہ مثل ہی میرا تو ہمیشہ
 اسی پر عمل ہے۔

چند افسران فوج سے جو مقام شوزبری میں رہتے تھے
 کیس مختار نے ملاقات کی تھی اور وجہ یہ ہوئی کہ اون لوگوں
 سے اور کسی سوداگر سے تکرار تھی اور اس نے اون افسروں
 پر ارادہ ناش کرنے کا کیا تھا مختار نے افسروں سے ملاقات
 کر کے یہ بات کہی تھی کہ اگر نوبت ناش کی ہنجیگی تو میں
 تمہارے مقدمہ کو سرسبز کرا دوں گا پس وہ لوگ
 اس کے اقرار پر تکیہ کر کے اس خیال فاسد سے کہ وہ خدا

کا خرچہ واجبی لگیا اور کسی ظاہرِ خاطر داری بہت سی کرتے تھے منجملہ
 اوسنے اسٹرا سپی نامے ایک افسر کی شادی بھی ہو گئی تھی
 اوسنے اپنی بی بی سے یہ بات کہہ دی تھی کہ تم باربرہ کی خاطر داری
 کرنا چنانچہ باربرہ نے جلسے میں جانے کے لیے اوس بی بی کو
 ذریعہ ٹھہرایا تھا اور اپنی خادم سے کہا کہ آج کے روز مس از ٹرا سپی
 اور سب فوج کے افسر شوزبری سے میرے مکان پر دعوت
 کھانے کے لیے آئینگے اور چونکہ مس از ٹرا سپی نے مجھے کہا تھا
 کہ میں بغیر شہد کے کھانا نہیں کھا سکتی اسی لیے تم شہد ضرور
 موجود رکھو

خادم اگر یہی حال ہی تو کل کے روز یہ دعوت اوس کے حق میں
 عداوت ہو جائیگی مکان میں شہد تو نام کو بھی نہیں ہے وہ کہاں سے
 پائیگی اور کیونکر کھا ئیگی

باربرہ کیا کہیں سے مل نہیں سکتا

خادم میری دانست میں تو اس جگہ پر نہیں بکتا

باربرہ ہنسر کہنے لگی نہیں رہی نہیں کیا یہاں پر کہیں مانگے بھی نہیں

سوسن کی مکھبون کا چھتہ کیا تجھے بھول گیا کل صبحی تو سوسن کے پاس
جانا اور میری طرف سے مس از ترا سپی کے لئے تھوڑا سا
شہد مانگ لانا

خادم علی الصباح باربرہ کے کہنے کے مطابق سوسن کے
پاس شہد کے لئے گئی لیکن چونکہ سوسن کی ماکو شہد سے
بہت رغبت تھی اسلئے اوسنے تھوڑا ہی سا دیا جب باربرہ نے
دیکھا سوسن کو نام رکھنے لگی اور کہنے لگی کہ وہ منحوس کنجوس ٹری
مکھی چوس ہی میں خود جاتی ہوں تھوڑا سا اور مانگ لاتی ہوں
تو بھی میرے ساتھ چل اور اپنی قسم جو بخنی پیتے دم سوسن کے
مکان پر پھر نہ آنے کے لئے کھائی تھی خود غرضی سے بھولا کر
سوسن کے مکان پر گئی اور اوس سے جسکی خرابی اور ہر باوی
کے واسطے مانا باند ماتھامنت سے کہنے لگی کہ مجھ پر ہر بانی کیجئے
تھوڑا سا شہد مس از ترا سپی کے لئے اور بھی دیجئے اے
ہی مواقع میں ہمایوں کو ایک دوسرے کی مدد کرنی واجب
اور لازم ہی اور خادم بھی کہنے لگی بیشک حق ہمسائے کا یہی ہے

سوسن اگرچہ فیاض تھی اور جس سے محبت رکھتی تھی اس کے
 ساتھ خفیہ المقدور سلوک بھی کرتی تھی مگر اس قدر بھولتی نہ تھی
 کہ چالپوسی میں کسی دغا باز اور مفتری کے آجاتی اخلاق کے
 ساتھ پیش آکر جواب دیا افسوس ہے کہ میرے پاس اس قدر شہد
 نہیں ہے کہ اوروں کے سکون باربرہ یہ سنکر یہاں تک غصہ ہوئی کہ
 جو اس جمنہ او سکے منتشر ہوئے پتختاب بکھانے لگی
 سخت باتیں سوسن کو بنانے لگی سوسن نے بردباری سے
 اس کے غصہ پر کچھ خیال نہ کر کے خاموشی اختیار کی آخر کو باربرہ
 باوازد بلند کہنے لگی کہ بخوشی یا بجبر حبیطرح تم دوگی شہد میں ضرور
 لوگنی مناسب اور بہتر یہی ہے کہ دیر مت کرو خوشی سے دے دو
 چپ کیوں ہو رہی ہو بہت یا نیت کچھ منہ سے بولو کیوں نہیں
 تکرار شہد کے چھتے کا جو پڑا ہی دے دیتیں
 سوسن اسکو میں نہیں دے سکتی وہ تو میری کے کھانیکے لئے رکھا
 باربرہ کیا نہیں دے سکتی دیکھیں تو کس طرح نہیں دیتی یہ کہہ کر
 ہاتھ بڑا کر چاٹا کہ اس چھتے کے تکرارے کو اسٹھالے ناگاہ ہاتھ

اوسکا مکھیوں کے چھتہ پر جو قریب اوسکے تھا لگ گیا اور سب
 مکھیاں باربرہ کی جانب اوڑیں بہتی خادمہ اوسکی در سے چلا کر
 بھاگی اور سو سن ایک درخت کی اوٹ میں کھڑی ہو بلواز بلند
 باربرہ سے کہنے لگی کہ آپ مکھیوں کو نہ چھڑیں خاموش کھڑی رہیں
 تو یقین ہو وے نہ کاٹیں مگر باربرہ سے کب بچلے رہا جاسکتا تھا
 مکھیوں کو ہاتھوں سے مارنا شروع کیا یہاں تک کہ سب مکھیاں
 اوسکے منہ اور تمام بدن میں لپٹ گئیں باربرہ گھبرا کر دونوں
 ہاتھوں سے منہ اپنا پٹنے لگی ایک تو مکھیوں کے کاٹنے اور
 اوسیر منہ کے پٹنے سے تمام بدن محفوظاً چہرہ اوسکا پھول کر
 کندہ ہو گیا آخر کو بدحواس ہو زمین پر گر پڑی سو سن اور بیٹی
 اوسکی خادمہ نے اوسکا ہاتھ پکڑ لیا اور مکان پر اوسے پہنچا دیا
 خادمہ اپنی صفائی جانے کے لئے باربرہ سے کہنے لگی کہ تلو غریبا
 مکان پر اس طرح زیادتی کرنی لازم نہ تھی دیکھو کیا ماجرا حیرت
 افزا ہی کہ قصور تو تم سے ہوا ہی ہے جب تمہارے باپ یہاں حال
 سنگے مجھی کو نکال دینگے

باربرہ چاہے دے تجھے لکائیں یا رہنے دیں مجھے کیا واسطہ ہے مجھکو
 تو اپنی عمر بھر میں ایسا درد کبھی نہیں ہوا ہی بتاؤ تو علاج اسکا کیا
 خیر درد کا بھی کس طرح سہہ لینا تو اراہی لیکن جو تمام بدن خصوصاً
 چہرہ کئے کی طرح پھول اوشھا ہے اسکے پچکنے کا کہو کوئی چارہ ہے
 کون سی تدبیر عمل میں لاؤنگی اور کس طرح مس از اثر اسپر کو آج
 دعوت کھانے آئنگی منہ اپنا دکھاؤنگی اور اب کل کے روز بین
 نوازوں کے جلسے میں جکی تمنا مرث سے رکھتی تھی کیونکر جاؤگی
 خادمہ اب وہاں جانے کی امید تو ہرگز نہ کھو یہ خیال فاسد
 اپنے دل سے دور کرو کیونکہ یہ آماں تمہارے چہرے کا
 ایک ہفتہ سے کم میں نہ اتر لگا اسوقت ان باتوں کے رنج کا کیا
 ذکر ہی مجھکو تو اسی امر کی بڑی فکر ہے کہ جب تمہارے باب
 اگر نکو اس حالت میں پائینگے تو مجھے معلوم نہیں کس طرح پیش آئینگے
 الغرض اسی طرح کی باتیں باربرہ اور اوسکی خادمہ آپس میں
 کر رہی تھیں اور ایک دوسرے پر قصور کا الزام دھر
 رہی تھیں سو سن ٹھہرنا وہاں پر مناسب نہ بنا کر رخصت

ہو چلی پر عجب واردات ہوئی کہ مکان سے نکلتے ہی کیس مختار
سے ملاقات ہوئی

کیس مختار اس مرتبہ بھی پہلی ملاقات کی مانند زمیندار کے
مکان سے کچھ خوش نہ آیا کیونکہ جس قدر سر آر تھا اور مس سو مس
بہ نسبت پرانیس اور سو سن کے گفتگو و پیش آئی اوسکی طرز
تقریر سے یہ دہشت دل میں سمائی کہ پرانیس اور اوس کے
خاندان کی عداوت سے مبادا کھیل میرا نہ بگڑ جائے اور زمیندار کے
نذر قبول نہ کرنے کا بھی صدمہ اوس کے دل پر تھا سمجھا کہ اگر خدا
نخواستہ سو سن کے بھیرے کے بچے کا مال زمیندار پر ظاہر ہو جائیگا مجھے
خراپی لائیگا سب قلعی میری کھل جائیگی ایک بلائے ناگہانی
سر پر آئیگی مصلحت یہی ہے کہ پرانیس اور سو سن سے صورت
اتفاق کی پیدا کیجئے اور جس قدر جلد ممکن ہو تذکرہ ہی اس بات کا
موقوف کرادیجئے

اسی لحاظ سے جب سو سن کو اوسنے دروازہ پر دیکھا باوجود
بگاڑ کے بناوٹ سے ہنس دیا اور کہنے لگا اے سو سن اسوقت

تمھاری ملاقات سے مجھ کو کمال خوشی حاصل ہوئی اپنی ما کے
 مزاج کا حال تو کہو وہ اب کیسی ہیں اگر میرے مکان میں کوئی چیز او
 مفید ہو تو اوسکو بلا تا مل لیجاؤ اور باربرہ کو لپکار کر کہنے لگا ایدہر
 اوسوسن سے بات چیت کرو جبکہ باربرہ نے کچھ جواب نہ دیا
 وہ خود اوسکے پاس چلا دروازہ کمرے کا جب کھولا دیکھا کہ
 تمام بدن اور منہ پر اوسکے آماس ہی اور درد کے مارے پڑی
 نہایت بدحواس ہی یہ حال دیکھ کر بہت متعجب ہوا اور دریافت
 حال کرنے لگا خادم کہ وہاں پر موجود تھی فوراً اپنے طور پر
 بیان کرنے لگی مگر کوئی بات وہ پوری کہنے نہ پاتی تھی کہ باربرہ
 اوسکے کلام کو قطع کرتی جاتی تھی مختار جب بالکل حال سن چکا
 خفا ہو کر خادم کو تو اوسیدم گھر سے نکال دیا اور اپنی لڑکی سے
 کچھ غصہ اور کچھ بناوٹ سے برہم ہو کہنے لگا کہ جس حالت میں
 سوسن نے مہربانی کر کے تھوڑا شہد دیا تھا اوسیدر نے
 کیوں قناعت نہ کی اور زبردستی سے کیئے اور شہد لینے کا
 ارادہ کیا شاید تو سمجھتی ہی کہ مجھ میں بڑا زور ہی واہ کیا خوب

اری نادان بھیکھ اور پچھور ہی یقین جانتا کہ میں تمھاری ایسی
 واپیات حرکاتوں کو کبھی نہ پسند کروں گا سو سن باربرہ کی جانب
 سے التجا کرنے لگی مختارہ اہستگی باربرہ سے کہنے لگا
 دیکھو باوجود تمھاری بشرارت کے سو سن تمیر کس قدر مہربانی
 کرتی ہیں اور سو سن کی جانب مخاطب ہو کہ اوٹھا کہ بیشک
 تم آوروں پر بھی ایسی ہی مہربانی رکھتی ہو خیر تمھاری خاطر سے
 میں باربرہ کے سب قصورات معاف کرتا ہوں سو سن نے
 شکر ادا کیا لیکن چونکہ بھید کے بچے کی کیفیت بھولی نہ تھی اسلئے
 اس کے دم میں نہ اُنی اور جلد رخصت ہو کر اپنے مکان پر چلی گئی
 مختار نے جب دیکھا کہ سو سن ایسی سادہ لوح نہیں ہے کہ دھوکھا
 کھا و گمیری و مہازی میں آ جاوے تب اس نے پراسس
 سو سن کے باپ کے ساتھ موافقت پیدا کر نیکا اللہ کیا حال انکے
 بخولی جانتا کہ وہ بھی خشک ایماندار آدمی ہی اور چا پلو سی کی
 باتوں سے ہمیشہ اس کو نفرت رہا کرتی ہے جب میں نوازوں کے
 جلسے کا دن آگیا باربرہ نے مرچ نہایت بسی تدبیریں کیں مگر میں نے

ساتھ وہاں پر سجا سکی شام ہوتے ہی بہت سے امرا
 جلسہ میں شریک ہوئے اس قدر وہاں پر مجمع آدمیوں کا ہوا
 کہ مکان سارا بھر گیا سب بین نواز جو اطراف سے بطمع النعام
 پہنچے تھے اگر جمع ہوئے اونہیں وہ بڈا بین نواز بھی تھا اور چونکہ
 کپڑے اوسکے بالکل پھٹے اور پرانے تھے اس لئے لوگ
 اوسے حقیر جانتے تھے سب اہالیان جلسہ کی تجویز سے چند اشخاص
 ہر ایک کے بجانے کے حسن اور قبح کی تشخیص کر نیکے لئے
 منتخب ہوئے منجملہ اونسکے دونوں بہنیں سر آر تھر کی بھی تھیں اور
 سر آر تھر کے ہاتھ میں النعام کی اشرفیاں تھیں جب بین
 بجے لگی سب کے سب خاموش ہو کر سننے لگے اور بین نوازوں نے
 فردا فردا اپا بجا یا وہ سماں جایا کہ ایک کی دوسرے سے
 تھینر ہوسکی اور اہل جلسہ سمجھے کہ سب کے سب النعام پانے کا
 استحقاق رکھتے ہیں جب ضعیف بین نواز نے سب کے
 آخر میں بجانا شروع کیا ٹھٹھا ٹھٹھا اور شروں کو درست کر کے
 ایسی بین بجائی کہ سننے والوں کے ہوش کھو گئے سب کے سب

مچ ہو گئے جب تک وہ بجاتا تھا اس سننے والوں کا اور اجاتا تھا
 جب بجا چکا چند لمحہ تک سب کے سب دنگ تھے سکتے کے ڈھنگ
 تھے جب طبیعت سبھوں کی خورسند ہوئی صداواہ واہ کی ہر طرف
 سے بلند ہوئی جو لوگ منصف اس بات میں بدے گئے تھے
 متفق القول ہو کر کہنے لگے کہ بیشک اسی شخص نے سب سے
 اچھا بجا یا ہے اور بہر صورت یہی مستحق الغام کا ہے

یہ گیت جو اوسنی بجا یا اور سبھوں کو پسند آیا اور اس کے
 ذریعہ سے اشرفی پائی اوس کا بنایا تھا سبھوں نے اس سے
 درخواست اس امر کی کی کہ مہربانی کیجئے اور اس گیت کے
 بول پہلوگوں کو لکھا دیجئے الغرض وہ لکھانے پر راضی ہو گیا
 اور اس سومر س اوس کو لکھنے لگی بن نواز نے کہا کہ اس
 گیت کا نام سوسن کی گریہ و زاری بھٹیڑ کے بچے کے فراق
 میں ہے سومر س لکھتے وقت اپنے بھائی کی طرف
 بھی دیکھتی جاتی تھی جب وہ لکھ چکی سر آرتھر نے اوس بن
 کو کنارے لے کر کچھ باتیں دریافت کیں جس سے بالکل یوں

بھید کے بچے کی حقیقت اور کیس مختار کی زیادتی اور شرارت
ظاہر ہو گئی مختار بھی گیت لکھاتے وقت اس جگہ کھڑا تھا جب
کبھی سر آرتھر اوسکی طرف دیکھتا خوف کے مارے اوسکے
چہرے کا رنگ زرد ہو جاتا لیکن جب اوسنے گیت کا نام
سوسن کی گریہ و زاری بچے کے فراق میں سنا وہاں سے
پہچھے ہٹا اور غایب ہو گیا

جب بین نواز نے دس اشرفیاں انعام پائیں وہاں سے
رخصت ہو ایک شخص کے مکان پر جا کر کاغذ قلم دوات لیا اور
اپنے لڑکے سے جو ہمراہ تھا ایک خط پرائیس کے نام لکھوا کر
بجلیٹ ڈاک پر روانہ کیا دوسرے روز صبح کو جب پرائیس
کاشمیر اور سوسن اوسکی بی بی اور سوسن بیٹھے سوچ
رہے تھے کہ مہلت ایک ہفتہ کی بھی اب قریب الا نقضا ہی پر
ابھی تک عیوضی دینے کے لئے روپیہ کہیں سے نہیں ملا ہی
دیکھا جائے کیا تقدیر میں لکھا ہی اور خواہش خدا کی کیا ہی اس
ثناء میں کسی شخص نے دروازہ پر آکر آواز دی سوسن باہر نکل

ڈاک کے ہر کارے نے خط اوسے حوالہ کر کے کہا کہ یہ خط تمہارے باپ کے نام کا ہے لو اور محصول اسکا مجھے دو پرائیس نے جب یہ بات سنی بہت متعجب ہو کر کہنے لگا کیا یہ خط میرے نام کا ہے ایسا کون شخص اس جہان میں ہے جو مجھے خط لکھے خیر بہر حال محصول اور خط کو دو جب یہ خط لیکر کھولا اور نام کاتب کا تمہارے احسان دوست ٹوٹو ان پڑھا اور زیادہ حیران ہوا کہ یہ کس شخص کا نام ہے اور ایک کاغذ مورا ہوا اوس میں ملفوف دیکھ کر کہنے لگا کہ یہ کیا ہے کوئی گیت معلوم ہوتا ہے شاید کسی نے مجھے یہ قوف تصور کر کے دل لگی تو نہیں کی ہے خیر خط کو پڑھ لوں بعد اس کے آپ ہی بہ حال معلوم ہو جائیگا جب خط پڑھا اوس میں یہ لکھا تھا

خط کا مضمون

ای میرے دوست غریب مجھے یقین ہے کہ میری خوش نصیبی آج کی شب کی سکر آپ بہت مسرور ہونگے میں نے دس اشرفیاں

انعام پائی ہیں اور یہ گیت جو خط میں ملفوف کر کے آپ کے پاس
 بھیجتا ہوں اسے جب پڑھیں گے معلوم کریں گے کہ میرے اس انعام پانے
 کی باعث سو سن آپ کی نیک لڑکی ہی اور چونکہ میں آپ کے مکان
 پر مہمان رہا ہوں اس سبب سے کہ تقدیر آپ کے خاندان کا حال جانتا
 مجھے امید ہے کہ آپ نہ بھولے ہونگے جب آپ سو سن کے جمع کیے
 روپیوں کو گن رہے تھے اور سوقت میں بھی وہاں پر موجود تھا
 اور جس لیے وہ روپیہ جمع کیا گیا تھا اوسکو بھی میں نے
 اوسوقت سنا تھا اور یقین ہے کہ شاید آپ ابھی تک کل روپیہ
 اپنے عوض جان سپن کو دینے کے لیے جمع نہ کر سکے ہوں
 اسلئے میں آپکو تکلیف دیتا ہوں کہ نوٹ تعداد می پانچ اشرفی کا
 جو گیت کے کاغذ میں پٹا ہوا ہے قبول کیجئے اگر آپ مجھے آزمانے
 تو کس مختار کی طرح سخت قرضوہ پٹائیے جب کبھی آپے ہو سکیگا
 دیجیگا اور اگر شاید ہوسکے تو مجھکو متقاضی نہ فرض کیجیگا سال
 اسی ایام میں پھر کر جب آؤنگا آپ ملاقات کرونگا اور یہ گیت سو سن
 اور سب لڑکوں کو بچا کر سناؤنگا اور اپنی جانب سے آپکو

اطمینان حاصل ہونیکے لیے مناسب ہی کہ میں اپنے حال سے
 بھی مجھلا آپکو آگاہ کروں یعنی حبیطح میں ظاہر میں غریب معلوم
 ہوتا ہوں و حقیقت میں نہیں ایسا ہوں لیکن میرے سفر کرینکا
 یہی حال ہی اور یہ طریقہ فائدہ سے مالا مال ہی اسیطح و نیا اور
 اوسکے باشندوں کے چلن اور رویہ دیکھ کر ایسا تجربہ حاصل کرتا ہوں
 کہ اگر سفر میں اپنی وضع امیروں کی سہی بناؤں تو اسقدر فائدہ
 ہرگز نہ اوتھاؤں بہت لوگ ایسے ہیں کہ میرے ہی طریقے کو
 پسند کرتے ہیں اور حتی المقدور اپنے سلوک سے تم سے نیک
 دوستیوں کو احساند کرتے ہیں زیادہ نیاز تمھارے احسانند

دوست لوبوان

سوسن نے مطابق اپنے باپ کے کہنے کے جب گیت کے کاغذ
 کو کھولا اور نوٹ کو نکالا دیکھا کہ گیت کا نام سوسن کی کدہ و زارچی
 بھٹیڑ کے بچے کے فراق میں لکھا ہی بہت متعجب ہو کر وہ او
 اوسکی ماؤ نوں ملکر پڑھ رہی تھیں کہ کسی نے دروازے پر
 آواز دی باہر آکر دیکھا تو سردار تھرا اور ادب کی بہنیں ہیں اور

لوگ اس ارادے سے آئے تھے کہ پرائس کی عوضی کو دینے کے لئے روپیہ قرض سند دیوں لیکن انہوں نے بن نواز کے اشرفیاں بھجئے کا حال جب سنا اپنے ارادے کو سو و منہ پایا سر آر تھرنے پرائس سے کہا کہ جو میں یہاں تک آچکا ہوں بہتر ہے کہ ایک کام جو تم سے متعلق ہے اسکا تصفیہ کرتا چلوں تم میرے ساتھ دو ایک قطعہ زمین جس پر شرک لگانا مجھے منظور ہے تمہیں دکھا دوں چنانچہ پرائس کو لے کر وہ زمین دکھائی اور کہنے لگا دیکھو میں ارادہ شرک لگانے کا اپنے ہوا کھانے کے واسطے

رکھتا ہوں اور یہ قطعہ زمین کا بیع میں آجاتا ہے پرائس اگرچہ یہ زمین میری تھی بے شک ہے مگر امیدوار ہوں کہ اب مجھ کو ایسے آدمیوں میں شمار نہ کیجیگا جو ایسے خفیف امورات میں حجت اور تکرار پیش لاتے ہیں اور محض بیفائدہ لڑائی اور فساد برپا کرتے ہیں یہ بات میری ذات سے دور ہے مجھ کو ہر صورت پاکلی خوشی منظور سر آر تھرنے میں نے تو سنا تھا تم بڑے فادی ہو اور آج جو تم کو دیکھا معلوم ہوا کہ وہ خبر بالکل غلط تھی

پرائیس یہ وہم نیکے میں تو آپ کی ضرورت دیکھ کر اوروں
 کی طرح یہ بھی نہیں چاہتا کہ اس زمین کے ذریعہ سے زیادہ
 نفع اٹھاؤں بلکہ یہ زمین آپ ہی کی ہے اور آپ کو اختیار ہے
 کہ کوئی دوسرا قطعہ اسی قیمت کا دیجیگا یا جسطور پر اور جو
 آپ کو منظور ہو کیجیگا مجھ کو کچھ غدر نہیں ہے سر آر تھرنے تھوڑے
 تامل کے بعد کہا میں نے سنا ہی تھا رے پتہ میں کوئی نقص
 عظیم ہے اور اسکا ذکر میں نے پہلے متے اس خیال سے نہیں کیا
 کہ شاید تم یہ سمجھو کہ مجھے دبا کر یہ زمین لیا جاتے ہیں لیکن بتاؤ
 تو اس میں کیا نقص ہے

پرائیس سچ تو یہ ہے اور سچ ہی ہمیشہ کہنا اچھے آدمیوں کا
 کام ہے کہ نقص جو لوگ کہتے ہیں میں نہیں جانتا کس جانور کا
 نام ہے اور میری دانست میں اسکو ایک غلطی کہنی چاہیے
 اور یہ آپ خوب جانتے ہیں کہ کوئی بشر غلطی عذر نہیں کرتا
 اور میرے نزدیک واجب تو یہ ہے کہ جب غلطی کہیں پائی جائے
 تو جس سے غلطی ہوئی ہو اسی شخص سے جو آئی جائے

لیکن کیس مختار کہتا ہے کہ یہ ضابطہ نہیں ہے اس لیے میں کچھ کہ
 نہیں سکتا جس شخص سے میرے پتہ کی شرح لکھی ہو اس سے
 اس میں غلطی کی ہے اگر اس کی غلطی پر میرا ہی نقصان جائز رکھا
 جائے تو پھر اس سے کیا چارہ ہے آپ کے رشتہ دار سابق
 زمیندار کا ایک کانٹہ بلور یا داشت کے لکھا ہوا میرے پاس موجود ہے
 اگر قرائن تو انکی اطمینان کے لیے اس کو دکھلائیں اس کے دیکھنے
 سے غلطی پتہ کی ظاہر ہو جائیگی اور یہ شبہ بھی آپ کے
 دل سے جاتا رہے شک مختار کہتا ہے کہ تمہارا پتہ کوڑی کام کا نہیں ہے
 اور عدالت میں کچھ اعتبار اس کا ہو گا لیکن میں تو عدالت کے
 قاعدے سے محض ناواقف ہوں صرف اس قدر جانتا ہوں کہ
 کہ میں برسرِ حق ہوں اور سب مقدمات اور ہر حالات میں
 ایمان داری اور راستی ہی کام آتی ہے اسباب میں مجھے آؤ

کچھ کہنا نہیں ہے
 سر آر تھر کیس مختار جب کا ذکر تینے بار بار کیا معلوم ہوتا
 ہے کہ عدالت رکھتا ہے صاف صاف کہو تو سب اس کا کیا ہے

پرائیس ایک چھوٹے سے قطعہ زمین کے بابت جو متصل
 باغ مختار ہی ہلوگوں میں قصہ اور تکرار ہی اور وہ کچھ ایسی قیمتی
 بھی نہیں ہی اوسکو مختار اپنے باغ میں باوجودیکہ وہ خود بڑا سچ
 ہی ناحق شامل کیا جاتا ہی اور میں نے اوس سے بار بار کہا ہی
 کہ یہ زمین نہ تمھاری اور نہ ہماری ہی بلکہ سرکاری ہی اور چونکہ
 اس دیہات کے سب لڑکوں کے کھیلنے مخصوصا بہار کے
 میلہ کی وہ جگہ ہی اسلئے میں نہیں چاہتا کہ کوئی شخص بلا
 فادہ اوتھائے اور ناحق اوسکو اپنے قبضہ میں لائے
 سر آر تھر چلو مجھے اوس زمین کو دکھا تو دو یہاں سے
 بہت دور تو نہیں ہی

پرائیس نہیں صاحب بہت قریب ہی جبکہ وے اوس زمین
 پر پہنچے کیس مختار نے اپنے مکان سے سر آر تھر اور پرائیس کو
 ایک ساتھ ٹہلتے دیکھ کر چاہا کہ فوراً اوسے اور اونیٹ شامل
 ہو جاوے تاکہ پرائیس سب حالات راست راست بلا کم و
 کاست جان کرنے پلوے لیکن جلد آسکا سر آر تھر

دیکھ کر کہا کیا یہی زمین متنازعہ ہے پرائیس نے جواب دیا مال صاف
 اس قدر ہے اس اثنا میں کیس مختار آیا اور اپنا موقع دیکھ کر
 کہنے لگا کہ اب اس زمین کا ذکر ہی بیفائدہ ہے جانے دو اب تو میں
 آپ ہی کو دیتا ہوں گو کسی کی ہو سر آر تھرنے کہا بڑے
 تعجب کی بات ہے کہ آپ ایسے لائق اور فہیم اور قانون دان
 ہو کر جو زمین کہ آپ کی نہیں ہے اس سے مہربانی کر کے مجھ کو عنایت
 فرماتے ہیں واہ کیا آپ کا یہی کام ہے اور مفت کرم داشتی اس کی کا نام ہے
 اور حال اس زمین کا تو یہ ہے کہ تمھاری نہ کسی دوسرے کی ہے
 بلکہ میری ہی ہے اس بات کو میں نقشہ دیسی سے جو میرے پاس
 موجود ہے ثابت کر سکتا ہوں

چونکہ کیس ہنوز مختاری کی امید اور تمنا دل میں رکھتا تھا
 ڈر کر کہنے لگا کہ فی الحقیقت میری رائے سست ہے اور آپ جو
 فرماتے ہیں بجا اور درست ہے سر آر تھرنے پرائیس سے
 کہا کہ اس زمین کو میں لڑکوں کے کھیلنے اور پہار کے میلے کے
 لئے ہمیشہ کے واسطے دیتا ہوں پرائیس نے سب احسان اِکھا

اپنی گردن پر لیا اور بہت سا شکر ادا کیا بعد کے سر آرتھر کیس
 کی جانب متوجہ ہو کر کہنے لگا کہ آپ نے کوئی پتہ میرے دیکھنے کے
 لیے بھیج دیا تھا کیس نے ذی زبان سے جواب دیا ہاں صاحب
 مگر میں نے اسکو کچھ پرائیس کے ساتھ عداوت اور دشمنی
 کی راہ سے نہیں بھیجا تھا بلکہ بھیجا اسکا میں اپنے اوپر فرض سمجھا
 تھا

سر آرتھر اس کے بھیجنے سے پرائیس کی کچھ بھی نفرت
 نہ ہوئی اسکو تو میں نیا پتہ لکھ دینے پر مستعد ہوں کیونکہ اس کے
 پاس جو ایک فرد بطور یادداشت کے موجود ہے اسی پر
 میں کاربند ہوں گا اور پتہ کی غلطی پر کچھ لحاظ نہ کروں گا میں یہ سب
 نہیں چاہتا کہ کسی شخص سے ناحق اور غرواجبی فائدہ اٹھا
 اور کسی غریب کے دل کو عبت صدمہ پہنچاؤں

مختار بہت ترقی بنکر کہنے لگا ہاں صاحب خدا نکر کے کہ میں
 آپ کو ایسی صلاح دوں جس سے کسی غریب ہو یا امیر ناحق تکلیف
 پہنچے لیکن ناقص پتہ کے فسخ کرنے میں کچھ عیب اور ظلم نہیں ہے

سر آر تھر کیا تمھاری دالنت میں یہی مناسب ہی
مختار بلا تک میں ہمیشہ سے اچھی طرح جانتا ہوں کہ جو
پتہ ناقص اور بے حقیقت ہی اس کے مشورہ کرنے میں کوئی
عیب نہیں اور نہ کچھ خلاف شرافت ہی

سر آر تھر آپ بے سمجھ بوجھ اپنے ہی پتے کی نسبت را
دیتے ہیں آپ تو اس غریب آدمی کے پتہ کو بھیجا جاتے تھے مگر
آپ کے لڑکے نے غلطی سے آپ ہی کے پتہ کو مجھے لاکر دیا تھا
اور جب اسے دیکھا تو اوس میں ایک ایسا نقص نمودار ہی ہے
وہ پتہ محض ناقص اور بیکار ہی

مختار ڈر کر کہنے لگا کیا آپ نے ایسا نقص دیکھا ہی
سر آر تھر ہاں البتہ اور اوس پتے کو اپنی جیب سے نکال کر
کہا لو دیکھو نو لیندہ پتہ کی اسپرنہ تو ہر تبت ہی اور نہ دستخط ہی
مختار نے جب اسے دیکھا تب اسے سالقہ اپنی غم افزا
کر کے کہنے لگائیں آپسے امید رکھتا ہوں کہ میرے باب میں ایسی
غلطیوں پر کچھ لحاظ آپ نفرمائیں گے

سر آر تھر نقین جانو کہ جیسا تم اس ایماندار آدمی پر ظلم کیا چاہتے
 تھے دیسا میں تمہارے ساتھ ہرگز نہ لگا بلکہ تمہاری نسبت بھی
 مطابق فردا داشت کے جو میرے ہی پاس موجود ہے کار بند
 ہو گا اور ایک جب بھی تمہارا قصاص ہونے دو لگا جو قیمت
 واجبہ تمہارے مکان اور باغ اور زمین کی ہوگی وہ اس شرط
 سے تھو دی جائیگی کہ ایک مہینے کے اندر تم اپنا سب مکان وغیرہ
 چھوڑ کر جہاں چاہو اس گاہ کو سے باہر چلے جاؤ جب مختار نے
 دیکھا کہ میں اس کے مقابلہ میں ضابطہ کے مطابق لڑ نہ سکو لگا مجھ
 ہو کر شرط مذکورہ قبول کی اور یہ بات بھی اوسنے غنیمت
 سمجھی کیونکہ اگر سر آر تھر یہ بھی نہ دیتا تو وہ کیا کرتا اور اس
 خیال سے اپنے دل کو تسکین دینے لگا کہ وقت تشخص قیمت
 کے شاید مجھے کچھ زیادہ ملجائے جتنا رخصت ہو کر چلا گیا
 سر آر تھر اور پرائیس باتیں کرتے ایک ساتھ ہاتھ میں ہاتھ
 سو سن کے مکان کی طرف چلے
 سر آر تھر نے پرائیس سے پوچھا یقین ہے آپ اچھا

لکھتے ہونگے اور حساب کتاب سے بھی خوب واقفیت ہوگی
 شاید میں نے تمھاری لڑکی کے ہاتھ کا لکھا دیکھا ہی وہ تو
 بہت صاف لکھتی ہے کیا آپ ہی سے اوسنے لکھنا سیکھا ہے
 پرائیس نہیں پتہ تو میں نہیں کہہ سکتا کیونکہ زیادہ اوسنے
 تواز خود سیکھ لیا تھا لیکن میں نے اوسکو صرف تھوڑے
 سے حساب کے قاعدے چھ دیے جانتا تھا البتہ بتائے
 سر آر تھر معلوم ہوا کہ تمھاری لڑکی نے اچھی تعلیم پائی
 اور بہت خوش سلیقہ ہے اور اوسکا بہت نیک رویہ اور
 طریقہ ہے اور اس سے اوسکے ما باپ کے بھی اوصاف ظاہر ہوئے
 پرائیس یہہ کیا آپ کے فرمانے کی بات ہے صرف آپکی مہربانی
 اور عنایات ہی

سر آر تھر میں یہہ چاہتا ہوں کہ مکوفقط باتوں ہی سے
 ممنون احسان نکروں بلکہ تمھارے ساتھ کچھ مسلوک بھی ہوں
 ہر چند مکو اپنے خاندان سے بڑی محبت ہے پر جب مجھ سے زیادہ
 ملاقات ہو جائیگی معلوم کرونگے کہ میری بھی کس طرح کی طبیعت

ایسا فخر بگمردار میں ہرگز نہیں چاہتا جو میری رعیتوں کو تکلیف
 دے اور اوپر ظلم کرے۔ اب سا ہوشیار اور مستعد ایسا نڈار
 ایک آدمی علاقہ کی تحصیل کے لئے مجھے درکار ہی امید ہے کہ آپ
 میرے کہنے پر توجہ فرمائیں گے اور اس عہدہ کے قبول کرنے میں
 کچھ عذر پیش نہ لائیں گے۔

پرائس بہت خوش ہو کر کہنے لگا کہ اگر آپ ایسا سبک
 میرے ساتھ فرمائیں گے تو مجھے بھی امید ہے کہ اپنی اس مہربانی فرما کر
 نہ پچھتاؤں گے بلکہ مجھ کو ہر طرح سے اپنا خیر خواہ پائیں گے۔

جب سر آر تھر پرائس کے مکان پر پہنچا کر سڑے میں
 جھک کر اپنی بہنوں کو دیکھنے لگا دیکھا کہ دسے دو نو کو بی کپڑہ
 نفیس قطع کر رہی ہیں سر آر تھر کو دیکھ کر کہنے لگیں کہ اری
 بھائی جان یہ کپڑہ ہلوگ سوسن کے لئے قطع کر رہیں
 اور مس سوسن نے کہا کہ جب میں نے سوسن کو کپڑے کئے
 ایک شریفی دی تھی پہلے ہی بہہ سمجھی تھی کہ کبھی اس شریفی کو اپنے
 خرچ میں نہ لائیں گی اور ہرگز اپنے لئے اچھی پوشاک نہ بنائیں گی ابھی

میں نے اصرار کر کے اس کی ماسے ادس اشرفی کے خرچ کرنے کی
 کیفیت سننی ہے کہ اوسنے اپنے باپ کو اوسے دے دیا اور چونکہ
 وہ ضرورت اب رفع ہو گئی ہے اور اس کپڑے کو اس کی بل بھی
 پسند کرتی ہے تو یقین ہے کہ سوسن بھی اسکے قبول کرنے میں انکار
 نہ کرے گی اور سوسن کی طرف متوجہ ہو کر کہنے لگی کہ میں نے سنا ہے
 تم مطابق معمول کے اس مرتبہ بہار کے میلہ کی شانہ ادا ہی
 بسبب اپنی ماکہ بیماری کے ہو سکیں لیکن اتو بافضل الہی
 تمھاری ماکہ بخوبی صحت حاصل ہو گئی ہے سوسن سوسن کی ما
 کہنے لگی اتو میں بہت اچھی ہو گئی اور خوشی کے مارے
 سب بیماری میری کھو گئی

مس سوسن ہلوگوں کا ارادہ ہے کہ سوسن کی سالگرہ کی
 تقریب میں جو اس مہینے کی پچیسویں تاریخ کو ہوگی ایک جشن کریں
 اور اس دیہات کے سب لڑکوں کو دعوت میں بلائیں یقین ہے کہ
 تم بھی مہربانی فرماؤ گی اوس روز ضرور آؤ گی یہاں تھوڑے سوسن
 کہا اوس روز یقین ہے کہ تم بھی اپنے چھوٹے چھوٹے دوستوں کے

ساتھ بہار کے میل کی زمین پر بہت خوشی کر دی اور میں اوسے
 سب لڑکوں سے کہہ دو لگا کہ اس زمین کو فقط سوسن کی نیک
 طینت اور اچھی خصلت کے سبب سے تلگوں کے لئے چھوڑ
 دیتا ہوں اور تلگوں اگر اپنے ہمجوئیوں میں سے کسی کے لئے کوئی
 چیز کی درخواست کرنی ہو تو کرو کیونکہ جو تم کوئی درخواست
 مناسب کر دی تو یقین ہے میری بہنیں اوسکی منظوری میں
 انکار نہ کریں گی اور تم سے بھی امید ہے کہ اس شد عاتقہاری بیجا ہوگی
 سوسن اپنی باکی طرف دیکھ کر کہنے لگی البتہ ایک عرض میری
 ہے لیکن اپنے لئے نہیں بلکہ اپنی پیاری دوست روز کے واسطے ایک
 درخواست رکھتی ہوں سرکار تم نے نہیں کر کہا اگرچہ میں روز کو نہیں
 جانتا کہ کون ہی لیکن تم تباؤ تو کیا درخواست ہے
 سوسن یقین ہی کہ شاید آپ نے اوسے دیکھا ہو وہ بہت
 اچھی نیک لڑکی ہے اور کام بھی اچھی طرح کرتی ہے اوسنے اور
 اوسکی مانے سنا ہے کہ آپ کی سرکار میں کوئی خادمہ درکار ہے
 اس سوسن بس اس سے زیادہ تکلیف سمجھے تو پھر کو طول نہ

میں تمھاری اس درخواست سے بہت مسرور ہوئی خاطر جمع رکھئے دل سے یہہ استدعا تمھاری منظور ہوئی روز سے کہہ دینا کہ کل بھی میرے پاس آئے بلکہ تم اپنے ہی ساتھ اوسے لیتی آنا اور میں چاہتی ہوں کہ تم اپنی سالگرہ کی تقریب میں میری خواہش کی شہر مال بکاسنے میں مدد کرو بعد اسکے سب کے سب خوشی کے ساتھ رخصت ہو کر اپنے گھر روانہ ہوئے

وے لوگ کیسے خوش نصیب ہیں جو کسی کے خاٹاں پر اس قدر احسان کر کے اونسے رخصت ہوتے ہیں کہ رخصت کرتے والوں کی طبیعت بہت خورسند ہو جاتی ہے اور رخصت کرتے وقت شکر یہ ادا کرنے میں زبان اونکی بند ہو جاتی ہے چرب وے لوگ چلے جاتے ہیں تو اونکی غیبت میں شکر گزاری اونکی اچھی طرح بجالاتے ہیں پھر تعریف کر کے اونکے حقیر و عاشر دیتے ہیں اور نام اونکا ہمیشہ نیکی کے ساتھ لینے ہیں

پرائس کہنے لگا کہ جب خدا اپنے فضل اور کرم سے اس قدر عنایت کی نظر کرے اوسے گناہ ہی کہ اور کچھ تمنا ہے

دل میں باقی رکھے تاہم اس وقت یہ آرزو میری باقی رہ گئی یعنی افسوس ہے
 کہ یار و مسازمین نواز اس دم موجود نہیں ہیں ہر حال یار باقی صحبت
 باقی پار سال آنے کا خط میں اوسنے وعدہ لکھا ہے پھر اوس سے
 ملنے اگر خواہش خدا ہی جب وہ ایگاکال شکر گزاری کے ساتھ
 روپیہ اوسکا اد کیا جائیگا اور کہوں گا کہ میں نے تمہارا پڑا احسان اوتھلا
 ہی گو یا تمہارا پی نوٹ بھیجا ہوا میری مصیبت میں کام آیا ہے سو سن
 کہنے لگی جب میں بین نواز کو پاؤنگی اپنی مرغی اور پھیڑ کے سچے کو
 اوسے دکھاؤنگی اور سو سن بول اوتھی جب وہ ایگاکال اوس گیت کو
 بھی بجا کر سنائیگا اور وہ گیت کا کاغذ کہاں ہی ابھی تک تو میں نے
 اوسکو بالکل پڑا بھی نہیں سو سن نے جواب دیا کہ اوس کاغذ
 کو روز لیکر چلی گئی ہے میں ابھی علد جاتی ہوں اور اوس سے مانگ
 لاتی ہوں سو سن جا کر کیا دیکھتی ہے کہ روز سب لڑکوں کو جمع کر کے
 اوس گیت کو پڑھ کر سنار ہی ہی اور فلپ کہہ رہا ہے کہ گیت تو معلوم
 ہوا مگر اوس کے گانے کا ڈھنگ کچھ سمجھ میں نہیں آتا میں اپنی ماسے
 کہوں گا کہ سر آر تھر سے دریافت کر دیں اس گیت کو بین نواز

کس طرح بجاتا تھا اور اگر وہ کہیں ملیگا تو بلوا کر سوسن کی ساگرہ کے
 روز اسی جگہ پر بشرط اوسکی رضا مندی کے سب کے سامنے اس
 اس گیت کو بین میں بجاؤ لگا اگر ممکن ہو گا میں بھی سیکھ لوں گا
 پرائیس کے مختار اور تحصیلدار مقرر ہونے اور کس کے
 ایک مہینے کے اندر گانوں سے بدر ہونے کی خبر تمام گانوں میں مشہور ہوئی
 یہ حال سب لوگوں کی طبیعت بہت مسرور ہوئی اکثر لوگ
 اس بات کے تحقیق کے لئے سوسن کے پاس آئے اوس مقام پر ایک
 اثر و نام ہوا ایسا مجمع عام ہوا آپ سبھوں سے کہنے لگا کہ جو کچھ تم لوگوں نے
 سنا ہے وہ سب سچ اور بجا ہی سوسن بسبب لحاظ کے خود نہیں کہتی ہیں اگر
 کوئی پوچھتا ہے چپ رہتی ہیں پر یقین جانو کہ سرارتھر کی سرکار میں
 پرائیس مختار ہوئے اور دشمن اوسکے ذلیل اور خوار ہوئے اور
 زمیندار نے اس دیہات کو اب ظالم سے صاف کر دیا ہے اور اس
 زمین کو صرف سوسن کی خاطر سے مہلوگوں کو معاف کر دیا ہے

خامت

دیکھو کہ آخر کو کیس مختار کی چالاکی کچھ کام نہ آئی اور سوسن کی
 نیکیوں کے مقابلہ میں ہمیشہ اوسنے خجالت ہی اٹھائی پر اکیس مختار
 ہو کر صاحب اعتبار ہوا اور کیس بدکیش سب کی نظروں میں
 ذلیل اور خوار ہوا

SIMPLE SUSAN

BY

MISS MARIA EDGEWORTH,

TRANSLATED INTO OORDOO

BY

BABOO KASHI-NATH BISWAS,

Head Clerk of the Governor General's Agent, at Benares.

WITH THE ASSISTANCE OF

MOULVI ZEINOOLABDEEN,

Decree Nunces.

TRANSLATED AND PRINTED FOR H. C. TUCKER, ESQ., B. C. S.

A G R A :

PRINTED AT THE SECENDRA ORPHAN PRESS.

1855.

Mohd Idris Khan
Bindery M. A. Library
A. M. U., Aligarh.
Dated.....

CALL No. {	۸۹۱۶۴۳۳	ACC. No.	۴۴۶۲
AUTHOR	کاشی ناکہ		
TITLE	مکمل سیرۃ ابن کثیر		

۱۱	۸۹۱۶۴۳۳	۴۴۶۲	کاشی ناکہ
			مکمل سیرۃ ابن کثیر

Date	No.	Date	No.



MAULANA AZAD LIBRARY ALIGARH MUSLIM UNIVERSITY

RULES:-

1. The book must be returned on the date stamped above.
2. A fine of Re. 1/- per volume per day shall be charged for text-books and 10 P. per vol. per day for general books kept over-due.